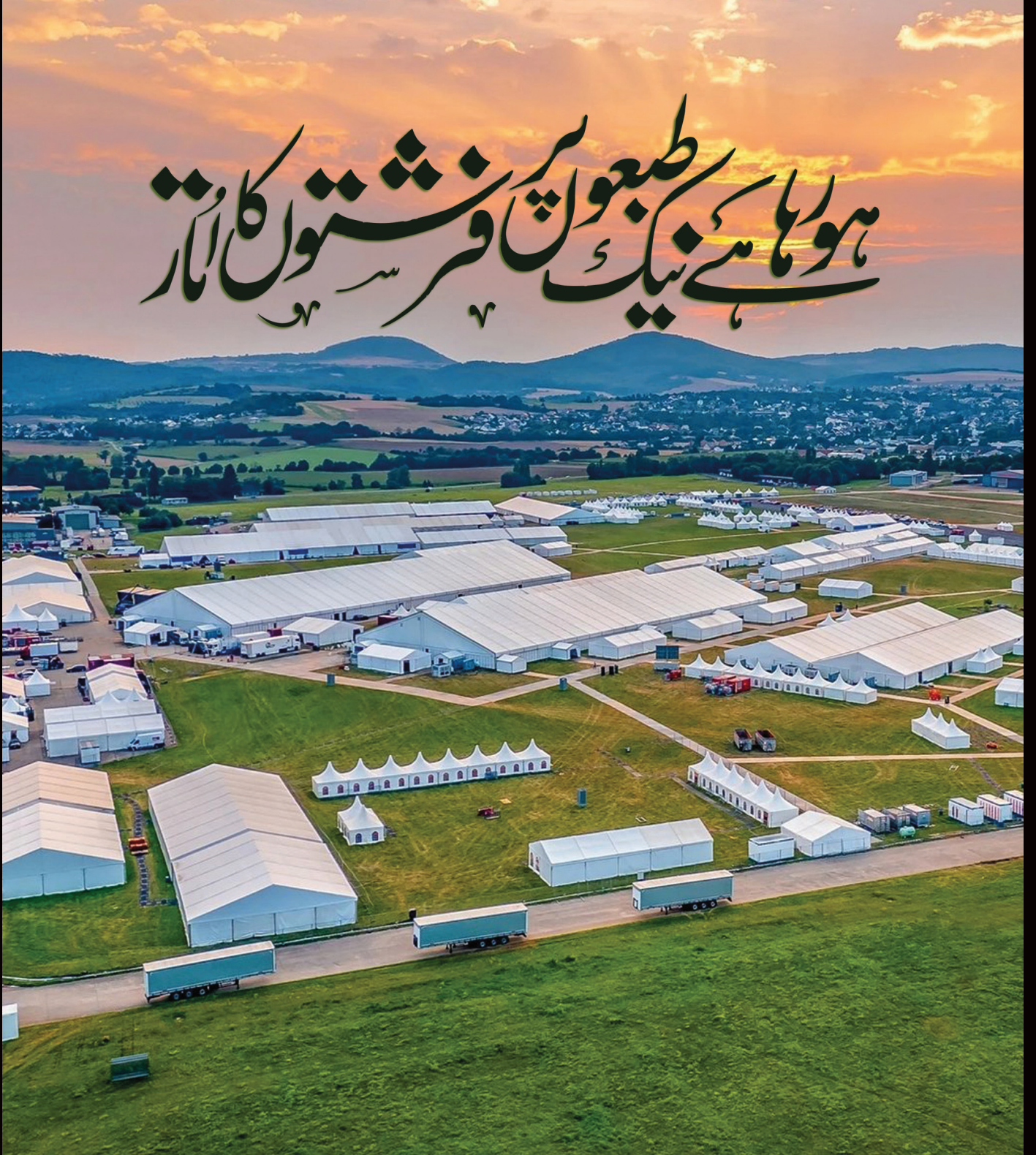


ماہنامہ
جرمنی
الہامی
جولائی 2025ء
جلد نمبر 26 شماره نمبر 07



ہو ماہی بیک و طبعوں پر شستوں کا بازار



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ
 THERE IS NOBLY WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH
 MUHAMMAD IS THE MESSENGER OF ALLAH

59th

Falsa Salana

UNITED KINGDOM

25th 26th 27th JULY 2025



The Promised Messiah^{as} states:

“Do not consider this gathering to be the same as other ordinary, worldly gatherings. Rather the case of this is such, that it is founded upon the pure support of truth and the propagation of Islam.”



امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس کے
 حقائق و معارف سے بھرپور، ایمان افروز خطابات

- ① نماز تہجد اور پنجگانہ نمازوں کا باجماعت اہتمام ④ درس القرآن کریم اور درس الحدیث از علمائے سلسلہ
- ② عالمی بیعت کی ایمان افروز تقریب ⑤ دعاؤں، ذکر الہی اور مؤمنانہ محبت و اخوت کا پاکیزہ ماحول
- ③ دینی و علمی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی اہم تقاریر ⑥

Faith inspiring addresses by Hazrat Amirul Momineen Mirza Masroor Ahmad Khalifatul Masih V

- ① Tahajjud & five daily prayers in congregation
- ② Darsul Quran & Darsul Hadith by scholars of Jama'at
- ③ The Faith Inspiring International Bai'at Ceremony
- ④ Atmosphere of prayers, Remembrance of Allah, love & brotherhood
- ⑤ Speeches on religious & scholarly topics by eminent speakers



Contemporary Evidence for the Existence of God

Dr Faheem Younus Qureshi
 Naib Amir Jama'at Ahmadiyya USA
 (English)



Modern Scientific Discoveries in Support of The Truth of the Holy Quran

Dr Zahid Ahmad Khan,
 Sadr Qadha Board, UK
 (English)



The Global Progress of Jamaat Ahmadiyya under the Blessed Leadership of Khilafat

Mr Rafiq Ahmed Hayat,
 Amir Jama'at Ahmadiyya UK
 (English)



The Teachings of Islam in Curbing the Moral and Social Decline in Society

Mr Azhar Haneef,
 Naib Amir & Missionary Incharge, USA
 (English)



بین المذاہب ہم آہنگی کے قیام میں
 آنحضرت ﷺ کا مبارک اسوہ۔ اردو
 مکرم ہادی علی چوہدری صاحب
 نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا



حضرت مسیح موعود علیہ السلام
 آنحضرت ﷺ کے حقیقی غلام صادق۔ اردو
 مکرم محمد انعام غوری صاحب
 ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان



خلافت کے زیر سایہ ہمدردی اور اخوت
 کی اہمیت اور ہماری ذمہ داری۔ اردو
 ڈاکٹر سرفخار احمد ایاز صاحب
 چیئرمین انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیٹی برطانیہ

Dr. Zahid Ahmad Khan (Afsar Jalsa Gah 2025)
 HADEEQATUL MAHDI, ALTON, HAMPSHIRE, GU34 3AU
 Admission to Jalsa by invitation only, please bring your cards

نیا سال، نیا دور

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا نیا مالی سال ماہ جولائی سے شروع ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی دنیا بھر کی بہت سی دیگر جماعتوں کی طرح جماعت جرمنی کی نئی مجلس عاملہ کا بھی تین سالہ دور شروع ہوا، الحمد للہ۔ 30 جون کو اختتام پذیر ہونے والے سال کے مالی اور دیگر اہداف حاصل کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے جماعت جرمنی کو عطا فرمائی۔ اب اس نئے سال کا آغاز مرکزی عہدیداران نئے ولولہ اور پرجوش عزم کے ساتھ کر رہے ہیں۔ اس موقع پر ہم جملہ عہدیداران کو خوش آمدید کہتے ہوئے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام اراکین مجلس عاملہ کو ان کی ذمہ داریاں اخلاص، دلی جذبہ، لگن، محنت اور وفا کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق بخشے اور ان کی خدمات کو قبول فرماتے ہوئے شیریں ثمرات سے نوازے، آمین۔

نئے سال کے آغاز سے قبل اراکین مجلس عاملہ جرمنی نے حضور انور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس موقع پر پیارے آقا نے مختلف شعبہ جات کو پیش قیمت نصاب و ہدایات سے نوازتے ہوئے فرمایا:

”ہر کام کا اپنے اوپر کریڈٹ نہیں لینا۔ بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور روزانہ ہر عہدیدار رات کو سوتے ہوئے جائزہ لے لے کہ واقعی میں نے جو کام کیے ہیں اور جو میں کام کرنا چاہتا ہوں اور جو میری سوچ تھی وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق تھی، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تھی یا صرف دکھاوے کے لیے تھی؟“ (روزنامہ الفضل انٹرنیشنل مورخہ 12 جون 2025ء) اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران کو ان پر عمل کرنے اور حضور انور کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق بخشے، آمین۔

جماعت احمدیہ کے نئے مالی سال کے آغاز کے ساتھ ہی دنیا بھر کی جماعتوں میں جلسہ سالانہ کی بہار بھی آجاتی ہے۔ ہاں وہی جلسہ سالانہ جس پر مرکز احمدیت ربوہ میں گزشتہ قریباً نصف صدی سے حکومت کی طرف سے پابندی عائد ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اسے ساری دنیا میں پھیلا دیا ہے اور 70 سے زائد ممالک میں یہ شمع روشن ہو چکی ہے۔ چنانچہ ماہ جولائی میں امریکہ، کینیڈا کے بڑے بڑے جلسوں کے بعد جماعت احمدیہ برطانیہ کا عظیم الشان جلسہ سالانہ ہو گا جسے مرکزی جلسہ کی حیثیت حاصل ہے۔ پھر ماہ اگست میں جماعت جرمنی کا جلسہ سالانہ ہو گا جسے کئی دہائیوں سے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ حضرت امیر المؤمنین ﷺ بنفس نفیس اسے رونق بخشتے ہیں اور شامیلین جلسہ حضور انور ﷺ کے وجود باوجود اور روح پرور خطابات سے فیض یاب ہوتے اور اپنی تربیت، اصلاح نفس اور اپنے روحانی معیار بہتر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دراصل یہی ان جلسوں کا مقصد اور غرض و غایت ہے، نہ کہ دنیوی میلوں کی طرح سے محض اکٹھے ہونا اور کچھ وقت تفریح کے طور پر گزارنا، جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین ﷺ نے گزشتہ سال جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاحی خطاب میں فرمایا تھا:

”پس اس جلسہ میں اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے جو ہمیں ان مقاصد کے حاصل کرنے والا بنائے، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ہے ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یہ جلسہ ایک معصیت اور طریقہ ضلالت ہے اور بدعت شنیعہ ہے“۔ (روزنامہ الفضل انٹرنیشنل مورخہ 14 ستمبر 2024ء)

اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر فرد جماعت جو کسی بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی توفیق و سعادت پائے، وہ حضور انور کے ان کلمات طیبہ کا مصداق بن کر اس میں شامل ہو، آمین۔

فہرست مضامین

| | |
|----|---|
| 04 | قال اللہ جل جلالہ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال المسیح الموعود علیہ السلام |
| 05 | تبرکات: ملائک کا نزول |
| 06 | منظوم کلام: ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار |
| 07 | خطبہ جمعہ: حضرت امام حسینؑ اور صحابہ رسولؐ کا مقام و مرتبہ |
| 13 | عشرہ محرم اور مسلمانوں کا اہم فرض! |
| 16 | میراج حج بیت اللہ |
| 19 | ہماری زندگی میں ہے بڑا کردار جلسے کا |
| 22 | اجتماعات کی اہمیت و آداب |
| 25 | عہدیداران اللہ کی رضا کے لئے کام کریں |
| 29 | حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم تعبیر الروایا |
| 33 | حضرت شہزادہ عبداللطیفؒ کا جرمن اخبارات میں تذکرہ |
| 34 | تنظیمی سرگرمیاں: ہم احمدی انصار ہیں |
| 35 | سالانہ تقریب تقسیم انعامات 2025ء جامعہ احمدیہ جرمنی |
| 38 | یہ کشش، یہ جذب، یہ حسن فضائے قادیاں |
| 39 | لیکن وہ ایک رونق محفل نہیں رہا |
| 43 | جماعتی سرگرمیاں: اسلام و قرآن نمائش |
| 45 | جرمنی میں جلسہ ہائے یوم خلافت |
| 48 | اعلانات و وفات: بلانے والا ہے سب سے پیارا |

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

اولیس احمد نوید، مدبر احمد خان

معاونین

سلطان احمد قمر، سید سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبدالرحمن میشر، سید افتخار احمد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ

آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرورق

احسان اللہ ظفر

کیلیگرافی

سعید اللہ خان

مینجر

سید افتخار احمد

اعزازی اراکین

محمد انیس دیا گڑھی، منور علی شاہد، صادق محمد طاہر

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی

Genfer Str.11,

60437 Frankfurt am Main, Germany

Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de

Tel & Fax: +49-69 50688722

PRINTER: RANA PRINT

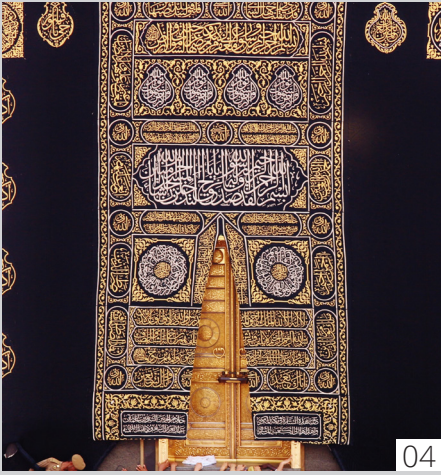
HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN



اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارے اخبار احمدیہ جرمنی کی ویب سائٹ

www.akhbareahmadiyya.de

پر بھی پڑھے جاسکتے ہیں



04

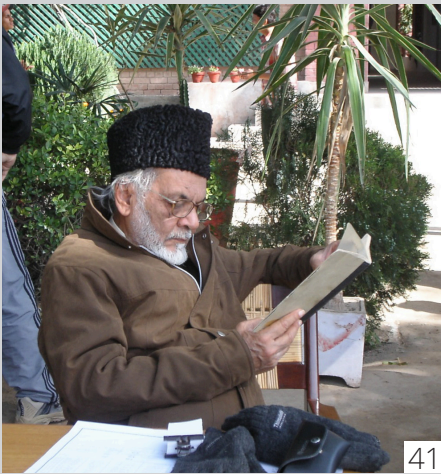
13



19



07



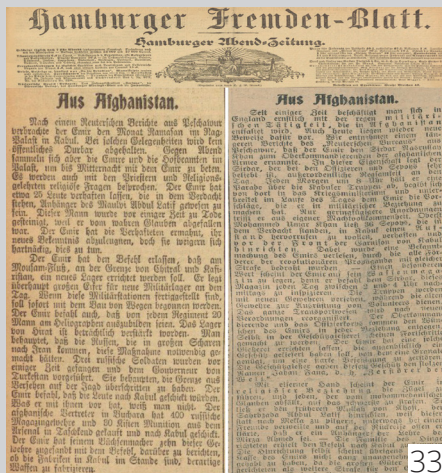
41



35



28



33

32

قَالَ اللَّهُ

يُنزِلُ الْمَلِيكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادَةٍ

(النحل: 3)

وہ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے فرشتوں کو روح القدس کے ساتھ اتارتا ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ
قَالَ غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ

(مسند احمد بن حنبل، حدیث 6651)

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ عرض کیا یا رسول اللہ! مجالس ذکر کی غنیمت کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکر کی غنیمت جنت ہے جنت۔

قَالَ الْمُسْتَعِدُّ

”حقیقت یہ ہے کہ جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزار ہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تقفہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبیر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جس کو عبادت کی طرف رغبت ہو اس کو تعبد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے۔ اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے۔ اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے۔“

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 474)

ملائک کا نزول

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

”افریقہ کے حبشی جن پر دنیا ظلم کرتی آئی ہے۔ جن کو دنیا بردستی پکڑ کے منڈیوں میں بچتی چلی آئی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نگاہ میں آزاد کر دیا ہے اور انہیں سچی خوابیں، مکاشفات اور الہامات ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ بہت سارے ملم ہیں سچی خوابیں دیکھنے والے، کشوف رو یا دیکھنے والے، ان کو اللہ تعالیٰ نے وقت سے پہلے بہت عجیب عجیب نظارے دکھائے پھر نامساعد حالات دکھائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حالات بدل دیئے۔ اسی کے ہاتھ میں ہر چیز ہے۔ جو پہلے بتایا تھا ویسا ہی کر دیا اور یہ وہ چیز ہے جس کے نتیجے میں ان لوگوں کے دلوں میں حضرت مسیح موعود صلی اللہ علیہ وسلم کی بے انتہاء محبت پائی جاتی ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کے نتیجے میں وہ لوگ آئندہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہوتے جا رہے ہیں۔“

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 475، 474)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

”اللہ تعالیٰ آسمان سے الہام فرما کر حضرت اقدس مسیح موعود صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرما رہا ہے اور یہ صرف ایک واقعہ نہیں بکثرت ایسی اطلاعیں ملنی شروع ہوئی ہیں پاکستان سے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے دلوں میں تبدیلی پیدا کر رہے ہیں اور ظالم کے خلاف نفرت دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے اور مظلوم کے لئے ہمدردیاں نمایاں ہوتی جاتی ہیں یہاں تک کہ بعض لوگ جن کو واضح طور پر الہام یا رؤیا کے ذریعہ خبر نہیں بھی دی گئی ان کے دلوں کو بھی خدا کے فرشتے تقویت دے کر جماعت کی مدد پر ابھارنے لگے ہیں۔“

(خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 527، 526)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

”اپنے آقا کی پیروی میں جو فیض حضرت مسیح موعود صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا، اُس سے وہی فائدہ اٹھا رہا ہے جو آپ کے بعد اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ آپ کی خلافت سے منسلک ہے۔ آج بھی اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کو آپ کی صداقت کے بارے میں رہنمائی فرماتا ہے، فرما رہا ہے اور اس رہنمائی کی وجہ سے لوگ جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ اور اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ آپ کے بعد آپ کی خلافت بھی برحق ہے، ان لوگوں کو روایاتِ صادقہ کے ذریعہ سے آپ کے ساتھ آپ کے خلفاء کو بھی دکھا دیتا ہے جس سے اُن کا ایمان اور تازہ ہوتا ہے۔“ (خطبہ جمعہ 3 جون 2011ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

”جب مامور مامور ہو کر آتا ہے تو بے شمار فرشتے اس کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور دلوں میں اسی طرح نیک اور پاک خیالات کو پیدا کرتے ہیں جیسے اس سے پہلے شیاطین بُرے خیالات پیدا کیا کرتے ہیں اور یہ سب مامور کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کیونکہ اسی کے آنے سے یہ تحرکیں پیدا ہوتی ہیں۔ ... خدا تعالیٰ نے مقدر کیا ہوا ہوتا ہے کہ مامور کے زمانہ میں ملائک نازل ہوں۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 222)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

”آسمانی اور روحانی معاملات میں بھی ایک صاحب کبش امام کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اپنی کشش سے پاک فطرت اور سعیدوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور پھر اس تعلق سے جو ان میں پیدا ہوتا ہے اس قوت اور طاقت کو نشوونما ہوتا ہے جو فیوض الہی کے جذب کرنے کا ذریعہ ٹھہرتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض و برکات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور یہ وہ سلسلہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں ان الفاظ میں فرمایا ہے

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ
قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ كُ حَالَت اور کیفیت مجرذبان سے کہہ دینے سے پیدا نہیں ہو سکتی بلکہ یہ ایک کیفیت ہے کہ اس کا ظہور اور بروز نہیں ہوتا جب تک خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندہ کی صحبت میں رہنے کا موقع حاصل نہ ہو اور اس کے ساتھ ہی سچا پیوند اور رشتہ قائم نہ ہو۔“

(خطبات نور صفحہ 51، 50)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

”تمہارا کام تو یہ ہے کہ تم لوگوں کے قلوب تک پہنچو اور اس کے لیے ... تبلیغ حقہ اور فرشتوں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے جنہیں دلوں کا رستہ معلوم ہوتا ہے۔ تمہیں کوئی ایسا طریق معلوم نہیں جس سے تم دلوں تک پہنچ سکو لیکن فرشتوں کو دلوں تک پہنچنے کا طریق معلوم ہے۔ وہ باطن اور ظاہر دونوں پر مقرر ہیں۔ ان کے ذمہ یہ کام لگایا گیا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے اعمال، خیالات اور جذبات لکھیں اور وہ یہ کام اُس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک ان کے قلب اور دماغ تک نہ پہنچیں۔ پس جس چیز کی حفاظت تمہارے سپرد کی گئی ہے اُس کی حفاظت کے سامان فرشتوں کے پاس ہیں، تمہارے پاس نہیں۔ پس تم وہ طریق اختیار کرو جس کے ذریعہ تمہیں وہ سامان میسر آجائیں۔“ (خطبات محمود جلد 35 صفحہ 425)

ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا
مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار
یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار
تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعتِ قرب و جوار
اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار
میں بھی ہوں تیرے نشانوں سے جہاں میں اک نشان
جس کو تو نے کردیا ہے قوم و دیں کا افتخار
کیوں عجب کرتے ہو گریں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
آسمان پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

(انتخاب از درثین، "مناجات اور تبلیغ حق")



حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ کی زبان مبارک سے

حضرت امام حسینؑ اور صحابہ رسولؐ کا مقام و مرتبہ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 نومبر 2012ء کا مکمل متن

حضور انور ﷺ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج کل ہم جس اسلامی مہینہ سے گزر رہے ہیں اس مہینہ کا نام محرم الحرام ہے۔ یہ ماہ اسلامی کیلنڈر کا پہلا مہینہ ہے۔ عام طور پر جب سال کا پہلا مہینہ آتا ہے، نیا سال شروع ہوتا ہے تو ہم ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔ محرم بعض جگہوں پر جمعہ کو شروع ہوا ہے یا پھر جمعرات کو شروع ہوا ہے۔ بہر حال جب میں گزشتہ جمعہ پر آنے لگا تو ایک صاحب باہر کھڑے تھے، انہوں نے مبارکباد دی۔ لیکن مبارکباد کس چیز کی؟ کیونکہ اسی دن عراق میں دھماکے ہوئے، شیعوں پر حملے کئے گئے اور درجنوں شہید کر دیئے گئے۔ سو ہم نئے سال کے شروع میں عموماً ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں لیکن جب قمری سال کا یہ مہینہ شروع ہوتا ہے تو مسلمان شرفاء کی اکثریت جن کو اُمت کا درد ہے، اس مہینہ کے آنے پر فکر اور خوف کا اظہار شروع کر دیتی ہے۔ یہ کیوں ہے؟ جیسا کہ میں نے بتایا کہ دھماکے ہوتے ہیں، قتل و غارت ہوتی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ یہ اس لئے ہے کہ ان دنوں میں باوجود حکومتوں کے اعلانوں کے، باوجود مختلف فرقوں کے علماء کے مشترکہ بیانات کے، اعلانات کے یا تو شیعہ سُنی فساد شروع ہو جاتے ہیں یا کہیں نہ کہیں کسی تعزیہ پر یا امام باڑے پر دوسرے فرقوں کی طرف سے یا شرارتی عنصر کی طرف سے حملہ ہو جاتا ہے اور اب تو مفاد پرست اور دہشتگرد دوسروں کے ہاتھوں میں کھلونا بن کر شیعوں کی مجالس یا مجمع پر حملہ کر کے درجنوں معصوموں کی جان لے لیتے ہیں۔ ان میں سے ایسے بھی ہیں جن کے مذہبی مقاصد نہیں ہیں یا مذہبی اختلاف نہیں ہے بلکہ سیاسی مقاصد ہوتے ہیں، حکومتوں کو ناکام کرنا چاہتے ہیں۔ عام طور پر دس محرم کو زیادہ خطرے کا دن ہوتا ہے جو مغربی ممالک میں تو کل ہے۔ یہاں تو کوئی ایسا خطرہ نہیں لیکن مشرقی ممالک میں آج ہے شاید پاکستان میں اور کچھ اور ملکوں میں بھی ہو۔ اس دن ظلموں کی بعض دفعہ انتہا کر دی جاتی ہے بلکہ اس دفعہ تو شیعوں کے مختلف اکٹھے پر یہ حملے شروع ہو چکے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا کہ پہلی تاریخ کو ہی عراق میں شیعوں پر حملہ کیا گیا۔ پاکستان میں راولپنڈی، کراچی، کوئٹہ، سوات میں یہ حملے کئے گئے۔ کل اخبار میں تھا کہ دھماکے ہوئے اور کئی جانیں ضائع ہوئیں۔ بلکہ راولپنڈی میں تو پرسوں بھی حملے ہوئے اور کل بھی ہوئے۔ کل بھی ان حملوں کی وجہ سے جو شیعوں پر کئے گئے تیس لوگ موت کے منہ میں چلے گئے۔ شیعوں کو موقع ملتا ہے تو وہ اس طرح بدلہ لیتے ہیں۔ اُمتِ مسلمہ کی اب عجیب قابلِ رحم حالت ہے۔ یہی مذہبی اختلافات یا کسی بھی قسم کے اختلافات ہیں

جو مسلمانوں یا مسلمان حکومتوں میں بھی ایک دوسرے میں خلیج پیدا کرتے چلے جا رہے ہیں۔ یا بعض ملک ایسے ہیں جن میں ملک کے اندر ہی اقلیتی فرقے کی حکومت ہے تو اکثریتی فرقہ شدید رد عمل دکھا رہا ہے جو گولہ بارود کے استعمال پر منتج ہے۔ اقلیتی فرقے کو موقع ملتا ہے تو وہ اکثریت پر حملہ کر دیتا ہے اور اسی بنیاد پر دہشتگردی کے خلاف جنگ کے نام پر یا باغیوں کو کچلنے کے نام پر حکومت بھی معصوم جانیں ضائع کر رہی ہے۔ بلا سوچے سمجھے بمباری ہو رہی ہے، فائرنگ ہو رہی ہے، گھروں کو تباہ و برباد کیا جا رہا ہے۔ اپنے ہی ملک کے ہزاروں مردوں عورتوں کو موت کے منہ میں اتار دیا جاتا ہے۔ شام میں آجکل یہی کچھ ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام مخالف قوتوں کو اپنی من مانی کرنے کی کھلی چھٹی مل گئی۔ فلسطینیوں پر اسرائیل کا حملہ مسلمانوں کے اس اختلاف اور ایک نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ کوئی اسلامی ملک نہیں ہے جہاں مذہبی اختلاف یا سیاسی اختلاف کی بنا پر تمام اخلاقی قدروں کو پامال نہ کیا جا رہا ہو۔ یا جہاں ایک دوسرے کے خلاف ظلم کی بھیانک داستانیں رقم نہ کی جا رہی ہوں۔ نتیجہً کسی نہ کسی صورت میں ایک دوسرے کی طرف سے ظلم ہوتا ہوا تو ہمیں نظر آ ہی رہا ہے، بیرونی اسلامی قوتیں بھی اس کے نتیجے میں اپنے دائرے اسلامی ممالک پر تنگ کرتی چلی جا رہی ہیں۔ کاش کہ مسلمانوں کو عقل آجائے اور یہ ایک ہو جائیں۔ اپنے اسلاف سے کچھ سبق سیکھیں، تاریخ ہمیں ان کے متعلق کیا کہتی ہے۔ جب ایک اسلام مخالف بڑی طاقت نے، روم کی حکومت نے حضرت علیؑ اور حضرت معاویہؓ کے اختلاف کی وجہ سے اسلامی طاقت کو کمزور سمجھتے ہوئے اپنی ساکھ بحال کرنے کے لئے حملہ کرنا چاہا تو حضرت معاویہؓ کے علم میں جب بات آئی تو اُس بادشاہ کو یہ پیغام بھیجا کہ ہمارے آپس کے اختلافات سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں پر حملہ کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ اگر حملہ کیا تو میں حضرت علیؑ کی طرف سے پہلا جرنیل ہوں گا جو تمہارے خلاف لڑے گا۔

تو یہ رد عمل تھا اُن صحابہ کا جن کی طرف ہم اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ اور آج یہ لوگ مخالفین کے ساتھ مل کر اسلامی حکومتوں کے خلاف منصوبہ بندی کرتے ہیں اور پھر مسلمان بھی ہیں۔ ہاں ایک بات پر ان علماء کا یا نام نہاد علماء کا یا اُس طبقہ کا جو شر پھیلانے والا ہے، اتفاق ہوتا ہے اور وہ مسیح محمدی کی قائم کردہ جماعت کے خلاف منصوبہ بندی یا احمدیوں کو جو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ پر دل و جان سے ایمان اور یقین رکھتے ہیں، زبردستی دائرہ اسلام سے خارج کرنا ہے۔ ان لوگوں کو ذرا بھی یہ خوف نہیں کہ جس نبی کا کلمہ یہ پڑھتے ہیں یا دعویٰ کرتے ہیں جس کے لئے جان و آبرو قربان کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں اُس کے اس ارشاد پر بھی ذرا غور کریں۔ اس کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کرتے کہ آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا تھا۔ یہ ایک اصولی حکم ہے اور صرف ایک صحابی کے لئے نہیں تھا کہ کیا تم نے لوگوں کے دل چیر کے دیکھے ہیں کہ یہ دل سے کلمہ پڑھتے ہیں یا اوپر سے اور کسی خوف کی وجہ سے؟ کاش کہ یہ لوگ سمجھ جائیں۔ علماء کہلانے والے اپنے نام نہاد علم کے دعویٰ کے خول سے باہر آئیں۔ عوام الناس کو گمراہ کرنے کے بجائے انہیں انصاف اور حق بتانے کی کوشش کریں اور اُس جبری اللہ کے ساتھ منسلک ہو کر تمام فرقہ بندیوں کا خاتمہ کر کے ظلم و تعدی کو ختم کریں۔ اور مذہبی جنگوں کے تصور کو ختم کر کے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو مسیح الزمان کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق پھیلا کر دشمن کی طاقت کو ختم کر کے آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانے والے بن جائیں۔ محرم کے حوالے سے میں نے بات شروع کی تھی تو اس وقت میں اُس مسیح الزمان اور مہدی دوران کے چند حوالے آپ کے سامنے پیش کروں گا تا کہ لاکھوں کی تعداد میں اُن احمدیوں کے سامنے یہ بات آجائے، وہ احمدی بھی سن لیں جو نئے شامل ہونے والے ہیں اور وہ بھی جو نوجوان ہیں اور علم نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح بزرگوں کی عزت کو قائم کیا، کس طرح صحابہ کے مقام کو پہچانا، کس طرح شیعہ سنی کے فرق کو مٹایا اور کس طرح اللہ تعالیٰ کے

حکم کے مطابق تمام مسلمانوں کو جو روئے زمین پر بستے ہیں ایک ہاتھ پر جمع کر کے اُمتِ واحدہ بنانے کے طریق سکھائے۔ اسی طرح غیر از جماعت جو بعض دفعہ ہمارے خطبات سنتے ہیں، باتیں سنتے ہیں، اُن کو بھی پتہ چلے کہ اس زمانہ میں رَحْمَةً بَيْنَهُمْ کی حقیقی تصویر بننے کے لئے سچی تعلیم کیا ہے۔ کچھ غور کریں کہ کب تک مسلمانوں کی کمزور حالت کا رونا رو کر، صرف ظاہری جلسے جلوس کر کے یا پھر دہشت گردی کر کے اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کا فرض اور حق ادا کرنے والا سمجھتے رہیں گے۔ کب تک دشمن کو اپنی بے نتیجہ اور ظالمانہ کارروائیاں کر کے اسلام پر حملے کرنے کے مواقع فراہم کرتے رہیں گے۔

پس چاہے مسلمان ممالک کی بد امنی اور بے سکونی اپنے ملکوں میں ایک دوسرے پر ظلم کی وجہ سے ہو یا اسلام دشمن طاقتوں کے مسلمانوں پر ظلم کرنے کی وجہ سے ہو، اس کا حل اور قیام امن کا علاج اور مسلمانوں کے رعب کو دوبارہ قائم کرنے کی طاقت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے اُس فرستادہ کے پاس ہے جو آنحضرت ﷺ کا عاشق صادق اور آپ کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے مشن کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا آپ کے چند اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو تمام صحابہ کے مقام پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں نے اگر اپنی اکائی منوانی ہے، اپنی ساخت کو قائم کرنا ہے، اسلام کو غیروں کے حملوں سے بچانا ہے، دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچا کر آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے تو پھر شیعہ سنی کے فرق کو مٹانا ہو گا۔ آپس کے، فرقوں کے، گروہ بندیوں کے فرق کو مٹانا ہو گا۔ اُس اسلام کی تعلیم پر عمل کرنا ہو گا جو آنحضرت ﷺ لے کر آئے تھے جس میں کوئی فرقہ نہیں تھا۔ جس میں ہر صحابی قربانی کی ایک مثال تھا۔ یسعی اور تقویٰ کا نمونہ تھا۔ ایسا ستارہ تھا جس سے روشنی اور رہنمائی ملتی تھی۔ لیکن بعض کا مقام آنحضرت ﷺ کے نزدیک دوسروں سے بلند بھی تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مقام کو اللہ تعالیٰ نے اور آنحضرت ﷺ نے جو بلند دی ہے وہ کسی دوسرے کو

نہیں مل سکتی۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کا مقام ہے۔ حضرت عثمانؓ کا اور حضرت علیؓ کا مقام ہے۔ حضرت امام حسینؓ اور حسنؓ کا مقام ہے۔ یہ درجہ بدرجہ اسی طرح آتا ہے۔ پس حفظ مراتب کے لحاظ سے صحابہ کے مقام کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ ہو گا تو ہر قسم کے فساد مٹ جائیں گے اور یہ سب فرق مٹانے کے لئے آخرین میں حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اور ہر صحابی اور آنحضرت ﷺ کے ہر قرابت دار کا مقام ہمیں بتا کر ان کی عزت و تکریم قائم فرمائی۔ آپؐ ”سراخلافہ“ میں ایک جگہ فرماتے ہیں۔ یہ عربی میں ہے۔ اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے کہ: ”مجھے علم دیا گیا ہے کہ ابو بکرؓ تمام صحابہ میں بلند ترین شان اور اعلیٰ مقام رکھتے تھے اور بلاشبہ پہلے خلیفہ تھے اور آپ کے بارہ میں خلافت کی آیات نازل ہوئیں۔“ (سراخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 337)

پھر سراخلافہ کا ہی حوالہ ہے۔ اس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ: ”بخدا آپ اسلام کے آدم ثانی اور خیر الانام کے مظہر اول تھے اور گو آپ نبی تو نہ تھے مگر آپ میں نبیوں اور رسولوں کی قوتیں موجود تھیں۔“

(سراخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 336)

پھر سراخلافہ میں ہی آپ فرماتے ہیں کہ: ”اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ صحابہ میں سے سب سے زیادہ بہادر اور متقی اور رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ پیارے ہیں اور فتح مند جرنیل ہیں اور سید الکائنات کی محبت میں فنا اور شروع سے ہی آپ کے نمسکار اور آپ کے کاموں میں آپ کے مددگار۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو تنگی کے زمانے میں ان کے ذریعہ تسلی دی اور انہیں صدیق کے نام سے مخصوص کیا گیا۔ وہ نبی دو جہان کے مقرب بنے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں قَانِي اٰثْنَٰبِيْن کی خلعت سے نوازا اور اپنے خاص بندوں میں شامل کیا۔“

(سراخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 339)

پھر ایک جگہ آپ ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ:

”رسول اللہ ﷺ کے وقت میں خلیفہ اول نے جو بڑے ملک التجار تھے مسلمان ہو کر لاناظیر مدد کی اور آپ کو یہ مرتبہ ملا کہ صدیق کہلائے اور پہلے رفیق اور خلیفہ اول

ہوئے۔ لکھا ہے کہ جب آپ تجارت سے واپس آئے تھے اور ابھی مکہ میں نہ پہنچے تھے کہ راستہ میں ہی ایک شخص ملا۔ اس سے پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ اس نے کہا کہ اور تو کوئی تازہ خبر نہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ تمہارے دوست نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ ابو بکرؓ نے وہیں کھڑے ہو کر کہا کہ اگر اُس نے یہ دعویٰ کیا ہے تو سچا ہے۔“ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 365 ایڈیشن 2003ء)

پھر آپ فرماتے ہیں: ”حضرت ابو بکرؓ نے اپنا سارا مال و متاع خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا اور آپ قبل پہن لیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر انہیں کیا دیا۔ تمام عرب کا انہیں بادشاہ بنا دیا اور اُسی کے ہاتھ سے اسلام کو سننے سے زندہ کیا اور مرد عرب کو پھر فتح کر کے دکھا دیا۔ اور وہ کچھ دیا جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 286 ایڈیشن 2003ء)

پھر حضرت عمرؓ کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ: ”حضرت عمرؓ کا درجہ جانتے ہو کہ صحابہ میں کس قدر بڑا ہے؟ یہاں تک کہ بعض اوقات ان کی رائے کے موافق قرآن شریف نازل ہو جایا کرتا تھا اور ان کے حق میں یہ حدیث ہے کہ شیطان عمر کے سایہ سے بھاگتا ہے۔ دوسری یہ حدیث ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔ تیسری یہ حدیث ہے کہ پہلی امتوں میں محدث ہوتے رہے ہیں اگر اس امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 219)

پھر حضرت عمرؓ کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”عمرؓ کو بھی الہام ہوتا تھا۔ انہوں نے اپنے تئیں کچھ چیز نہ سمجھا۔“ (الہام ہوتا تھا کہ میں کچھ بن گیا ہوں تو پھر بھی اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھا)۔ اور امامت حقہ جو آسمان کے خدا نے زمین پر قائم کی تھی، اُس کا شریک بنانا چاہا۔“ (یعنی کہ جو مقام آنحضرت ﷺ کو مل گیا تھا، یہ نہیں کہ الہام ہو گیا تو ان کا شریک بننے لگ گئے) ”بلکہ ادنیٰ چاکر اور غلام اپنے تئیں قرار دیا۔ اس لئے خدا کے فضل نے ان کو نائب امامت حقہ بنا دیا۔“ (یعنی خلافت کی خلعت سے نوازا)

(ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 473-474)

پھر ”حجۃ اللہ“ میں حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں۔ عربی کا ترجمہ یہ ہے کہ: ”رسول اللہ ﷺ کے ہمسایہ میں دو ایسے آدمی دفن کئے گئے ہیں جو نیک تھے، پاک تھے، مقرب تھے، طیب تھے اور خدا نے ان کو زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد اپنے رسول کے رفقاء ٹھہرایا۔“ (یعنی وفات کے بعد بھی ساتھ ہی، قریب ہی دفن ہوئے) ”پس رفاقت یہی رفاقت ہے جو اخیر تک نہیں اور اس کی نظیر کم پاؤ گے۔ پس ان کو مبارک ہو جو انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ زندگی بسر کی اور آپ ﷺ کے شہر میں اور آپ ﷺ کی جگہ خلیفہ مقرر کئے گئے اور آپ ﷺ کے کنارہ روضہ میں دفن کئے گئے اور آپ ﷺ کے مزار کے بہشت سے نزدیک کئے گئے اور قیمت کو آپ ﷺ کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔“ (حجۃ اللہ۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 183)

پھر ”سراخلافہ“ کا ایک حوالہ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ”میرے رب نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ نیک اور ایمان والے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے جن لیا اور اپنی عنایات کے لئے مخصوص کر لیا۔... خدا کی قسم اُس نے ابو بکر، عمر اور عثمان ذوالنورین کو اسلام کے دروازے اور خدائی فوج کے ہراول دستے بنا دیا ہے۔“

(سراخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 327-326)

پھر حضرت علیؓ کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”آپ بڑے متقی اور پاک صاف تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو خدائے رحمان کے سب سے پیارے اور اچھے خاندان والے تھے اور زمانے کے سرداروں میں سے تھے۔ غالب خدا کے شیر اور مہربان خدا کے نوجوان تھے۔ بہت سخی اور صاف دل تھے۔ آپ وہ منفرد بہادر تھے جو میدان حرب میں اپنی جگہ سے نہیں ہٹتے تھے خواہ آپ کے مقابل دشمنوں کی ایک فوج ہی کیوں نہ ہوتی۔ آپ نے کسمپرسی کی زندگی بسر کی اور پرہیز گاری میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ مال و دولت عطا کرنے والے، ہم و غم دور کرنے والے اور یتیموں، مسکینوں اور

پڑوسیوں کی دیکھ بھال کرنے والے پہلے شخص تھے اور مختلف معرکوں میں آپ سے بہادری کے کارنامے ظاہر ہوتے تھے۔“ (یہ نہیں کہ صرف یہی پہلے شخص تھے مطلب یہ کہ اُن کا بہت اچھا بڑا مقام تھا) ”مختلف معرکوں میں آپ سے بہادری کے کارنامے ظاہر ہوتے تھے اور آپ تلوار اور نیزہ کی جنگ میں عجائب باتوں کے مظہر تھے اور اس کے ساتھ ہی آپ شیریں بیان اور فصیح اللسان تھے۔“ (یعنی تقریر میں ایسی فصاحت و بلاغت تھی کہ جس کی کوئی مثال عام آدمیوں میں نہیں)۔ ”اور آپ کا کلام دلوں کی تہ تک اتر جاتا تھا۔ آپ اپنے کلام کے ذریعہ سے ذہنوں کے زنگ دور کرتے اور اُسے دلیل کے نور سے منور کر دیتے تھے۔ آپ قسم کے اسلوب سے واقف تھے اور جو کوئی کسی معاملے میں صاحب فضیلت ہوتا تھا وہ بھی آپ کی طرف مغلوب کی طرح معذرت کرتا ہوا آتا تھا۔ آپ ہر خوبی اور فصاحت و بلاغت کے طریقوں میں کامل تھے اور جس نے آپ کے کمال کا انکار کیا تو وہ گویا بے حیائی کے رستے پر چل پڑا۔ آپ مجبور کی ہمدردی پر ترغیب دلاتے تھے اور ہر قناعت کرنے والے اور پیچھے پڑ کر مانگنے والے کو کھانا کھلانے کا حکم دیتے تھے۔ (یعنی قناعت کرنے والے کا خیال بھی رکھتے تھے، جو نہیں بھی مانگنے والا اور جو مانگنے والا ہے چاہے وہ ضدی مانگنے والا ہی ہو اُس کا خیال بھی رکھتے تھے)۔ آپ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے تھے۔ اسی طرح آپ کاسئہ فرقان سے دودھ پینے میں سبقت لے جانے والوں میں سے تھے۔ آپ کو قرآن کریم کے دقیق نکات کی معرفت کا عجیب فہم حاصل ہوا تھا۔“ (جو قرآن کریم ہے، اُس کا جو علم ہے وہ علم کا ایک روحانی دودھ ہے، اُس میں آپ بہت بڑا فہم و ادراک رکھنے والے تھے)۔

(سر الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 359-358)

پھر آنحضرت ﷺ کی جب مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت ہوئی ہے تو اُس وقت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت علیؑ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”تب ایک جانی عزیز جس کا وجود محبت اور ایمان سے خمیر کیا گیا تھا، جانبازی کے طور

پر آنحضرت (ﷺ) کے بستر پر باشارہ نبوی اس غرض سے منہ چھپا کر لیٹ رہا کہ تا مخالفوں کے جاسوس آنحضرت ﷺ کے نکل جانے کی کچھ تفتیش نہ کریں اور اُسی کو رسول اللہ (ﷺ) سمجھ کر قتل کرنے کے لئے ٹھہرے رہیں۔“

فارسی میں آپ فرماتے ہیں کہ

کس بہر کسے سر نمد جان نقشاند
عشق است کہ این کار بصد صدق کناند
(سرمد چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 65 بقیہ حاشیہ)
یعنی کوئی کسی کے لئے سر نہیں کٹوانا، نہ جان دیتا ہے۔ یہ عشق ہی ہے جو یہ کام بہت شوق اور خلوص سے کروانا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علیؑ اور حضرت حسینؑ سے اپنی مشابہت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”مجھے علیؑ اور حسینؑ سے ایک لطیف مشابہت ہے اور اس مجید کو مشرق اور مغرب کے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور یقیناً میں علیؑ اور آپ کے دونوں بیٹوں سے محبت رکھتا ہوں اور اُس سے دشمنی کرتا ہوں جو ان دونوں سے دشمنی رکھتا ہے۔“

(سر الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 359)

پھر آپ حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کے بارے میں کہ دونوں کے اپنے اپنے کارنامے تھے، کام تھے اور اپنا ایک مقام تھا، اُن کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ”حضرت حسنؑ نے میری دانست میں بہت اچھا کام کیا کہ خلافت سے الگ ہو گئے۔ پہلے ہی ہزاروں خون ہو چکے تھے۔ انہوں نے پسند نہ کیا کہ اور خون ہوں اس لیے معاویہ سے گزارہ لے لیا۔ چونکہ حضرت حسنؑ کے اس فعل سے شیعہ پر رَد ہوتی ہے اس لیے امام حسنؑ پر پورے راضی نہیں ہوئے۔“ (اگر شیعہ حضرت علیؑ کی اولاد ہی کے بارے میں کہتے ہیں تو حضرت حسن کے بارے میں اتنا زیادہ غلو سے کام نہیں لیا جاتا جتنا حضرت حسین کے بارے میں لیا جاتا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ اُس سے خوش نہیں ہوئے) فرمایا ”ہم تو دونوں کے ثنا خواں ہیں۔“ (ہم تو دونوں کی تعریف کرتے ہیں) ”اصلی بات یہ ہے کہ ہر شخص کے جدا جدا قوی معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت امام حسنؑ نے

پسند نہ کیا کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی بڑھے اور خون ہوں۔ انہوں نے امن پسندی کو مد نظر رکھا اور حضرت امام حسینؑ نے پسند نہ کیا کہ فاسق فاجر کے ہاتھ پر بیعت کروں کیونکہ اس سے دین میں خرابی ہوتی ہے۔ دونوں کی نیت نیک تھی۔ اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ یہ الگ امر ہے کہ یزید کے ہاتھ سے بھی اسلامی ترقی ہوئی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ وہ چاہے تو فاسق کے ہاتھ سے بھی ترقی ہو جاتی ہے۔

یزید کا بیٹا نیک بخت تھا۔“ (یعنی نیک آدمی تھا)

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 580-579 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)
پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام اور ایسا ہی اور جو خدا تعالیٰ کے راستباز اور صادق بندے ہوتے ہیں وہ دنیا میں ایک نمونہ ہو کر آتے ہیں۔ جو شخص اس نمونہ کے موافق چلنے کی کوشش نہیں کرتا لیکن اُن کو سجدہ کرنے اور حاجت رومانے کو تیار ہو جاتا ہے۔“ (یعنی غلو سے کام لیتا ہے۔ اُن کا نمونہ نہیں اپناتا ہے لیکن مبالغہ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ اُن کو سجدہ کرنے لگ جائے اور اپنی حاجتیں پوری کرنے والا سمجھ لے) ”وہ کبھی خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر نہیں ہے بلکہ وہ دیکھ لے گا کہ مرنے کے بعد وہ امام اُس سے بیزار ہو گا۔ ایسا ہی جو لوگ حضرت علیؑ (رضی اللہ عنہ) یا حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ) کے درجہ کو بہت بڑھاتے ہیں گویا اُن کی پرستش کرتے ہیں وہ امام حسین کے متبعین میں نہیں ہیں اور اس سے امام حسین (رضی اللہ عنہ) خوش نہیں ہو سکتے۔ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ پیروی کے لیے نمونہ ہو کر آتے ہیں اور سچ یہ ہے کہ بدوں پیروی کچھ بھی نہیں۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 535 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) یعنی اصل چیز یہ ہے کہ ان نیک لوگوں کے اور خاص طور پر انبیاء کے طریق پر چلا جائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احمدیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کیونکہ کسی احمدی نے حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ) کے بارہ میں کوئی بات کی تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں آئی، اس پر آپ سخت ناراض ہوئے اور احمدیوں کو فرمایا کہ: ”واضح ہو کہ کسی شخص کے کارڈ کے ذریعہ سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض

نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف منسوب کرتے ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حسین بوجہ اس کے کہ اُس نے خلیفہ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی، باغی تھا اور یزید حق پر تھا۔ لَعَنْتُ اللّٰهَ عَلَى الْكَافِرِينَ۔ فرمایا: ”مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے منہ سے ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں۔ مگر ساتھ اس کے مجھے یہ بھی دل میں خیال گزرتا ہے کہ چونکہ اکثر شیعہ نے اپنے ورد تبرّے اور لعن طعن میں مجھے بھی شریک کر لیا ہے“ (یعنی مجھے گالیاں نکالتے رہتے ہیں) ”اس لئے کچھ تعجب نہیں کہ کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہہ دی ہو۔ جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔ بہر حال میں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع، دنیا کا کیر اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے، وہ معنی اُس میں موجود نہ تھے۔ مومن بنا کوئی امر سہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے۔ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا۔ قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا (الحجرات: 15) مومن وہ لوگ ہوتے ہیں ... جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اُس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اُس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو، سب سے اپنے تئیں دور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بد نصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اُس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر طہر تھا اور بلاشبہ وہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ

وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اُس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اُسوہ حسنہ ہے۔ اور ہم اُس معصوم کی ہدایت کے اقتدا کرنے والے ہیں جو اُس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اُس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اُس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور اُس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الہی کے تمام نقوش العکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے اُن کا قدر مگر وہی جو اُن میں سے ہیں۔ اس دنیا کی آنکھ اُن کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دُور ہیں۔ یہی وجہ حسینؑ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دینانے کس پاک اور برگزیدہ سے اُس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؑ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؑ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے، تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اُس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ اُس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اُس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے برا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے۔ ایسے موقع پر درگزر کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دعا کرنا بہتر ہے کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کہ میں کس کی طرف سے ہوں تو ہرگز برانہ کہتے۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 548 تا 550)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ”خدا کے پیاروں اور مقبولوں کے لئے روحانی آل کا لقب نہایت موزوں ہے۔“ (درود شریف میں پڑھتے ہیں نا اِلِ مُحَمَّدٍ۔ فرمایا کہ روحانی آل کا جو لفظ ہے خدا کے پیاروں اور مقبولوں کے لئے ہے اور وہ اپنے روحانی آل یا اہل بیت کا یعنی حضرت

امام حسنؑ حسینؑ کا ذکر کر رہے ہیں کہ) ”اور وہ روحانی آل اپنے روحانی نانا سے وہ روحانی وراثت پاتے ہیں جس کو کسی غاصب کا ہاتھ غصب نہیں کر سکتا اور وہ اُن باغوں کے وارث ٹھہرتے ہیں جن پر کوئی دوسرا قبضہ ناجائز کر ہی نہیں سکتا۔ پس یہ سفلی خیال بعض اسلامی فرقوں میں اُس وقت آگئے ہیں جبکہ اُن کی روح مردہ ہو گئی اور اُس کو روحانی طور پر آل ہونے کا کچھ بھی حصہ نہ ملا۔ اس لئے روحانی مال سے لاوارث ہونے کی وجہ سے اُن کی عقلیں موٹی ہو گئیں اور اُن کے دل مکدر اور کوتاہ بین ہو گئے۔ اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ اور صاحب کمال اور صاحب عفت اور عصمت اور ائمہ الہدیٰ تھے“ (یعنی ہدایت کے امام تھے) ”اور وہ بلاشبہ دونوں معنوں کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آل تھے... سو اہل معرفت اور حقیقت کا یہ مذہب ہے کہ اگر حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفلی رشتہ کے لحاظ سے آل بھی نہ ہوتے تب بھی بوجہ اس کے کہ وہ روحانی رشتہ کے لحاظ سے آسمان پر آل ٹھہر گئے تھے وہ بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی مال کے وارث ہوتے۔ جبکہ فانی جسم کا ایک رشتہ ہوتا ہے تو کیا روح کا کوئی بھی رشتہ نہیں؟ بلکہ حدیث صحیح سے اور خود قرآن شریف سے بھی ثابت ہے کہ روحوں میں بھی رشتے ہوتے ہیں اور ازل سے دوستی اور دشمنی بھی ہوتی ہے۔ اب ایک عقلمند انسان سوچ سکتا ہے کہ کیا لازوال اور ابدی طور پر آل رسول ہونا جائے فخر ہے یا جسمانی طور پر آل رسول ہونا جو بغیر تقویٰ اور طہارت اور ایمان کے کچھ بھی چیز نہیں۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان کرتے ہیں۔“ (یعنی آپ فرما رہے ہیں کہ روحانی آل ہونے کا مقام اُس سے بہت بڑھ کر ہے جتنا کہ جسمانی آل ہونے کا یا اولاد ہونے کا)۔ فرمایا: ”کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان کرتے ہیں بلکہ اس تحریر سے ہمارا مذہب یہ ہے کہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی شان کے لائق صرف جسمانی طور پر آل رسول ہونا نہیں کیونکہ وہ بغیر روحانی تعلق کے بیچ ہے۔“ (یعنی یہ اُن کی

شان نہیں ہے کہ جسمانی طور پر وہ آل رسول تھے۔ اصل چیز روحانی تعلق ہے۔ پھر فرمایا) ”اور حقیقی تعلق اُن ہی عزیزوں کا رسول اللہ ﷺ سے ہے جو روحانی طور پر اُس کی آل میں داخل ہیں۔ رسولوں کے معارف اور انوار روحانی رسولوں کے لئے بجائے اولاد ہیں جو اُن کے پاک وجود سے پیدا ہوتے ہیں۔“ (یعنی کہ اصل چیز اُن کی تعلیم اور معارف اور اُن کا جو روحانی نور منتشر ہوتا ہے وہ ہے اور وہی اُن کے ماننے والوں میں اصل چیز ہے) ”اور جو لوگ اُن معارف اور انوار سے نئی زندگی حاصل کرتے ہیں اور ایک پیدائش جدید اُن انوار کے ذریعہ سے پاتے ہیں وہی ہیں جو روحانی طور پر آل محمدؐ کہلاتے ہیں۔“

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 364 تا 366 حاشیہ) پس ہر احمدی، ہر مسلمان اگر آنحضرت ﷺ کی تعلیم پر عمل کرنے والا ہے، آپ کے نور سے فیض یاب ہونے والا ہے، آپ کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والا ہے تو آل محمدؐ میں اُس کا شمار ہو جائے گا۔ پس یہ وہ حقیقی طریق ہے جس پر ہر مسلمان کے لئے چلنا ضروری ہے کہ ہر بزرگ کے مقام کو پہچان کر اُس کی عزت کریں، اُس کا احترام کریں۔ آپس کے جھگڑوں اور فسادوں اور قتل و غارت گری کو ختم کریں۔ بعید نہیں کہ یہ سب قتل و غارت گری اور فساد جو ہو رہے ہیں، مسلمان مسلمان کو جو قتل کر رہا ہے اس میں اسلام مخالف طاقتوں کا ہاتھ ہو جو مسلمانوں میں گروہ بندیاں کر کے، پیسہ دے کر، رقم خرچ کر کے فساد کروا رہے ہیں یا خود بیچ میں شامل ہو کر یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ اب جو شیعوں پر حملے ہو رہے ہیں یا مسجدوں پر حملے ہو رہے ہیں، ان میں اُن تنظیموں کا ہاتھ ہے جنہیں حکومت دہشتگرد کہتی ہے اور دہشتگردوں کے بارے میں یہ بھی حکومتوں کی رپورٹیں ہیں اور پاکستان میں بھی ہیں کہ ان میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو بعض مسلمان ہی نہیں تھے بلکہ فساد پیدا کرنے کے لئے باہر سے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُمت پر رحم کرے اور ان کو ایک ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ احمدیوں کو بھی یس کہنا چاہوں گا کہ دوسرے مسلمان فرقتے تو ایک دوسرے سے بدلے لیتے ہیں کہ اگر ایک نے حملہ کیا تو دوسرے نے بھی کر دیا۔ لیکن حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر باوجود تمام تر ظلموں کے جو یہ تمام فرقتے اکٹھے ہو کر ہم پر کر رہے ہیں، ہمارے ذہنوں میں کبھی بھی بدلے کا خیال نہیں آنا چاہئے۔ ہاں کسی بات کی اگر ضرورت ہے تو یہ کہ ہم میں سے ہر ایک ہر ظلم کے بعد نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرے اور پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے دعاؤں میں لگ جائے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے قربانی کا جو عملی نمونہ ہمارے سامنے قائم فرمایا ہے وہ ہمارے لئے رہنما ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اسی بات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے ایک شعر میں جماعت کو اس طرح نصیحت فرمائی ہے کہ

وہ تم کو حسین بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں

یہ کیا ہی سستا سودا ہے دشمن کو تیر چلانے دو
پس حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ سرداران بہشت میں سے ہیں، ہمیں صبر و استقامت کا سبق دے کر ہمیں جنت کے راستے دکھا دیئے۔ ان دنوں میں یعنی محرم کے مہینہ میں خاص طور پر جہاں اپنے لئے صبر و استقامت کی ہر احمدی دعا کرے، وہاں دشمن کے شر سے بچنے کے لئے رَبِّ كُلِّ شَيْعٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانصُرْنِي وَارْحَمْنِي کی دعا بھی بہت پڑھیں۔ پہلے بھی بتایا تھا کہ ہمیں یہ دعا محفوظ رکھنے کے لئے پڑھنے کی بہت ضرورت ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ کی دعا بھی بہت پڑھیں۔ درود شریف پڑھنے کے لئے میں نے گزشتہ جمعہ میں بھی کہا تھا پہلے بھی کہتا رہتا ہوں کہ اس طرف بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ دشمن جو ہمارے خلاف منصوبہ بندیاں کر رہا ہے اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اپنی خاص تائید و نصرت فرمائے اور ہم پر رحم کرتے ہوئے دشمنان احمدیت کے ہر شر سے ہر فرد جماعت کو اور جماعت کو محفوظ رکھے۔ ان کا ہر شر اور منصوبہ جو جماعت کے خلاف یہ بناتے رہتے ہیں یا بنا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ انہی پر الٹائے۔ ہمیں

آنحضرت ﷺ کی حقیقی آل میں شامل فرمائے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اصل مقام روحانی آل کا ہے۔ اگر جسمانی رشتہ بھی قائم رہے تو یہ تو ایک انعام ہے۔ لیکن اگر جسمانی آل تو ہو لیکن روحانی آل کا مقام حاصل کرنے کی یہ جسمانی آل اولاد کو کوشش نہ کرے تو کبھی اُن برکات سے فیض یاب نہیں ہو سکتی جو آنحضرت ﷺ کی ذات سے منسلک ہونے سے اللہ تعالیٰ نے دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

پس ہمیں ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے۔ جب بھی درود شریف پڑھیں اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم کس حد تک اس درود سے فیض یاب ہونے کے لئے آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ کس حد تک زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر قرآن کریم کی حکومت اپنے سر پر قبول کرنے والے ہیں۔ اللہ کرے کہ بزرگوں کے مقام کے یہ ذکر اور مخالفین احمدیت کی ہم پر سختیاں اور ظلم اور بعض حکومتوں کا ہم پر ان ظلموں کا حصہ بننا ہمیں پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہو۔ ہماری قربانیاں سعید فطرت لوگوں کو احمدیت کی آغوش میں لانے والی ہوں اور ہم احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی فتوحات کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ اسرائیل جو کچھ فلسطینیوں کے ساتھ کر رہا ہے اس کا میں نے پہلے بھی ذکر کیا، اس کے لئے بھی بہت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ معصوم جانوں کو ہر قسم کے ظلم سے بچائے۔ اسرائیل کے بارے میں اُن کے یہ بیان آرہے ہیں کہ ہم خوف کی حالت میں نہیں رہ سکتے اس لئے ہم نے فلسطینیوں پر حملہ کیا۔ خود ہی پہلے حملہ کیا، خود ہی اُن کے لوگ مارے، جب انہوں نے جواب دیا تو کہہ دیا یہ ہمارے لئے خوف پیدا کر رہے ہیں۔ یہ عجیب دھونس ہے اور یہ عجیب طریق ہے جو دنیا والے اپنا رہے ہیں، صرف اس لئے، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، کہ مسلمانوں کی کوئی اکائی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ان معصوم فلسطینیوں پر بھی رحم کرے اور ان کو ہر قسم کے ظلم سے بچائے، (آمین)۔

(خطبات مسرور جلد 10 صفحہ 718 تا 731)

عشرہ محرم اور مسلمانوں کا اہم فرض

(محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب مرحوم)

پھر کیا حضرت علیؑ اور حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ ذوالنورین یعنی داماد رسولؐ ثقلینؑ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور حضرت حمزہؓ کی شہادت کے واقعات کم اندو، بگین اور المناک تھے کہ ان کی کوئی یادگار شان و شوکت سے نہیں منائی جاتی؟ ایسا ہی حضرت امام حسینؑ کے بڑے بھائی حضرت امام حسنؑ کو بھی تو شہید کیا گیا تھا ان کو کیوں نظر انداز کیا جاتا ہے؟ غرضیکہ کیا وجہ ہے کہ حضرت امام حسینؑ کی یادگار کو تو ہر سال بڑی دھوم دھام سے تازہ رکھا جاتا ہے مگر باقی سب کو بھلا دیا جاتا ہے؟

حقیقت تو یہ ہے کہ ہمیں اپنی ہر نقل و حرکت میں اپنے آقا و مطاع سیدنا و مولانا حضرت نبی کریم ﷺ کی پاک تعلیم اور عملی نمونہ کو پیش نظر رکھنا چاہیے قرآن مجید کا یہی ارشاد ہے اور یہی حقیقی ایمان اور صحیح اسلام ہے اور یہی صراطِ مستقیم، راہِ نجات، اور موجبِ رضاءِ الہی ہے اور اس کے سوا ہر ایک قسم کا مظاہرہ رب العزیز کی ناراضگی کا موجب ہے۔

اُسوہ حسنہ ہے۔ اور ہم اس امام معصوم کی ہدایت کی اقتداء کرنے والے ہیں۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو آپ کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں آپ سے محبت کا اظہار کرتا ہے۔ (ملخص از اشتہار 8 اکتوبر 1905ء)

اب غور طلب امر یہ ہے کہ کیا حضرت امام حسینؑ کا مرتبہ اور مقام آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر ہے؟ یہ درست ہے کہ آپ نے حق و صداقت کے لئے اپنی جان کی قربانی دی مگر آنحضرتؐ کو جو جو دکھ اور تکالیف اٹھانا پڑیں کیا وہ امام حسینؑ کی اذیتوں سے کم تھیں؟ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے حضورؐ کی وفات امام معصوم کی شہادت سے ہم و غم میں کچھ کم تھی؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا آنحضرتؐ کی تکالیف اور آپ کے وصال کے المناک دن کو یاد کر کے بھی کوئی مظاہرہ کیا جاتا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ حالانکہ حضرت علیؑ کے نزدیک بھی آنحضرت ﷺ کی وفات کا صدمہ سب صدمات سے بڑھ کر صدمہ تھا۔

(ملاحظہ ہو نوح البلاغہ مطبوعہ ایران صفحہ 372)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ یعنی تمہارے لئے یقیناً ان اہل ایمان لوگوں کی ذات میں پاک نمونہ ہے۔ یہ نمونہ اس شخص کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت سے ڈرتا ہے اور جو ان لوگوں کے طرزِ عمل سے روگردانی کرے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ غنی اور بہت تعریف والا ہے۔ (سورہ ممتحنہ: 7)

حضرت امام حسینؑ ایک نہایت مقدس امام تھے۔ جماعت احمدیہ کا یہی اعتقاد ہے۔ خود حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ طاہر و مطہر حضرت امام حسینؑ بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے ہیں جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کرتا ہے۔ آپ ان سردارانِ بہشت میں سے ہیں جن سے ذرہ بھی کینہ و بغض رکھنا موجبِ سلبِ ایمان ہے۔ اس امام کا تقویٰ، محبتِ الہی، صبر و استقامت اور زہد و عبادت ہمارے لئے

صاحبزادہ ابراہیم کی وفات پر اسوہ نبویؐ

شیعہ اصحاب کی معتبر کتاب 'فروع کافی' کتاب الجنائز جلد 1 صفحہ 149 میں لکھا ہے:- **فَلَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّعَ بِالذَّمُوْعِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّعَ تَدْمَعُ الْعَيْنِ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ مَا يُسْحِطُ الرَّبُّ وَاِنَّا بِكَ يَا اِبْرَاهِيْمَ لَمَحْزُوْنُوْنَ**۔ یعنی جب حضورؐ کے صاحبزادہ ابراہیم کی وفات ہوئی اور آنحضرتؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے تو آپ نے فرمایا آنکھوں سے آنسو رواں ہیں، قلب حزین ہے اور اے ابراہیم! اگرچہ تیری وفات سے ہم سخت غمگین ہیں مگر ہم اپنے خدا کو ناراض کرنے والی کوئی بات منہ سے نہیں نکال سکتے۔

بیعت میں عورتوں سے اقرار

چونکہ بیعت پر عموماً عورتیں زیادہ واویلا اور نوحہ کرتی ہیں اس لئے آنحضرتؐ بیعت کے وقت عورتوں سے ایک زائد اقرار لیا کرتے تھے جو شیعہ تفسیر التلمی صفحہ 676 کے علاوہ تفسیر الضائی صفحہ 311 پر ان لفظوں میں موجود ہے:- **لَا تَلْطَمَنَّ خَدَّآ وَلَا تَحْمِسْنَ وَجْهَآ وَلَا تَتَشَقَّقَنَّ شَعْرَآ وَلَا تَشَقَّقَنَّ جَبِيْنَا وَلَا تَسُوْدَنَّ نُوْبَا وَلَا تَدْعِيْنَ بِوَجَلِّ** یعنی اے مسلمان عورتو! کسی کی موت پر تم اپنے منہ پر طمانچہ نہ مارنا۔ رخساروں کو زخمی نہ کرنا۔ بال نہ نوچنا۔ گریبان چاک نہ کرنا۔ تاقی رنگ میں کپڑوں کو سیاہ نہ کرنا۔ اور نہ واویلا کرنا۔

آنحضرتؐ کی حضرت فاطمہؑ کو وصیت

حیات القلوب جلد 2 صفحہ 654 میں آنحضرتؐ کی یہ وصیت درج ہے کہ: اے فاطمہ! چوں کہ میری موت خود را برائے من خمراش وگیسوئے خود را پریشان مکن وواویلا گویا بر من نوحہ مکن و نوحہ گراں را مطلب یعنی اے فاطمہ! میری وفات پر اپنے چہرہ کو زخمی نہ کرنا، اپنے

بال پریشان نہ کرنا، واویلا اور نوحہ نہ کرنا، اور نوحہ کرنے والیوں کو نہ بلانا۔

ایسا ہی جلاء العیون مترجم اردو صفحہ 66 میں لکھا ہے کہ:- "رسول خدا نے اپنی وفات کے موقع پر بی بی فاطمہؑ سے فرمایا کہ اے فاطمہ! میری وفات پر گریبان چاک نہ کرنا۔ اور بال نہ نوچنا۔ اور واویلا نہ کرنا۔ بس وہی کرنا جو تیرے باپ نے اپنے بیٹے ابراہیم کے مرنے پر کیا تھا۔"

اہل بیت کے ارشادات عالیہ

کسی مصیبت کے نازل ہونے پر قرآنی ارشاد جس پر خود آنحضرتؐ عمل فرماتے تھے یہی ہے جو آیت **وَدَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ** میں مذکور ہے۔ تاہم اس بارہ میں اہل بیت کا طریق عمل بھی ملاحظہ فرمایا جائے:-

(الف) شیعوں کی مستند کتب من لا یحضرہ الفقیہ جلد 1 صفحہ 60 اور فروع کافی جلد 1 صفحہ 122 میں مرقوم ہے: **اِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّمَا نَجْزِعُ قَبْلَ الْمَصِيْبَةِ فَاِذَا وَقَعَ اَمْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيْنَا بِقَضَائِهِ وَسَلَّمْنَا لِاَمْرِهِ وَلَيْسَ لَنَا اِنْ نَكَرَهُ مَا اَحَبَّ اللّٰهُ لَنَا**۔ یعنی ہم اہل بیت کا معمول یہ ہے کہ مصیبت کے نزول سے پیشتر (خدا کے حضور) نالہ و فریاد کرتے ہیں مگر جب خدا کا فیصلہ صادر ہو جائے تو اس کے فیصلہ پر راضی ہوتے ہیں اور جو کچھ خدا نے ہمارے لئے پسند کیا اس پر اظہار کراہت کرنا بھی ہمارے لئے روا نہیں۔

(ب) حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر صادق کا ایک اہم ارشاد فروع کافی جلد 1 صفحہ 119 میں یوں منقول ہے:- **"مَنْ اُصِيْبَ بِمُصِيْبَةٍ فَلْيَدْكُرْ مُصَابَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَانَّهُ مِنْ اَعْظَمِ الْمَصَابِيْ** یعنی جسے کوئی صدمہ یاد دہن پہنچے تو اپنے صبر کے لئے آنحضرتؐ کے صدمہ کو یاد کر لیا کرے کیونکہ سب سے بڑا صدمہ وہی ہے۔ (فروع کافی جلد 1 صفحہ 122)

(ج) نیز فرمایا: **لَا يَنْبَغِي الصِّيَاْحَ عَلَي الْمَيِّتِ وَلَا شَقَّ الثِّيَابِ**۔ (فروع کافی جلد 1 صفحہ 133) یعنی حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ مرنے

والے پر واویلا اور چیخ و پکار کرنا اور کپڑے پھاڑنا ہرگز مناسب اور روا نہیں۔

حضرت امام حسینؑ کی اپنی بہن حضرت زینبؑ کو آخری وصیت

1۔ کتاب ذبح عظیم صفحہ 38 میں لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا: **صَاحِبَتِيْ اِذَا قُتِلْتُ فَلَا تَشَقَّقَنَّ عَلَيَّ خَدَّآ وَلَا تَحْدِشَنَّ عَلَيَّ وَجْهَآ**۔

2۔ مواعظ حسنہ صفحہ 137 پر شیخ عبدالعلی ہروی نے لکھا ہے کہ:- "تمام مؤرخین متفق ہیں کہ امام حسینؑ نے حضرت زینب کو وصیت کی تھی کہ اے میری بہن! میری وفات پر گریبان چاک نہ کرنا۔ بال نہ کھولنا۔ منہ پر طمانچہ نہ مارنا۔ نالہ و فریاد نہ کرنا۔"

3۔ مولوی سید ظفر حسن صاحب امر وہی کتاب "حضرت امام حسینؑ کی مختصر سوانح عمری" کے صفحہ 165 پر لکھتے ہیں کہ:- "حضرت امام حسینؑ نے اہل بیت وغیرہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میری تم سے یہ وصیت ہے کہ میری شہادت کے بعد تم میرے ماتم میں گریبان چاک نہ کرنا، منہ پر طمانچہ نہ مارنا۔ اپنے رخساروں کو مجروح نہ کرنا۔"

حضرت علی اکبر کی آخری وصیت

حضرت امام حسینؑ کے مٹھلے بیٹے حضرت علی اکبر کی بابت لکھا ہے کہ:- "حضرت علی اکبر میں تھوڑی سی جان باقی تھی آنکھ کھول کر مظلوم باپ کے چہرہ پر نظر کی اور عرض کرنے لگے... میں اب آپ سے رخصت ہوتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ میرے ماں باپ بہنوں اور بچھو بچیوں کو یہ تاکید کر دیجئے کہ وہ میرے ماتم میں اپنے چہروں کو طمانچوں سے نیلگوں نہ کریں۔ اتنا کہہ کر حضرت علی اکبر نے رحلت فرمائی"۔ (مختصر سوانح عمری صفحہ 204-205)

ماتم کرنا کیسا ہے؟

(الف) حضرت علیؑ کا فرمان نوح البلاء صفحہ 252 میں مرقوم ہے کہ:- **مَنْ ضَرَبَ يَدَهٗ عَلَي فَخِذِهٖ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ حَبِطَ عَمَلُهٗ**۔ یعنی جو شخص کسی مصیبت کے وقت اپنے ہاتھ رانوں پر مارے تو جانو کہ

صدیوں پرانا سلسلہ اہل وفا کا ہے

آہٹ کا اڑدھام بھی زنداں صدا کا ہے
آواز ایک سلسلہ کرب و بلا کا ہے
یادوں میں ہے اٹا ہوا آنگن خیال کا
ماضی کے اس مزار پہ پہرہ ہوا کا ہے
فرقت کی اُس فصیل کو کس نے گرا دیا
اعجاز ہے اگر تو یہ کس کی دعا کا ہے
میں اس کے غم کی سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا
خطرہ نہ اب ملال غم ماسوا کا ہے
آنسو ازل بدوش ہے، شبنم ابد مقام
تُو کیوں اسیر چشمہ آبِ بقا کا ہے
سقراط ہو، حُسیں ہو، عبداللطیف ہو
صدیوں پرانا سلسلہ اہل وفا کا ہے
میں ہی متاعِ عشق کا وارث ہوں، تُو نہیں
اے معترض! یہ فیصلہ میرے خدا کا ہے
کچھ میرے کام آ گیا میرا عذاب دید
کچھ ازدحامِ حُسن بھی مضطر! بلا کا ہے

(چودھری محمد علی مظفر)

اس کے عمل ضائع ہو گئے۔ (ب) فروع کافی جلد 1 صفحہ 121 میں ہے:- اَشَدُّ الْجَزَعِ الصُّرَاخُ بِالْوَيْلِ وَالْعُوَيْلِ وَلَطْمُ الْوَجْهِ وَالصَّدْرِ وَجَزُّ الشَّعْرِ مِنَ الْوَأَصْحَى وَمَنْ أَقَامَ النَّوَاحَةَ فَقَدْ تَرَكَ الصَّدْرَ وَآخَذَ فِي غَيْرِ طَرِيقَةٍ وَمَنْ صَبَدَ وَاسْتَرْجَعَ وَحَمَدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ رَضِيَ بِمَا صَنَعَ اللَّهُ وَوَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ جَرَى عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَهُوَ ذَمِيمٌ وَأَخْبَطَ اللَّهُ أَجْرَهُ۔ یعنی ابو جعفر امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ اشد ترین جزع فزع یہ ہے۔ وادیا کرنا اور منہ پر تھپڑ مارنا اور سینہ کو پی کرنا اور پیشانی کے بال نوچنا۔ فرمایا جو وادیا اور بین کی مجلس قائم کرے تو وہ صبر کا تارک اور غیر شرعی طریق اختیار کرنے والا ہے۔ ہاں جس نے صبر کیا اور اِنَّا لِلَّهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَا جِعُونَ کہا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی تو وہ تقدیر الہی پر راضی ہو اور اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کا مستحق ہے مگر جس نے ایسا نہ کیا تو اُس پر قضا و قدر کی پجلی چلے گی اور وہ مذموم ہو گا اور خدا تعالیٰ اس کے اجر کو ضائع کر دے گا۔ (ج): تفسیر علی التمی صفحہ 267 میں لکھا ہے:-

حضرت امام حسینؑ کا عملی نمونہ

10 محرم (یوم شہادت) کو میدان کربلا میں عین موت کی گرم بازاری میں جب نماز ظہر کا وقت ہو گیا تو حضرت امام حسینؑ نے یزیدی فوج کو پیغام بھجوایا کہ:- ”اتنی دیر لڑائی موقوف رکھیں کہ ہم نماز ظہر ادا کر لیں۔ مگر وہ نہ مانے۔ تب آپ نے سعید بن عبداللہ اور زہیر بن الیقین کو حکم دیا کہ تم آگے کھڑے ہو جاؤ تو نماز ظہر ادا کر لی جائے۔ وہ دونوں کھڑے ہو گئے اور امام نے بقیہ لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ بے دین اہل کوفہ و شام برابر اس چھوٹی سی جماعت پر تیروں کا مینہ برساتے رہے۔ یہاں تک نوبت پہنچی کہ نماز تمام ہوتے سعید بن عبداللہ تمام ہو گئے۔ (حضرت امام حسینؑ کی مختصر سوانح عمری۔ صفحہ 181)

پھر لکھا ہے کہ:- ”اس سے بھی بڑھ کر نماز عصر کا وقت تھا کہ ایک زخمی مظلوم کو چاروں طرف سے دشمن گھیرے ہوئے وار پر وار کر رہے تھے اور حسین ایسے وقت میں نماز عصر اشاروں سے ادا کر رہے تھے۔ انتہا یہ ہے کہ سجدہ ہی میں اپنا سر دے دیا۔“ (از مختصر سوانح عمری صفحہ 227)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

(ماہنامہ الفرقان جون 1963)

(د): فروع کافی جلد 1 صفحہ 122 میں بھی مرقوم ہے:- صَرَبُ الرَّجُلِ يَدَهُ عَلَى فَخْذِهِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ احْبَاطٌ لِأَجْرِهِ۔ یعنی ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ کسی صدمہ اور مصیبت کے وقت رانوں پر ہاتھ مارنا اپنے اعمال کو ضائع کرنا ہے۔

ہم تمام مسلمانوں کو مندرجہ بالا ارشادات عالیہ کے پیش نظر غور کرنا چاہیے کہ عشرہ محرم کے مردوجہ اعمال یعنی ماتم، نوحہ، مرثیہ اور عزاداری وغیرہ کو ان اسلامی احکام اور بزرگان اہل بیت کے ارشادات و فرامین سے کس حد تک مطابقت اور موافقت حاصل ہے؟

تعمیر اور تابوت کے متعلق حضرت علیؑ کا ارشاد
مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيهَ جَلَدًا وَلِصَفْحَةٍ 60 اور
الہندی جلد دوم صفحہ 130 میں حضرت علیؑ کا ایک

میراج بیت اللہ

واپس آکر نیند نہ آرہی تھی کہ حج بھی مکمل ہو گیا تھا عید بھی ہو گئی قربانی بھی ہو گئی۔ اب تو بس مدینہ منورہ جانے کی خواہش بھی پوری ہونے کو تھی اور وہ بھی ٹرین سے جسے چلے ابھی دو ہی سال ہوئے ہیں۔ ہماری کارہمیں لینے کے لئے وقت مقررہ پر آگئی، ساتھ پولیس اسکاٹ تھے۔ مکہ ریلوے سٹیشن تقریباً چالیس منٹ میں پہنچ گئے۔ وہ بھی اس لئے کہ پولیس کے دو ڈرائیور سکوٹر پر ہماری وین کے آگے پیچھے تھے اور ہارن بجا بجا کر راستہ بنا لیتے تھے وگرنہ ٹریفک بہت زیادہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور وقت سے تھوڑا پہلے ہی سٹیشن پر پہنچ گئے۔

مکہ سٹیشن کا پلیٹ فارم لندن کے پلیٹ فارم کی طرح کا ہے جہاں لفٹوں سے گزر کر ہم اپنے پلیٹ فارم پر آ گئے۔ بتایا گیا کہ ابھی تھوڑا وقت ہے ٹرین کے جانے میں۔ چنانچہ ہمارے میزبان ہمیں Royal Guest House میں لے گئے کہ آپ یہاں تھوڑا آرام کر لیں۔ ہمیں قہوہ چھوٹی چھوٹی مخصوص عربی پیالیوں میں اور ساتھ ہی کھجوریں پیش کی گئیں اور پھر پر تکلف چائے اور انواع واقسام کی مٹھائی، کیک اور بسکٹ سے میز بھر دیا گیا۔ ساتھ والے کمرے

نے قرآن مجید کا نسخہ چھوٹے اور بڑے سائز میں خاص عربی لکھائی میں پیش کیا کہ جو چاہو اٹھا لو۔ وہ بھی میں نے لیا۔ ایک سٹال میں لکڑی کے بڑے فریم کو بورڈ میں لگا کر دستکاری سکھائی جارہی تھی۔ دیکھا کہ عربی میں نہایت بڑے الفاظ میں **يَا قُتَيْبُ** لکھا ہوا ہے۔ ایک ڈوری کے ساتھ سوئی دھاگہ سے اُس کو گولڈن چمکیلے دھاگہ سے جو ہمیں بتایا گیا کہ جرمنی سے منگوا یا جاتا ہے ساری لکھائی کو اُبھرا ہوا بھر کر یعنی دھاگے کو اس کے اوپر سے گھما کر پورا سنہری لفظ تیار کیا جاتا ہے۔ میں نے بھی اور عزیزہ سعدیہ نے بھی سیکھا اور چند ٹانکے اُس لکھائی پر پورے دھاگے سے بھرے۔ وہ کہنے لگے کہ تم بہت خوش قسمت ہو۔ یہ لکھائی اُس غلاف پر جو چاروں طرف خانہ کعبہ کے گرد اگرد نظر آ رہا ہے لگائی جائے گی۔ ہم یہ ہر سال تیار کرتے ہیں اور خانہ کعبہ کے نئے غلاف پر یہ لگائی جاتی ہے۔ لوگ برکت حاصل کرنے کے لئے اس نمائش میں آکر سیکھتے اور حصہ ڈالتے ہیں۔ گویا اس طرح سے آپ بھی اس سال کے غلاف خانہ کعبہ میں شامل ہو گئے ہو۔ مبارک ہو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حج کے بعد مدینہ جانے کے سامان بھی مہیا ہو گئے۔ خلاف توقع ہماری دلی مراد پوری ہونے جارہی تھی۔ دل میں خواہش تو تھی ہی مگر وقت اور سارا انتظام اور خرچ وغیرہ کا بھی سوچنا اور مدینہ میں ہوٹل کے کمرے مل جانا یہ سب کچھ بظاہر ناممکن نظر آ رہا تھا جو محض خدا کے فضل کے ساتھ ممکن ہو گیا۔ اگلی صبح Royal Palace Guest House سے روانہ ہونا تھا تو ڈاکٹر صاحب کو یاد آیا کہ ساتھ والے گیسٹ ہاؤس میں ایک نمائش لگائی گئی ہے جو حجاج کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری دلچسپی کا موجب ہوگی۔ اگرچہ رات کے گیارہ بج رہے تھے، ہم پیدل ہی گئے۔ جو نہی ہم ہال میں داخل ہوئے میزبانوں نے استقبال کیا۔ قہوہ اور کھجوریں پیش کیں اور پھر چند عورتیں جو ڈیوٹی پر تھیں ہمیں مختلف سائز پر لے گئیں جہاں بڑے اعلیٰ اخلاق والی خاتون ڈیوٹی پر کھڑی تھی جو ہمیں باری باری سب کچھ بتاتی۔ ہر سٹال والی اپنی طرف سے تحفہ چند ضرورت کی اور پسند کی اشیاء لینے کو کہتی مثلاً چھتری جس کی ضرورت شدید دھوپ کی وجہ سے ہر ایک کو ہوتی ہے۔ دوسری

میں مساجد والی کرسیاں لگی ہوئی تھیں۔ یہ سراسر اللہ کا پیار اور انعام تھا کہ اُس نے ہمارے لئے یہ انتظام کیا اور تھکے ہوئے جسموں کو آرام اور سکون دیا۔ میرے دل سے ایسا انتظام کرنے والوں کے لئے بہت دعائیں نکلیں اور اللہ کا بہت شکر ادا کیا۔ اس کے بعد اگلے سفر کے لئے کمر بستہ ہو کر چل پڑے۔ یہ ٹرین کا سفر بھی نیا تجربہ تھا جس کی رفتار اوپر لگی سکرین پر اس وقت 300 کلومیٹر فی گھنٹہ تھی گویا زمین پر اڑتے ہوئے جارہے تھے۔ باہر کے نظارے بھی دیکھنے میں بڑا مزا آ رہا تھا۔ پہاڑوں میں سے بنے راستے، غار، مکان اور سفید رنگ کی کوٹھیاں بہت خوبصورت اور صاف دکھائی دیتی تھیں اور بعض جگہوں پر شاہکاروں کی کاریگری کی داد دینے بغیر نہیں رہ سکتے تھے اور سبحان اللہ والحمد للہ پڑھتے جا رہے تھے۔ کھجوروں کے باغات ایسی ترتیب سے لگے دکھائی دیتے تھے کہ یہی احادیث میں اور حضور ﷺ کی بعض روایات میں کہ فلاں کا کھجوروں کا باغ ہے اس کا حصہ کر دو یا اپنے بھائی کو دے دو سب یاد آتا رہا اور ہم یہ نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر خوشی میں پھولے نہ ساتے تھے۔ الحمد للہ کہ جن کھجوروں کے باغات کا بچپن سے پڑھتے اور سنتے آئے تھے اب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ دور کہیں کہیں اونٹ بھی چھوٹے ٹیلوں کے درمیان اپنی خوراک تلاش کرتے نظر آگئے۔

جلد ہی ہم کنگ عبداللہ اکنامک سٹی پہنچ گئے جسے KEC کہتے ہیں۔ یہاں تھوڑی دیر ٹرین رکی اور اب آگے ہماری منزل مدینہ منورہ تھی۔ رات ہم نے انٹرنیشنل ہوٹل میں آرام کیا۔ ٹرین کی لمبی مسافت سے قدرے تھک بھی گئے تھے۔ رات کا کھانا کمرے میں ہی منگوا لیا اور بس وضو کر کے نمازیں پڑھیں جبکہ سامنے مسجد نبوی نظر آرہی تھی۔ اس کے میناروں کی روشنی اور صحن کی چمک آنکھوں کو خیرہ کئے دیتی تھی۔ ہم نے اذان کی آواز سنی بڑا ہی لطف آیا۔ ڈاکٹر صاحب نے ہمیں باجماعت نمازیں پڑھائیں اور ہم اس انتظار میں سو گئے کہ کب صبح ہو اور مسجد نبوی جا کر نماز پڑھیں۔ صبح کی روشنی ہونے سے قبل ہی مسجد میں پہنچ گئے جو ایک منٹ کے فاصلے پر تھی۔ بہت اچھا لگ رہا تھا۔

مجھے تو اپنی عمرہ کے وقت کی یاد نے سعدیہ سلمہا کو یہ بتانے پر مجبور کر دیا کہ بالکل اسی جگہ پر جہاں ہم آج نماز کیلئے بیٹھے ہیں اونچے محراب کے گرد جس کے اندر سے ٹھنڈی اور خوشبودار ہوا آتی تھی میں نے نماز پڑھی تھی اور میں اپنی مثال واپسی پر بھول گئی تھی اور اگلے دن جب ہم دونوں پھر نماز پڑھنے آئے تو وہ شمال وہیں کی وہیں پڑی ہوئی تھی۔ عزیزہ سعدیہ یہ یُن کر بہت حیران ہوئی کہ امی آج 20 سال کے بعد وہی جگہ اور وہی بات آپ کو یاد آگئی ہے اور اب کے میں آپ کے ساتھ ہوں۔ ہم نے خوب خوب دعائیں کیں اور گھوم پھر کر بہت جائزہ لیا۔ صفائی اور انتظام کو سراہتے ہوئے واپس آگئے جہاں ڈاکٹر صاحب گارڈ کے ساتھ صحن مسجد نبوی میں کھڑے ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ دن ذکر الہی اور دُعاؤں میں گزارا۔ شام کو ہمارے میزبانوں نے پیارے آقا مولا حضرت رسول کریم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت اور دعا کے لئے جانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ وہ ایک بگھی میں ہمارے ساتھ بیٹھ گئے اور کافی چکر لگا کر عین اُس جگہ لے گئے جہاں پیارے آقا ﷺ اور ان کے دو خلفاء حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ مدفون تھے۔ بالکل خاموش علاقہ اور چار دیواری کی طرف قنات کی طرح گلی میں سے گزر کر قدرے کھلی جگہ پر جوتے اتار کر اندر داخل ہونے کو کہا جہاں کچھ اونچائی پر بڑی خوبصورت اور مضبوط سبز رنگ کی لوہے کی جالی سے چبوترے پر آرام گاہ کو محفوظ رکھا ہوا ہے۔ باہر چند قدم چھوڑ کر چاروں طرف تفریحاً چارنٹ اونچی چار دیواری ہے جس میں ایک درویش بزرگ کھڑے تھے اور ہمیں اپنے پاس نیچے کھڑے دیکھ کر نزدیک آنے کو کہا اور کہا کہ جو کچھ کہلاؤں گا تم سب میرے پیچھے دہراتے جانا۔ ہمارے گائیڈ بھی ہمارے پیچھے کھڑے تھے۔ ان بزرگوں نے سلام اور دعائیں کوئی تقریباً پانچ منٹ تک کہلائیں۔ اس کے بعد ہمیں کہا کہ اگر آپ دو نفل پڑھنا چاہیں تو اپنا رخ قبلہ کی طرف کر لیں اور پڑھ لیں۔ جب ہم نفل پڑھ رہے تھے تو ظاہر ہے کہ جذبات اور عقیدت و محبت سے دل سے دعاؤں کے ساتھ درد اور سوز و گداز بھی پیدا ہو جانا قدرتی

امر ہے۔ کوئی فرشتہ ہی کہہ لیجئے کہ آکر ہم تینوں کے پاس چھوٹی چھوٹی آب زم زم کی ٹھنڈی بوتلیں رکھ کر چلا گیا۔ اللہ اُس شخص کو بہت جزا دے۔ ہم نے جی بھر کر اپنے آقا کے مزار پر آنسوؤں کی بارش کر کے جب سر اٹھایا تو آب زم زم نے ہماری پیاس بجھا کر حضرت اسماعیل کی یاد بھی دلادی۔ ہم نے پوچھا کہ کیا ایسا انتظام ہمیشہ کیا جاتا ہے؟ بتایا گیا کہ حج کے موقع پر سعودی عرب کے بادشاہ اپنے خاص خاص مہمانوں کو مختلف ملکوں سے حج کا فریضہ ادا کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ پھر ان کے لئے یہ انتظام چند دنوں کے لئے ہوتا ہے۔ کوئی شخص روضہ مبارک کے پاس نہیں جاسکتا۔ دور سے ہی دیکھ سکتے ہیں البتہ تصویر لے سکتے ہیں اور دعا کر سکتے ہیں مگر ایسا انتظام اور سہولت صرف وزیروں، شاہی خاندانوں کے لوگوں یا پرامن مسافر زکوملتی ہے۔ ہمارے جیسے معمولی گننام لوگوں کو دعوت دینا ایک معجزے سے کم نہیں تھا۔ ہمیں اس قدر سکون اور خوشی ہوئی کہ بیان سے باہر ہے۔ اس کے بعد وہ گائیڈ ہمیں روضہ کی دوسری جانب لے گیا اور کہا کہ یہاں اس جالی کے کمرے کے اندر مزار ہیں۔ آپ یہاں دو نفل پڑھ لیں۔ ہم نے دو نفل ادا کئے۔ یہاں بھی ایک بیگ میں کوئی آب زم زم کی وہی چھوٹی چھوٹی بوتلیں ہمارے پاس رکھ گیا۔ اگرچہ موسم گرم ہے مگر انتظامیہ نے اپنے حاجیوں کے لئے جو سہولتیں مہیا کی ہوئی ہیں ان کا شکر اور ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتی ہوں۔ ایسے بڑے اور اونچے پتھکے سارے صحن مسجد نبوی میں ہیں جن سے گرمی کا احساس نہیں ہونے پاتا۔ صفائی ستھرائی کا تو کچھ نہ پوچھیں کمال کی ہے۔ واش رومز ہر شخص کے استعمال کے بعد خادم یا خادمہ آکر صاف رکھتے ہیں۔ ماحول صاف شفاف اور معطر ہوتا ہے۔ سارا ماحول روحانی لگتا ہے اور واپس جانے کو دل نہیں چاہتا۔

رات بارہ بجے کے بعد ہم واپس لوٹے۔ نہ ہمیں بھوک تھی اور نہ ہی نیند کی طلب حالانکہ ہم لوگ مسلسل رات جگے میں تھے۔ اگلے روز جمعہ تھا۔ ہم نے ہوٹل میں ہی جمعہ پڑھا۔ ڈاکٹر صاحب نے بڑا روحانی اور علمی خطبہ دیا۔ اگلے دن ہمارا کچھ زیارتیں کرنے کا پروگرام تھا۔

مقبرہ شہدا مدینہ کا مشہور قبرستان ہے جہاں شہدا مدفون ہیں۔ نبی کریم ﷺ ہر جمعہ کی نماز کے بعد وہاں دعا کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ہم نے بھی وہاں دعائیں کیں۔ پھر مسجد قباء دیکھنے بھی گئے۔ یہ مسجد مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ ہجرت مدینہ کے وقت آنحضور ﷺ نے قبا میں قیام فرمایا تھا اور یہیں اپنے دست مبارک سے مسجد قبا کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ اسلام کی تاریخ میں تعمیر ہونے والی سب سے پہلی مسجد ہے۔

مسجد قبلتین جو مسجد نبوی سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے تاریخ اسلام کے ایک اہم واقعہ کی علامت ہے۔ ابتدا میں مسلمان نماز بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ادا کرتے تھے۔ لیکن اس تمام عرصے میں حضور ﷺ کی دلی تمنا رہی کہ مسلمان خانہ کعبہ کی طرف ہی رخ کر کے نماز ادا کریں۔ بالآخر ایک روز عین نماز کی حالت میں تحویل قبلہ کی آیات نازل ہوئیں۔ ہمیں میدان بدر جانے اور شہداء بدر کے لئے دعا کرنے کا بھی موقع ملا۔ اور بھی بہت ساری مسجدیں دیکھیں اور دعائیں بھی کیں۔

اگلے روز ہماری وابستگی تھی۔ ایک آفیسر نے ڈاکٹر صاحب کو اپنے آفس میں بلایا اور بتایا کہ آپ اتنا عرصہ سفر اور عبادت میں مصروف رہے ہیں آئیں آپ کو سمندر کی سیر بھی کروادیں۔ ہم خوش ہوئے اور تیار ہو کر کار میں جدہ شہر کے بیچوں بیچ گزرتے ہوئے Arabian Gulf کے کنارے پہنچ گئے جہاں تیز دھوپ اور گرم ہوا کے باوجود چند شناختی نہارے تھے۔ وہاں بھی بہت اچھا وقت گزرا۔ یہ چند دن جو مکہ اور مدینہ میں گزرے اللہ تعالیٰ کا بہت خاص انعام ہے۔ آپ سب ہمارے لئے یہ خاص دعا کریں کہ جس خدا نے یہ سعادت عطا فرمائی ہے وہ اس کے بابرکت مقامات پر کی ہوئی دعائیں اور عبادت قبول فرمائے اور ہمارا انجام بخیر کرے اور ہم سے راضی ہو، آمین۔

یہ سراسر فضل و احسان ہے کہ میں آیا پسند ورنہ درگاہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

فضائل مدینہ

تاریخ اسلام میں مدینہ منورہ کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ یہ وہ پاکیزہ شہر ہے جہاں آنحضور ﷺ نے ہجرت کے بعد قیام فرمایا اور یہیں اسلام کی پہلی ریاست قائم ہوئی۔ احادیث مبارکہ میں مدینہ منورہ کی فضیلت، عظمت، برکت اور حرمت کو واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے، جو ہر مسلمان کے دل میں اس شہر کے لیے محبت اور احترام کو مزید گہرا کر دیتا ہے۔ مدینہ منورہ کے مقام اور اہمیت کے متعلق چند احادیث درج ذیل ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مدینہ والوں سے دھوکہ فریب نہیں کرے گا مگر وہ اسی طرح پانی ہو جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب فضائل المدینہ)

حضرت سعدؓ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مدینہ والوں سے دھوکہ فریب نہیں کرے گا مگر وہ اسی طرح پانی ہو جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب فضائل المدینہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ جو مدینہ میں مرے سکتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہیں مرے کیونکہ جو وہاں مرے گا میں اس کے حق میں سفارش کروں گا۔

(سنن ترمذی باب فی فضل المدینہ)

آنحضور ﷺ کو مدینہ سے بہت محبت تھی چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ جب کسی سفر سے واپس آتے اور مدینہ کی دیواریں دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اسے بھی دوڑاتے بوجہ مدینہ کی محبت کے۔ اسی طرح آنحضور ﷺ کی مدینہ کے لئے دعا کا بھی ذکر ملتا ہے چنانچہ آپ نے دعا کی کہ اللھم حبیبنا المدینہ کحبیبنا مکہ اؤ اشد یعنی اے اللہ! مدینہ کو ہمیں ایسا ہی پیارا بنا سے جیسا کہ ہمیں مکہ پیارا ہے یا اس سے بڑھ کر۔ (صحیح بخاری کتاب فضائل المدینہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مدینہ حرم ہے۔ یہاں سے لے کر وہاں تک اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی بدعت کی جائے۔ جس نے اس میں کوئی بدعت کی اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ (صحیح بخاری کتاب فضائل المدینہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا مجھے ایسی بستی (میں جانے کا) حکم ہوا جو دوسری بستیوں کو کھا جائے گی۔ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہی (بستی) مدینہ ہے۔ جو (برے لوگوں) کو (رڈی کی طرح) نکال دے گی جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔ (صحیح بخاری کتاب فضائل المدینہ)

مدینہ کا قدیم نام یثرب تھا یعنی مقام بابا ہلاکت اور اسی وجہ سے اسے یہ نام دیا گیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے بطور نیک فال اس کا نام طابہ رکھا جو طیب کے معنوں میں ہے یعنی مقام صحت افزاء اور اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا ہی بنا دیا۔ حضرت ابوحمید ساعدی سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ



ہماری زندگی میں ہے بڑا کردار جلسے کا

مکرم مولانا لیتق احمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ انگلستان

اگر میں نے یہ درخواست دے دی تو میں جلسہ کی ڈیوٹی کی برکات سے محروم رہ جاؤں گا۔ دوسری طرف تکلیف اس قدر کہ ڈیوٹی کے قابل نہیں تھا۔ اسی کشمکش میں وہ وقت گزر گیا اور میر صاحب تشریف لے گئے اور میں درخواست نہ دے سکا۔ اس کے بعد میر صاحب کے دل میں پتہ نہیں کیا خیال آیا کہ دیگ پکوائی کی بجائے روٹی کی تقسیم والے کمروں میں میری ڈیوٹی لگادی۔ میں روٹی تقسیم کے لیے چلا گیا اور وہاں پہ ہم لوگ بیس بیس روٹیوں کی ڈھیریاں بنایا کرتے تھے اور کھانا لینے کے لئے آنے والے لوگوں کو روٹیاں دیا کرتے تھے۔ شاید یہ تقسیم روٹی کے کمروں کی گرمی کا اثر تھا یا خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کیا بات تھی کہ میری وہ درد شقیقہ جاتی رہی اور میں بڑا خوش ہوا کہ جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی کی خدمت سے محروم نہیں رہا۔ وقت گزرتا گیا۔

میر صاحب کے لئے لکھ لی کہ یہ میری حالت ہے مجھ سے کھڑا ہونا بھی مشکل ہے اور درد کی شدت کی وجہ سے میں اپنی حالت لفظوں میں بیان بھی نہیں کر سکتا۔ اس لیے آپ ازراہ کرم مجھے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی سے رخصت عطا فرمائیں۔ اس قسم کی ایک سادہ سی درخواست میں نے لکھی اور جیب میں ڈال کے اپنے ساتھ لے گیا کہ میر صاحب کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ ڈیوٹی کے دوران ہی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب تشریف لائے، ان کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا۔ حضرت ماسٹر فضل داد صاحب کی ڈیوٹی ہوتی تھی دیگوں کی پکوائی پہ، آج تک مجھے وہ نظارہ یاد ہے محترم میر داؤد احمد صاحب وہاں کھڑے تھے۔ اب میں اس سوچ میں کہ کوئی تھوڑا سا وقت نکلے تو میں میر صاحب کی خدمت میں یہ درخواست پیش کر دوں، کبھی سوچتا کہ

ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی نے بڑا ہی اصرار کیا ہے کہ میں جلسہ سالانہ سے متعلق کوئی یاد احباب کی خدمت میں پیش کروں۔ چند واقعات جو مجھے یاد آ رہے ہیں وہ میں عرض کر دیتا ہوں۔ میں جامعہ کے درجہ اولیٰ میں تھا، ان دنوں مجھے سردیوں میں درد شقیقہ کی تکلیف ہوا کرتی تھی جو ہائی سکول کے زمانہ سے تھی۔ درد شقیقہ کا تعلق سورج کے طلوع ہونے سے ہوتا ہے اور دس بجے کے قریب آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہے لیکن اُس وقت تک اس قدر شدید تکلیف ہوتی کہ مجھ سے کھڑا بھی نہیں ہوا جاتا تھا۔ اس سال جلسہ سالانہ پر میری ڈیوٹی افسر جلسہ سالانہ ربوہ حضرت میر داؤد احمد صاحب نے لنگر خانہ نمبر 1 میں دیگ پکوائی پہ لگائی ہوئی تھی۔ ڈیوٹی کے لئے میں گھر سے نکلا تو ایسی شدید تکلیف تھی کہ میں نے ایک درخواست

اس کے بعد درجہ ثانیہ آیا اور مجھے جو سردیوں میں شدید تکلیف ہوتی تھی وہ اس سال نہ ہوئی، اس سے اگلے سال بھی نہ ہوئی حتیٰ کہ میں نے جامعہ کا شاہد کا کورس بھی کر لیا اور وہ دردِ شقیقہ دوبارہ واپس نہ آئی، الحمد للہ۔ 1966ء میں میں نے 'شاہد' کیا تھا اور 1967ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ علیہ نے ازراہ شفقت میری تقرری انگلستان میں فرمائی۔ یہاں تقریباً تین سال سات مہینے خدمت کے بعد واپس پاکستان گیا اور پھر سے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیاں شروع ہو گئیں لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے کبھی دوبارہ یہ تکلیف نہیں ہوئی اور سالہا سال مختلف شعبوں میں ڈیوٹی دی ہے۔ یہ جلسے ہی کی برکت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ میں اس ڈیوٹی سے محروم نہ رہا۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کے فضل نہ جانے کس کس رنگ میں نازل ہوئے۔ یہ تو خدا ہی جانتا ہے۔

جلسہ سالانہ کے بارے میں مزید عرض کر دوں۔ قیامِ ربوہ سے قبل ہم چنیوٹ میں رہا کرتے تھے۔ اُس زمانے میں میری عمر اندازاً چھ سال ہوگی۔ ہم بہن بھائی اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ ربوہ پیدل آیا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ریلوے لائن کے تحتوں پر چھلانگیں مارتے مارتے ربوہ پہنچ جاتے تھے۔ وہ عجب سادگی کا زمانہ تھا کہ ہم مختلف گھروں میں جاتے تو پیاس لگنے پر اُس گھر میں رکھے گھڑے سے بلا تکلف پانی ڈال کے پی لیتے اور یہی ہماری تمام تر انٹرنیشنلٹ ہوا کرتی تھی۔ اللہ کے فضل سے اس رنگ میں ہم جلسے میں شریک ہونا شروع ہوئے۔ مجھے یاد ہے ربوہ میں جو پہلا جلسہ سالانہ ہوا، وہاں پہ خیمے لگائے گئے تھے۔ اس وقت بھی میں اپنی والدہ مرحومہ اور بہنوں کے ساتھ شامل تھا اور وہ خیمے مجھے خوب یاد ہیں۔ جلسے کی تقریریں کیا تھیں وہ تو مجھے یاد نہیں۔ اس کے کوئی دو تین سال کے بعد 1952ء میں دارالرحمت شرقی الف ریلوے روڈ پہ ہمارے اباجان نے مکان بنا لیا تو پھر ہم یہیں آئے۔ اس سے پہلے کوئی سال دو سال ہم بڑے بھائی جان مکرم ملک محمد احمد صاحب کے پاس رہے۔ بھائی جان نے جرمنی میں کافی سال گزارے

ہیں اور وہیں پہ ان کی وفات اور تدفین ہوئی۔ اس زمانے میں ایک جلسے پہ میں نے دیکھا کہ پرانی پڑی ہوئی ہے اور کھلی پڑی ہوئی ہے اور اس کی کوئی حفاظت نہیں کر رہا۔ مجھے خیال آیا کہ دیکھیں اگر کوئی شرارت کرے تو اس پرانی کو آگ لگا سکتا ہے اور عجیب اتفاق کی بات ہے کہ دوسرے دن ہم نے سنا کہ کسی نے اس کو آگ لگانے کی کوشش بھی کی اور کچھ پرانی ضائع بھی ہو گئی لیکن زیادہ حصہ اس کا بیچ گیا اللہ کے فضل سے اور اس رنگ میں اللہ نے اس سے بھی حفاظت فرمائی۔ کچھ مکان جو ربوہ کے تھے مجھے یاد ہے اس زمانے میں بس ربوہ کا سارا محلہ ایک ہی ہوتا تھا، ایک ہی مسجد تھی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثی کے مکان کے پاس تھی۔ قصر خلافت بھی کچا تھا جس کے سامنے ایک بڑی مسجد بنائی گئی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ اس مسجد میں اس کثرت سے صحابہ ہوتے تھے جو سفید پگڑیاں پہنے ہوتے تھے اور وہیں پہ مجھے یاد ہے ایک مرتبہ مجلس شوریٰ بھی ہوئی۔ سب ممبران زمین پہ ہی بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت مصلح موعودؑ بھی زمین پر ہی تشریف رکھے ہوئے تھے۔ مسجدوں میں صفیں ہوتی تھیں، جن پر نمازیں بھی ہوتی تھیں اور شادی کے موقع پر وہی صفیں لوگ اپنے گھر لے جاتے تھے جن پر بٹھا کر شادی کا کھانا مہمانوں کو کھلا دیتے۔ اس رنگ کی سادگی کا وہ ابتدائی دور تھا۔

صحابہ کی کثرت مجھے اب بھی یاد ہے، صحابہ میں ہمارے اباجان حضرت شیخ فضل احمد بٹالوی صاحبؒ بھی تھے، ہمارے نانا حضرت قریشی سراج الحق صاحبؒ بھی تھے، آپ قریشی نور الحق صاحب کے والد ماجد بڑے بزرگ انسان تھے۔ 10 سال کی عمر میں پیالہ سے اپنے والدین کے ساتھ قادیان گئے تھے اور ان کے والد اور دو بھائیوں نے 1894ء میں بیعت کی تھی۔ میرے نانا جان کو عبادت میں اس قدر انہماک تھا کہ مجھے تعجب ہوا کرتا تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد بھی لمبے نوافل ادا کرتے اور اس قدر رورو کے دعائیں کرتے تھے جس کا میرے دل پہ آج تک اثر ہے۔ اللہ کے فضل سے جب نوافل کی توفیق ملتی ہے تو ہمیشہ انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں اور یہی اللہ سے

عرض کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ وہ عشق جو ان کے دل میں تیرا تھا اس کا اگر ایک شتمہ بھی مجھے دے دے تو یہ تیرا مجھ پہ احسان ہوگا۔ میں اس آہ وزاری کا نقشہ نہیں کھینچ سکتا جو ان دونوں کا معمول تھا۔

جلسے کے موقع پہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثی کی ایسی پرمعارف اور جلالی تقریریں ہو ا کرتی تھیں کہ ایک موقع پہ جب جماعت کی شدید مخالفت ہو رہی تھی تو آپ نے اس وقت کے وزیر اعلیٰ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم سمجھتے ہو کہ میری گردن تمہارے ہاتھوں میں ہے لیکن یاد رکھو کہ تمہاری گردن میرے خدا کے ہاتھوں میں ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ وہ گویا میری طرف دوڑا چلا آ رہا ہے، تو ایک دو دن کے بعد اس کی حکومت کا تختہ الٹ گیا اور اللہ نے اس طرح جماعت کو اپنی حفاظت میں لے لیا۔

اس کے علاوہ مجھے اُس تقریر کا نقشہ بھی تھوڑا سا یاد ہے جس میں اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! کے الفاظ تھے۔ مجھے یاد ہے میں ربوہ کے اس جلسے میں اندر نہیں بیٹھا ہوا تھا بلکہ میں باہر کھڑا تھا شاید تھکاؤ کی وجہ سے اٹھا تھا اور وہاں کھڑے ہو کے میں نے حضور کا خطاب سنا تھا۔ پوری تفصیل تو مجھے یاد نہیں اُس وقت میں بچہ ہی تو تھا لیکن بہر حال اس موقع پہ اس تقریر کے الفاظ جو ہیں مجھے یاد ہیں۔

ربوہ میں ہونے والے جلسہ سالانہ کی یادیں تازہ کرتے ہوئے مجھے دو اور واقعات یاد آگئے۔ ایک تو ٹیلی فون کی گمشدگی کا واقعہ تھا اور ایک غیر از جماعت دوست کی چادر سے متعلق تھا جو جلسے پہ گم ہو گئی تھی۔ جب میں ناظم حاضری و نگرانی اور گمشدہ اشیاء تھا، ہمارا دفتر صدر انجمن احمدیہ کے اس کونے پر جہاں بعد میں صدر انجمن احمدیہ کا گیٹ ہاؤس (سرائے محبت) بنا۔ اس موقع پہ ایک دفعہ رات کو ڈیوٹی کے دوران اپنے خیمے میں بیٹھے ڈیوٹی والے دوستوں کے ساتھ گپ شپ کر رہے تھے کہ رات بھر ڈیوٹی دینی تھی اور ہمارا ٹیلی فون باہر تھا۔ کچھ دیر بعد میں باہر نکلا تو ٹیلی فون غائب تھا۔ رات کافی گزر گئی تھی۔ چنانچہ اس وقت میں نے حضرت میر داؤد احمد صاحب کو گھر پر فون کیا

چلو آؤ نظار اچھر کریں اک بار جلسے کا

چلو آؤ نظار اچھر کریں اک بار جلسے کا
سمیٹیں برکتیں اس کی کریں دیدار جلسے کا
زہے قسمت پلٹ آیا وصال یار کا موسم
طبیعت کو قرار آئے سچے دربار جلسے کا
ہر اک دل کی یہ خواہش ہے ہمیں قربت ملے اس کی
حقیقت میں تو مرکز ہے ہمارا یار، جلسے کا
بدلتے ہم نے دیکھے ہیں کئی انداز جلسے کے
مگر اخلاص و الفت میں وہی معیار جلسے کا
محبت ہی محبت ہے نہیں نفرت کسی سے بھی
اسی پہ منحصر اپنا یہ کاروبار جلسے کا
اسی کے دم سے ہم سب نے ہمیشہ تازگی پائی
ہماری زندگی میں ہے بڑا کردار جلسے کا
وہی دست دعا میں ہر گھڑی موجود رہتا ہے
کیا تھا جس نے خود آغاز اور پرچار جلسے کا
ترستے ہیں ترے بندے جہاں جلسے کی رونق کو
خدایا راستہ کر دے وہاں ہموار جلسے کا
(نجیب احمد نعیم)

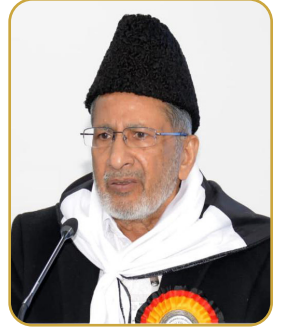
لگے کہ یہ چادر مجھے مسجد اقصیٰ کی سڑک سے ملی ہے پتہ
نہیں کس کی تھی اور ہم نے وہ کوائف وغیرہ نوٹ کیے جو
ہمارا طریق تھا اور اسے سنبھال کر الماری کے اندر رکھ دیا۔
چنانچہ جب مذکورہ بالا دوست آئے جن میں وہ معزز مہمان
بھی تھے جن کی چادر گم ہوئی تھی اور پوچھا کہ ہماری ایک
بڑی قیمتی چادر گم ہو گئی ہے، کوئی ایسی چادر تو آپ کے
پاس نہیں آئی تو میں نے کہا کہ ہاں چادر تو ہمارے پاس
ایسی آئی ہے اور اپنے طریق کار کے مطابق پوچھا کہ اس کا
کیا رنگ ہے، وغیرہ۔ تو جواب میں انہوں نے جو نشانیاں
بتائیں بالکل ٹھیک تھیں جس پر ہم نے الماری میں سے وہ
چادر نکالی اور انہیں دی۔ اپنی چادر پا کر اور اس شاندار
نظام کو دیکھ کر ان کی حیرت قابل دید تھی کہ یہ چادر کس
طرح یہاں پہنچی۔ بہر حال یہ بھی ایک اچھا موقع احمدی
بھائیوں کے پاک نمونہ دکھانے کا تھا کہ وہ چادر ہمارے
پاس آگئی۔ اس قسم کے بے شمار واقعات ہوں گے لوگوں
کے پاس اور ہمارے پاس تو دفتر میں ڈھیروں چیزیں آتی
تھیں اور گمشدہ بچے بھی آتے تھے جنہیں ان کے ورثاء
آنے پر ان کے حوالے کر دیتے تھے۔ یہ سب حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کی دعا اور تربیت کا نتیجہ ہے اور خلفاء
کی برکت کہ یہ نظام ساری دنیا میں جاری ہے۔ دراصل
جلسہ سالانہ کے مقاصد بھی تو اسی تربیت کے گرد گھومتے
ہیں اور مجھے یہ کہنے میں فخر محسوس ہوتا ہے کہ یہی تربیت
ہمارے جلسہ سالانہ کا منفرد امتیاز ہے۔ اللہ کرے کہ یہ
امتیاز ہمیشہ برقرار رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی
وہ خواہش پوری ہو جس کا اظہار آپ نے جلسہ کے لئے
دیئے گئے اشتہار میں ان الفاظ میں فرمایا تھا:

”تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو
کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تادنیاء کی محبت ٹھنڈی
ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت
دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے
جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔“

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 375)

کہ انہیں اطلاع دے دوں کہ ٹیلی فون چوری ہو گیا ہے تو
انہوں نے فوراً ہی ٹیلی فون اٹھایا اور فرمایا کہ ٹھیک ہے پتہ
کریں، کدھر ہے۔ چنانچہ ہم نے جگہ جگہ پتہ کیا لیکن وہ
ٹیلی فون ہمیں نہ ملا۔ اگلے دن میر صاحب تشریف لائے اور
ہمیں ٹیلی فون دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا یہ ٹیلی فون باہر
پڑا تھا اور آپ لوگ اندر خیمے میں مصروف گفتگو تھے اور
میں نے سوچا کہ آپ کو بیدار کرنے کے لیے یہ ٹیلی فون
اُتار کے گھر لے جاؤں۔ تو یہ ایک پر لطف مزاح بھی تھا
اور ہمارے لیے ایک سبق بھی اور حضرت میر صاحب کی کڑی
نگرانی و احساس ذمہ داری کا عکاس بھی۔

دوسرا بہت ہی ایمان افروز واقعہ یہ ہوا کہ ہمارے
دفتر گمشدہ اشیاء میں جلسہ کے آخری روز جبکہ مکرم مولانا
محمد اعظم اکسیر صاحب کے ساتھ دیگر دوست ڈیوٹی پر
تھے کہ ایک دوست اپنے ایک غیر از جماعت مہمان کے
ساتھ آئے جنہیں وہ جلسہ دکھانے کی غرض سے ساتھ
لائے تھے، تا جلسہ دیکھ کر انہیں اندازہ ہوا کہ سیدنا
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ تعلیم کیا ہے اور آپ کس
طرح احمدیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔
اُس غیر از جماعت دوست کے پاس ایک بہت ہی قیمتی
گرم چادر تھی جو جلسہ کے دوران کھو گئی تھی۔ اس سے
انہیں بہت پریشانی ہوئی کیونکہ آخری دن جب جلسہ
اختتام پذیر ہوتا ہے تو ہزاروں لوگوں کی کوشش ہوتی ہے
کہ وہ جلد واپس اپنے گھروں میں پہنچیں کیونکہ اگلے
دن انہیں کاموں پر جانا ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ جلسہ ختم ہوتے
ہی بس اڈے کا رخ کرتے تھے۔ ان کی پریشانی دیکھ کر
احمدی دوست نے انہیں تسلی دی کہ دیکھیں ہمارا ایک نظام
ہے۔ اگر تو وہ چادر اللہ کے فضل سے کسی احمدی کے ہاتھ
میں آگئی تو آپ فکر نہ کریں وہ مل جائے گی۔ انہوں نے
کہا کہ یہ ہزار ہا آدمی جا رہے ہیں اس وقت اقصیٰ روڈ
سے، اللہ جانے کس کے ہاتھ میں وہ چادر آتی ہے۔
انہوں نے کہا فکر نہ کریں اگر تو کسی احمدی کے ہاتھ میں
وہ چادر آتی ہے تو وہ ہمارے دفتر میں پہنچ جائے گی۔ اس
سے کچھ دیر پہلے ایک دوست ہمارے پاس آئے اور کہنے



اجتماعات کی اہمیت و آداب

(مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب، مربی سلسلہ۔ رکن خصوصی مجلس انصار اللہ جرمنی)

سے ملنے، ان کی باتیں سننے، ان کی دعاؤں کو حاصل کرنے کے بھی اچھے مواقع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ** (التوبہ: 119) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ نیک صحبت اور صحبت صادقین نیکی کا وہ ماحول ہے جس میں اچھائیاں پرورش پاتی ہیں اور اعمال صالحہ کی بجا آوری کے لیے جذبے چلتے ہیں۔ صحبت صالحین میں اکسیر کی طرح تاثیر ہے جو ایک نمایاں اور اعلیٰ اثر دکھاتی ہے۔ صادقوں میں ایک برقی اثر ہوتا ہے جس سے گناہوں کے جراثیم مارے جاتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ صادقوں سے عزت و رحمت کا سلوک کرتا ہے اس لئے صادقوں کے طفیل ان سے تعلق رکھنے والے بھی فیض یاب ہو جایا کرتے ہیں۔ صالحین ایسے خوش نصیب لوگ ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے بھی خدا کی رحمتوں سے جھولیاں بھر لیتے ہیں۔ الغرض صحبت صالحین کے لمحات کی یاد دل پر انمٹ نقوش چھوڑ جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان **كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ** کے پاک ارشاد پر عمل کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص ان میں سے

کی سالانہ ترقی کا اندازہ کرنے کے لیے سالانہ اجتماعات بھی تجویز فرمائے۔ یہی وجہ ہے کہ اس موقع پر حسن کارکردگی کے اعتراف و اعلان اور مسابقت کی روح کو بیدار رکھنے کے لیے سب سے اچھا کام کرنے والی مجلس کو علم انعامی دیا جاتا ہے۔ اس لئے ہمارے دینی اجتماعات کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اجتماع میں ایسے پروگرام منعقد ہوتے ہیں جن میں ذکر الہی ہوتا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ذکر الہی کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ اس لیے نماز باجماعت کی پابندی خاص طور پر کی جاتی ہے۔ اجتماع میں تربیت کے لیے بہت مفید پروگرام رکھے جاتے ہیں اسی طرح علم بڑھانے کے بھی مواقع ہوتے ہیں۔ علمی مقابلوں میں شامل ہو کر انصار کو اپنی علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا موقع ملتا ہے۔ صحت جسمانی کی بہتری کے لیے مختلف کھیلوں کے مقابلے بھی کروائے جاتے ہیں۔ تلقین عمل کے پروگرام میں جماعت کے جدید علماء خطاب کرتے ہیں۔ ان کی تقریریں روحانی پیاس بجھانے کا موجب بنتی ہیں اور علم و معرفت کے خزانے انسان سمیٹتا ہے۔ علاوہ ازیں اجتماع کے بخوبی انعقاد کے لیے سینکڑوں منتظمین اور معاونین کو ڈیوٹیاں دی جاتی ہیں۔ اس طرح ہر سال نئے سے نئے خدام انتظامی صلاحیتیں حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح یہ تین روزہ اجتماع بہت دلچسپ اور ایمان افروز بن جاتا ہے۔ نیکیوں کے حصول کے لیے کامیاب نسخہ ہے کہ انسان نیک اور راست باز لوگوں کی مجلس اور صحبت میں رہے جس کے نتیجے میں وہ نیکی اور تقویٰ کی منازل باسانی طے کر سکتا ہے۔ اجتماع کے موقع پر نیک لوگوں اور بزرگوں

پیارے انصار بھائیو جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارا سالانہ اجتماع مورخہ 11، 12 اور 13 جولائی کو Karlsruhe میں منعقد ہو رہا ہے۔ انہی دنوں میں وہاں پر لجنہ اماء اللہ جرمنی کا سالانہ اجتماع بھی منعقد ہو گا، ان شاء اللہ العزیز۔ میری تمام انصار بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ ان تاریخوں کو اپنے ذہنوں میں محفوظ کر لیں۔ جماعتی سطح پر تو ان دنوں میں کوئی اور پروگرام نہیں ہوں گے۔ مگر آپ کو ادھر ادھر سے ان تاریخوں میں کوئی اور دعوت تو مل سکتی ہے مگر آپ نے ہر دوسرے پروگرام کو رد کرتے ہوئے سالانہ اجتماع میں شامل ہونا ہے۔ اگر آپ نے ذرا بھی سستی دکھائی تو اس سے نہ صرف انصار کی بلکہ لجنہ کی حاضری پر بھی فرق پڑ سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ ان کے لیے ٹرانسپورٹ کے مسائل بڑھ سکتے ہیں اس لیے ابھی سے اجتماع میں شامل ہونے کا پختہ ارادہ کر لیں۔ آج کل ریل گاڑی پر بعض سستی پیشکشیں ہیں ان سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی وجہ سے اجتماع گاہ میں رہائش کا ارادہ نہ ہو تو قبل از وقت Karlsruhe اور اس کے قرب و جوار میں Ferienhaus کرایہ پر بھی لئے جاسکتے ہیں۔ یہ بیمار اور بڑی عمر کے احباب کے لیے ہے وگرنہ اجتماع گاہ میں ٹھہرنے کے بہت فوائد ہیں۔ آپ فجر اور عشاء کی نمازیں بھی باجماعت ادا کر سکتے ہیں۔ جہاں تک انتظامات کا تعلق ہے تو وہ گزشتہ سال کی حاضری کو مد نظر رکھ کر زیادہ کیے جاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جہاں ذیلی تنظیموں کی بنیاد رکھی تو وہاں پر ان کی تنظیم و تربیت کی ترقی کا جائزہ لینے اور ان

نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں ہی سے ہے کیونکہ اِنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْفُقُوْنَ عَلَيْهِمْ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں۔ سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دور ہے۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 506-507)

بڑا ہی بدنصیب ہے وہ شخص جو دنیاوی کاموں کی وجہ سے یا ذرا سی بیماری کے عذر سے اپنے آپ کو ایسی مجلس سے محروم کر دیتا ہے کہ جن پر خدا تعالیٰ کے فرشتے رحمت کے پڑھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں دینی اجتماعات میں شمولیت کے کچھ آداب بھی بیان کر دئے جائیں۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ ہمارے اجتماعات کا مقصد کسی دنیاوی مقصد کا حصول نہیں ہے بلکہ جماعت احمدیہ کے نظام کے تحت اپنی دینی و علمی ترقی کے حصول کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنا ہوتا ہے۔ جب مقصد اتنا اعلیٰ ہو تو پھر ایسی مجالس میں شامل ہونے والوں پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں تاکہ ہم ان اجتماعات سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھا

سکیں۔ اگر ہم ان اجتماعات میں خالصتاً دینی پہلو مد نظر نہیں رکھیں گے اور آداب کا خیال نہیں رکھیں گے تو پھر ہمارے اجتماعات اور عام دنیاوی مجالس اور دنیاوی میلوں میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔

اجلاسات کی کارروائی کو مکمل خاموشی اور غور سے سننا چاہئے کیونکہ ان میں دین کی باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ اسامہ بن شریک کی روایت ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کے صحابہ یوں بیٹھے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے ہوں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الطب)

ہمیں چاہئے کہ جب ہم کسی دینی اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے گھر سے نکلیں تو یہ بات ذہن میں رکھیں کہ وہاں رہائش اور کھانے کا انتظام گھر جیسا نہیں ہو گا۔ کوئی بھی مشکل پیش آسکتی ہے۔ سارا سال ہم گھر میں اپنی مرضی سے کھاتے پیتے ہیں۔ اگر گنتی کے چند دن محض اللہ کچھ مشکل میں بھی گزارنے پڑیں تو گزارنے چاہئیں۔ آنحضرت ﷺ نے رات کو نماز عشاء کے بعد جاگنے کو

نا پسند فرمایا ہے اس لئے نماز عشاء کے بعد باتیں کرنا مناسب نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے قریب کوئی آرام کر رہا ہو یا نوافل ادا کر رہا ہو۔

کھانا ضائع نہ کریں، اتنا ہی ڈالیں جتنا کھانا ہو۔ صفائی نصف ایمان ہے اس لئے ہر جگہ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

اپنا بسترا اور سامان وغیرہ سمیٹ کر رکھا جائے۔ اپنا زیادہ وقت مقام اجتماع پر گزارنا چاہئے نہ یہ کہ شاپنگ وغیرہ کے بہانے بازار میں وقت ضائع کیا جائے۔ ایک اجتماع میں شامل ہونے والوں کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا آپ تو خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس اجتماع میں شرکت کا موقع عطا کیا۔ اجتماع کی اس اہمیت کے پیش نظر جرمنی میں مقیم تمام انصار بھائیوں سے درخواست ہے کہ ابھی سے اپنے سالانہ اجتماع کی تیاری کریں اور دعا بھی کریں کہ خدا تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور اس اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق دے، آمین۔

49 واں جلسہ سالانہ جرمنی

اس سال جلسہ سالانہ جرمنی 29-31 اگست 2025ء Mendig میں منعقد ہو رہا ہے، ان شاء اللہ۔ حضور انور ﷺ نے مندرجہ ذیل مقررین و عنوان کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

| عنوان | مقرر | ب زبان |
|---|--|--------|
| جماعت احمدیہ کی تاریخ فلسطین کی تاریخ کے سیاق و سباق میں | مکرم عبداللہ و اگس ہاؤزر صاحب، امیر جماعت احمدیہ جرمنی | جرمن |
| نبی کریم ﷺ کا تکالیف اور ابتلاء کے دوران مثالی نمونہ | مکرم مبارک احمد تنویر صاحب، مربی سلسلہ و مشنری انچارج جرمنی | اردو |
| نظام جماعت کی برکات | مکرم شمشاد احمد قمر صاحب، مربی سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی | اردو |
| تزکیہ نفس | مکرم صادق احمد بٹ صاحب، مربی سلسلہ و صدر جماعت ترکی | اردو |
| صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار | مکرم محمد الیاس منیر صاحب، مربی سلسلہ و صدر تاریخ کمیٹی جرمنی | اردو |
| زندہ خدا | مکرم حماد ہیر ٹر صاحب | جرمن |
| گھریلو زندگی۔ اسلامی اقدار کا آئینہ | مکرم سعید احمد عارف صاحب، مربی سلسلہ شعبہ تربیت | جرمن |
| ڈیجیٹل دور کے فوائد و مسائل اور ہماری ذمہ داریاں | مکرم عدیل احمد خالد صاحب، مربی سلسلہ شعبہ تبلیغ | جرمن |
| خلافت سے ذاتی تعلق کا سفر۔ نوجوانوں کے خلافت کے ساتھ ذاتی تجربات کی روشنی میں | مکرم ڈاکٹر وجاہت و ڈانچ صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی | جرمن |

(فرید احمد خالد، افسر جلسہ گاہ جرمنی 2025ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ سے شرف ملاقات کے بعد ممبران مجلس عاملہ جرمنی (31 مئی 2025ء)



دائیں سے بائیں کھڑے ہوئے: کوم مہتر احمد طاہر صاحب، سابق بیکرز ٹری رشٹہ ہائلڈ Süd، کوم حبیب احمد عمر صاحب، سابق بیکرز ٹری رشٹہ ہائلڈ Nord، کوم طارق محمود صاحب، بیکرز ٹری مال، کوم بشیر احمد ربان صاحب، صدر مجلس انصار اللہ، کوم اکرام اللہ چیمہ صاحب بیکرز ٹری، صلیبا، کوم افتخار احمد صاحب، اٹن، کوم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب، بیکرز ٹری امور عامہ، کوم داؤد احمد بچکر صاحب، بیکرز ٹری امور خزانچیہ، کوم طاہر احمد صاحب، کوم تبرہ صاحب بیکرز ٹری انچارج، کوم محمد جری اللہ خان صاحب بیکرز ٹری، کوم عمرباللہ واکس ہاؤز صاحب، امیر جماعت، کوم پنگیز وارلی صاحب، ایڈیشنل بیکرز ٹری تربیت نو ماہعین، کوم منصور احمد صاحب، ایڈیشنل بیکرز ٹری مال، کوم راشد احمد خان صاحب، ایڈیشنل بیکرز ٹری جائیداد برائے نور مساجد فنڈ کوم احسان الحق صاحب، ایڈیشنل بیکرز ٹری مال، کوم صداقت احمد صاحب، بیکرز ٹری اشاعت و انچارج تصنیف، کوم عدیل عباسی صاحب، ایڈیشنل بیکرز ٹری امور عامہ برائے اسامیلم بیکرز، کوم حمید اللہ نضر صاحب، بیکرز ٹری تعلیم، کوم چودھری ناصر احمد صاحب، پیشین آڈیٹرز، کوم سعید احمد گیسلر صاحب، نائب امیر، کوم ملک ابراہام الحق صاحب، بیکرز ٹری ضیافت، کوم حانفہ فرید احمد خالد صاحب، بیکرز ٹری تنظیم

بیکرز ٹری صحیحی الصبری، کوم حانفہ مظفر عمران صاحب، بیکرز ٹری رشٹہ ہائلڈ Mitte، کوم عمران ذکوان صاحب، نائب امیر و عاسب، سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ، کوم علاء العلیم احمد صاحب، بیکرز ٹری صنعت و تجارت، کوم احسن نعیم محلی صاحب، اگلی الائن میں نیچے بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں: کوم حانفہ قدرت اللہ صاحب، بیکرز ٹری تعلیم القرآن، دو وقت عاشی، کوم سعادت احمد صاحب، بیکرز ٹری جائیداد، کوم افتخار احمد صاحب، انٹرنل آڈیٹرز، کوم جماد میرا صاحب، سابق ایڈیشنل بیکرز ٹری تربیت نو ماہعین، کوم حسنا احمد صاحب، واقف زندگی، نائب امیر کوم ملک سکندر حیات صاحب، بیکرز ٹری وقف جدید



عہدیداران اللہ کی رضا کے لئے کام کریں

مجلس عاملہ جرمنی کے لئے حضور انور کی نصائح

ہوئے اور دریافت فرمایا کہ مجھے بتائیں کتنے ہیں کہ جو باقاعدہ روزانہ جنتائیں نے کہا تھا درود شریف بھی پڑھ رہے ہیں، اور استغفار بھی کر رہے ہیں، رَبِّ كُنْ لِي سَعِيًّا حَسَدًا مَكَرًا بھی پڑھ رہے ہیں؟ ذرا ہاتھ کھڑا کریں۔ حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل میں جب تمام شاملین مجلس نے ہاتھ کھڑے کیے تو حضور انور نے فرمایا کہ سارے باقاعدہ کر رہے ہیں، بڑی اچھی بات ہے۔ آخر میں حضور انور نے اس بات پر زور دیا کہ یہی چیز آپ نے اپنے اپنے شعبے کے لحاظ سے جو آپ کے ساتھ کام کرنے والے ہیں، ماتحت ہیں یا کارکنان ہیں یا مختلف جماعتوں میں متعلقہ سیکرٹریاں ہیں، ان کو بھی کہنا ہے کہ وہ بھی اسی سوچ کے ساتھ کام کریں۔ یہ بنیادی چیز ہے جو ہونی چاہیے۔ باقی تحریک جدید کے پیسے بھی آجائیں گے، چندہ عام کے پیسے بھی آجائیں گے، سیکرٹری مال کے خرچے بھی پورے ہوتے رہیں گے۔ امیر صاحب کی پریشانیاں بھی دور ہوتی رہیں گی، وہ تو کوئی مسئلہ نہیں، اوپر نیچے اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے، لیکن اصل چیز یہی ہے

ارشاد فرمایا کہ اصل چیز وہ ہے جو میں نے شوری میں نمائندگان اور عہدیداران کو کہی تھی، کام تو کر لیتے ہیں، لیکن ہر کام کا اپنے اوپر کریڈٹ نہیں لینا۔ بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور روزانہ ہر عہدیدار رات کو سوتے ہوئے جائزہ لے لے کہ واقعی میں نے جو کام کیے ہیں اور جو میں کام کرنا چاہتا ہوں اور جو میری سوچ تھی وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق تھی، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تھی یا صرف دکھاوے کے لیے تھی؟ اس کا ذکر میں نے اس خطاب میں بھی کیا تھا۔ یہ روزانہ کا جائزہ لیں گے تو بتا لگے گا کہ ہم کتنا کام اپنی Performance ظاہر کرنے کے لیے کر رہے ہیں اور کتنے کام اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کر رہے ہیں۔ جو Performance ہے، وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہونی چاہیے، یہ بہت ضروری چیز ہے۔

حضور انور نے اس امر کی نشاندہی فرمائی کہ بہت سارے عہدیداران بھی ہیں، مجھے پتا ہے کہ مثلاً میں نے دعاؤں کی تحریک کی تھی، وہ اس پر مکمل طور پر عمل نہیں کرتے۔ پھر حضور انور تمام شاملین مجلس سے مخاطب

مورخہ 31 مئی 2025ء بروز ہفتہ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس (علیہ السلام) کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کے ایک 35 رکنی وفد کو بالمشافہ شرف ملاقات حاصل ہوا۔ یہ ملاقات اسلام آباد (ٹلفورڈیو کے) میں واقع ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں منعقد ہوئی۔ مذکورہ وفد نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے جرمنی سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔ جب حضور انور مجلس میں رونق افروز ہوئے تو آپ نے تمام شاملین مجلس کو السلام علیکم کا تحفہ عنایت فرمایا۔ ملاقات کا باقاعدہ آغاز دعا سے ہوا۔ دوران ملاقات ممبران مجلس عاملہ کو حضور انور کی خدمت میں اپنا اور اپنے متعلقہ شعبہ جات کا تعارف پیش کرنے اور اس سلسلے میں حضور انور کی زبان مبارک سے نہایت پرمعارف، بصیرت افروز اور قیمتی نصائح پر مشتمل راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

سب سے پہلے حضور انور نے ممبران عاملہ پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی اہمیت کو اجاگر فرمایا اور روزانہ کی بنیاد پر ذاتی محاسبہ کی ضرورت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے

کہ وفا ہو اور عاجزی ہو۔ یہ بنیادی چیزیں ہیں جو ہر ایک کو یاد رکھنی چاہئیں۔

ایڈیشنل سیکرٹری تربیت نومبائین سے گفتگو کے دوران حضور انور نے اس شعبہ کی غیر معمولی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے نومبائین کی تربیت میں درپیش چیلنجز اور اس کی پیچیدگیوں پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ نومبائین کی تربیت آسان کام نہیں ہے۔ نئے آنے والے ہیں، خود بھی بیعت کر کے آئے ہوں گے، ان کو پتا ہے کہ ان کو بہت سارے مسائل اور بہت ساری باتوں کو سیکھنا پڑا۔ نومبائین ایسے ہیں، جو مختلف طبقوں کے ہیں، کچھ جرمن ہیں، کوئی عرب ہیں، کوئی بوسنیا ہیں، کچھ پاکستانی ہوں گے، بعض افغانی بھی ہیں، ترک ہیں، جرمنی کی مختلف قوموں کے لحاظ سے ان کے لیے پلان ایسا بنائیں کہ ان کے مزاج کے مطابق ان کی تربیت بھی ہو سکے، لیکن جو جماعتی روایات ہیں، اسلامی تعلیم ہے، اس کو بہر حال سامنے رکھنا ہے۔ ایک Comprehensive (جامع) پروگرام بنائیں اور اس کے مطابق کام کریں۔ حضور انور نے موصوف کو نومبائین کی ایک جامع فہرست مرتب کرنے اور ان کے پس منظر کو مد نظر رکھتے ہوئے تربیتی حکمت عملی تیار کرنے کی جانب توجہ دلاتے ہوئے خاص طور پر اس امر پر زور دیا کہ پہلے ایک پوری لسٹ بنائیں۔ پچھلے تین سال میں کون کون سے نومبائین ہیں اور ان میں سے کتنے ایسے ہیں جو واقعی جماعت کی خاطر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے، کتنے ایسے ہیں جو صرف رشتوں کی وجہ سے جماعت میں شامل ہوئے، کتنے ایسے ہیں جو مذہب کی کچھ سندھ بدھ رکھتے ہیں، پہلے علم تھا، کتنے ایسے ہیں جن کو نئے سرے سے تمام مذہبی باتیں بتانی ہوں گی، سمجھانا ہو گا اور سکھانا ہو گا۔ تو یہ چیزیں ایک بڑا مشکل کام ہے، لیکن اس کو آپ نے کرنا ہے اور اس کے لیے باقاعدہ پلاننگ کرنی ہوگی، امیر صاحب سے بھی مشورہ کر لیں، سیکرٹری تربیت سے بھی مشورہ کر لیں، مشنری انچارج سے بھی مشورہ کر لیں اور پھر ایک پروگرام بنائیں۔

سیکرٹری سمعی بصری سے گفتگو کے دوران حضور انور نے موصوف کو اپنے کردار میں اعلیٰ نمونہ قائم کرنے اور اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کی اہمیت اور گہرائی کو سمجھنے کی نصیحت فرمائی کہ سیکرٹری سمعی بصری اور مشنری بھی ہو۔ اور مشنری صاحب کا بھی کام یہ ہے کہ علاوہ اپنے شعبے کے کام کے اپنا نمونہ ویسے بھی دکھائیں۔ سیکرٹری بے شک بن جاؤ، لیکن آپ مربی بھی ہیں اور مربی کی طرف لوگوں کی نظر ہوتی ہے صرف آپ سیکرٹری نہیں ہیں، اس لیے اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور لوگوں کے لیے نمونہ قائم کریں۔ آپ کی نمازیں، آپ کے نوافل، آپ کی دعائیں، آپ کا رہن سہن، آپ کا اخلاق، آپ کا اٹھنا بیٹھنا، آپ کی بول چال وہ لوگوں کے لیے ایک نمونہ ہونا چاہیے۔ اور سمعی بصری والوں کو تو ویسے بھی بعض دفعہ کیمرے کے سامنے آنا پڑتا ہے، اس میں تو بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ایڈیشنل سیکرٹری مال برائے آمد سے گفتگو کے دوران حضور انور نے درست آمد کے مطابق چندے کی ادائیگی کے حوالے سے متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال سے موثر رابطہ قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے توجہ دلائی کہ اس کے لیے جو متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال ہیں، ان سے رابطہ کریں۔ لوگوں سے رابطہ کریں۔ جو اچھے کھاتے پیتے مخیر لوگ ہیں، چندہ شرح سے نہیں دیتے، ان کو اس طرف مائل اور قائل کریں کہ چندہ صحیح طرح Income کے حساب سے دیا کریں۔ غریب آدمی تو عموماً دے ہی دیتا ہے۔ ان کے لیے بھی یہ کوشش کریں کہ وہ لوگ غلط بیانی نہ کریں۔ اگر ان کے حالات ایسے نہیں ہیں اور چندے سے چھوٹ لینی ہے یا کم شرح سے دینا ہے تو لکھ کے باقاعدہ دیا کریں۔ حضور انور نے مزید توجہ دلائی کہ لیکن Income میں ایک تربیت کا کام بھی ساتھ ساتھ کرنے والا ہے اور اس کے بارے میں مر بیان، سیکرٹریان تربیت اور متعلقہ جماعتوں سے بھی مدد لیں۔ اور پھر بجٹ بنائیں۔ اگر تربیت صحیح ہو جائے تو آپ کے کام میں آسانی پیدا ہو جائے گی۔ اس لیے آپ کو علاوہ انسپکٹران کے اپنی ایک ٹیم بنانی پڑے گی جو توجہ دلائیں۔

مر بیان سے بھی مدد لیں، وہ بھی توجہ دلائیں۔ بعض دفعہ بعض لوگوں میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ مر بیان اس لیے توجہ دلا رہے ہیں کہ وہ جماعت کے Paid ملازم ہیں۔ یہ جو Concept ہے اس کو لوگوں کے ذہنوں سے ختم کریں۔ اس میں مشنری انچارج اور سیکرٹری تربیت کا بھی کام ہے کہ اس طرف بھی توجہ دیں۔ مالی قربانی کی روح کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور انور نے تلقین فرمائی کہ جو دینا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر دینا ہے، تزکیہ اموال کے لیے دینا ہے۔ کل بھی میں نے ذکر کیا تھا۔ تو یہ چیزیں لوگوں میں پیدا کریں، مالی قربانی کی ایک صحیح روح پیدا کر دیں، تو پھر وہ مہنگائی کے باوجود بھی مالی قربانی کرتے رہیں گے۔ یہاں مہنگائی ہے، حالات خراب ہیں، لیکن پاکستان، ہندوستان یا افریقہ جیسے تو حالات نہیں ہیں، لیکن وہاں لوگ چندہ دیتے ہیں اور قربانیاں کرتے ہیں۔ تو یہاں تو اس کے مقابلے میں بہت اچھے حالات میں ہیں۔

نئے مقرر کردہ مشنری انچارج صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے موصوف کو ان کی مفوضہ ذمہ داریوں کے حوالے سے بھی دوران ملاقات قیمتی اور جامع راہنمائی عطا فرمائی کہ نیا کام ہے، اس کو نئے سرے سے پلان کریں کہ مر بیان کے سپرد کیا کیا کام کرنے ہیں۔ ان سے آپ نے تبلیغ کا کام لینا ہے، کس طرح ان سے تربیت کا کام لینا ہے، کس طرح ان سے باقی شعبوں میں مدد کرنے کے لیے کام لینا ہے اور مینٹنگز میں ان کو کیا سپرد کرنا ہے، کیا ان کو ٹارگٹ دینے ہیں اور ٹارگٹ جو دیے ہوئے ہیں ان کا باقاعدہ ہر مہینے جائزہ لینا ہے کہ کیا کیا انہوں نے کام کیے، کنہوں نے اپنے ٹارگٹ کے مطابق کام کیا، کنہوں نے نہیں کیا اور جہاں کمیاں ہیں تو وہ کیوں ہیں؟ اسی طرح ہدایت فرمائی کہ دوسرے Efficient (مستعد) مر بیان جو کام کر رہے ہیں، ان کا جائزہ آپس میں شیئر کریں، ایک دوسرے سے ہر مہینے کی مینٹنگ میں شیئر کریں کہ کیا کیا کام انہوں نے کیے، ایسے کام جو دوسروں نے نہیں کیے، تو اس سے وہ فائدہ اٹھا سکیں،

اور مر بیان میں اعتماد پیدا کریں اور ان کو ذمہ داری کا احساس بھی دلوائیں۔

سیکرٹری امور عامہ سے گفتگو کے دوران حضور انور نے احباب جماعت کے درمیان باہمی صلح صفائی کے لیے ایک مخصوص شعبہ قائم کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ اپنے اندر ایک ایسا شعبہ قائم کریں، جو صلح صفائی کرانے والا بھی ہو۔ نیز توجہ دلائی کہ جب معاملہ قضا میں چلا جاتا ہے، وہاں تو آپ دخل نہیں دے سکتے، لیکن قضا سے پہلے پہلے صلح صفائی کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اصلاح و ارشاد جس طرح کر سکتا ہے، مشنری انچارج جس طرح کر سکتے ہیں، مر بیان کر سکتے ہیں، تربیت کا شعبہ جس طرح کرتا ہے، اس طرح امور عامہ کا شعبہ بھی جو معاملات آتے ہیں، کوشش کر سکتا ہے کہ کسی طرح آپس میں صلح صفائی ہو جائے۔

سیکرٹری تربیت سے گفتگو کے دوران حضور انور نے تربیت کے شعبے کو دیگر شعبوں کی معاونت کے لیے فعال بنانے اور ذاتی رابطوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے توجہ دلائی کہ تربیت کے شعبے کو اتنا فعال کر دیں کہ امور عامہ، مال اور دوسرے شعبے اس میں آپ کے مددگار بن جائیں۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان تربیت کے ساتھ بھی میٹنگ کیا کریں۔ ان کو بتائیں کہ سیکرٹری تربیت کا یہ بھی کام ہے اور امور عامہ کا بھی اور مشنری انچارج کا بھی اور اس طرح سے سیکرٹری مال کا بھی کہ جو لوگ جماعت کے افراد مختلف جماعتوں میں ہیں، ان سے بھی ذاتی رابطہ ہونا چاہیے، اگر آپ پچاس فیصد ذاتی رابطہ کر لیں تو بہت سارے مسائل آپ کے حل ہو جائیں۔ ذاتی رابطے ہونے چاہئیں صرف دفتریت میں نہ رہیں۔ حضور انور کی خدمت اقدس میں سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ سیدی! سائقین کا نظام بنایا ہے، اس سال شوریٰ کا بھی فیصلہ تھا، ستر فیصد جماعتوں میں سائقین بن گئے ہیں۔ بعض جماعتوں سے بہت اچھی رپورٹس آئی ہیں کہ انہوں نے اچھا کام کیا ہے اور نمازوں کی حاضری بھی بڑھی ہے۔ یہ سماعت فرما کر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جہاں سے رپورٹس اچھی آئی ہیں وہاں

سیکرٹری تربیت کا کام ہے کہ خود جائے اور وہاں جا کے اس جماعت میں جائزہ لے لے کہ واقعی ایسا ہے بھی کہ نہیں، تو اس کا آپ کو جائزہ لینا چاہیے، جا کے دیکھیں۔ بایں ہمہ حضور انور نے مشنری انچارج صاحب کو بھی ہدایت فرمائی کہ اسی طرح مشنری انچارج کا بھی کام ہے کہ مر بیان کی جو رپورٹیں آتی ہیں، جو دیکھتے ہیں، ان کا خود جا کے ایک دفعہ جائزہ لیں، ہر جماعت میں جائیں۔

حضور انور نے سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی سے دریافت فرمایا کہ آپ نے کتنے وقف عارضی کروائے ہیں؟ جس پر موصوف نے عرض کیا کہ امسال سات سو کے قریب ہوئے ہیں جبکہ 30 جون تک ایک ہزار کانٹراکٹ ہے۔ یہ ساعت فرمانے کے بعد حضور انور نے ذاتی روابط کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ذیلی تنظیموں کو اس عمل میں شامل کرنے کی ہدایت فرمائی کہ لوگوں میں جائیں، تربیت کریں، جو متعلقہ سیکرٹریان تعلیم القرآن ہیں ان کو توجہ دلائیں۔ لوگوں سے ذاتی رابطے بھی کریں، مرکزی طرف سے بھی توجہ دلائی جائے تو اس کا ایک اثر ہوتا ہے۔ آپ جو توجہ دلائیں گے تو اس کا یہ اثر ہو گا کہ Personally (ذاتی طور پر) مرکز کے سیکرٹری تعلیم القرآن نے ہمیں لکھا ہے۔ ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ کو Involve کریں کہ وہ لوگ وقف عارضی کریں۔ اور یہ نہیں ہے کہ ایک دن یا دو دن وقف کیا، وقف عارضی کے لیے کم از کم جو دو ہفتے کی پہلے شرط تھی، چلیں! آپ دس دن ہی کر لیا کریں، دس دن سے دو ہفتے تک تو یہ بھی بڑی کامیابی ہے۔

سیکرٹری امور خارجہ سے گفتگو کے دوران حضور انور نے استفسار فرمایا کہ آپ نے کتنے لوگوں سے تعلقات بنائے ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ امسال 124 ممبران پارلیمنٹ سے نیشنل سطح پر میٹنگز کی گئی ہیں۔ مزید عرض کیا کہ حالیہ دنوں میں جرمنی کے سیاستدانوں اور میڈیا نے غزہ میں جاری جنگ کے حوالے سے اسرائیلی حکومت پر تنقید کرنے میں زیادہ آواز بلند کی ہے۔ موصوف نے اس تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ عجیب بات ہے کہ چند دنوں، جب سے یو کے، فرانس اور کینیڈا نے مل

Statement جاری کی ہے تو اس کے بعد سے اچانک سب نے بولنا شروع کر دیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دو دن پہلے تو آپ کے چانسلر نے بھی کہہ دیا کہ ہماری ہسٹری ایسی ہے کہ ہم اس کے خلاف بول نہیں سکتے، لیکن اب ظلم اس حد تک بڑھ گیا کہ ہم اسرائیل کو کہتے ہیں کہ اب کنٹرول کرو اور یہ بند کرو، اب اتنی جرأت اس چانسلر نے دکھائی ہے کہ یہ بول دیا۔ سیکرٹری صاحب نے یہ بھی ذکر کیا کہ اب انہوں نے War Crimes (جنگی جرائم) کا لفظ بھی استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ پچھلے چند دنوں میں اچانک ہو گیا ہے، جرمنسٹس نے بھی بولنا شروع کر دیا ہے۔ حضور انور نے اس تبدیلی کی وجہ کینیڈا، فرانس اور یو کے کے مشترکہ بیان کو قرار دیا۔ اس کے بعد سیکرٹری صاحب نے اسلحہ کی برآمدہ روکنے پر تشویش ظاہر کی اور بتایا کہ ہم ہر میٹنگ، شوٹل میڈیا اور مضامین کے ذریعہ اس مسئلہ کو اُجاگر کر رہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سپین نے کیا ہے، انہوں نے کہا تھا کہ ہم نہیں کر رہے، آخر اس نے جرأت دکھائی ہے تو پھر آپ لوگ، اتنا بڑا ملک ہے، جرأت کیوں نہیں دکھاتے؟ جو ڈرے ہوئے ہیں۔ آپ لوگوں نے تو نہیں مارا تھا، ہٹلر نے مارا تھا تو وہ تو مر گیا۔ اب یہ ضروری تو نہیں ہے کہ کیونکہ اُس نے چھ ملین یہودی مارا تھا اس لیے آپ نے چھ ملین مسلمان مارنا ہے، تو یہ کچھ لوگوں کو سمجھائیں۔ اسی طرح سیکرٹری صاحب نے بیان کیا کہ تمام مسلمان تنظیموں میں صرف جماعت ہے جو کہ اس بارے میں سب سے پہلے، سب سے زیادہ واضح اور کلیئر بولی ہے اور ابھی بھی چند دن پہلے بھی ایک ممبر پارلیمنٹ نے اس بات کو مانا اور تسلیم کیا ہے کہ سب سے پہلے جماعت احمدیہ نے اس معاملے کے اوپر ہماری توجہ مبذول کروائی ہے۔ اس پر حضور انور نے تاکید فرمائی کہ بولتے رہنا چاہیے، اپنا سٹیٹمنٹ تو رکھیں۔

نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے دوران ملاقات حضور انور سے ایسے نوجوان احمدیوں کے بارے میں راہنمائی کی درخواست کی جن کی جماعت سے وابستگی مغربی اثرات کی وجہ سے کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس پر

احمدیہ سائیکلنگ کلب کولون کا ایک منفرد اعزاز

احمدیہ مسلم پیس سائیکلنگ کلب کولون کے تحت نورڈ رائن کے مختلف شہروں میں کلب کے بانی مکرم محمود احمد ہلی صاحب مربی سلسلہ کی قیادت میں احمدی سائیکل سواری نیلے رنگ کی شرٹ پہنے سائیکل سفر کر کے امن و آشتی کا پیغام پھیلانے میں کوشاں رہتے ہیں۔ ان کی نیلی شرٹس پر Muslime Für Frieden یعنی امن کے خواہاں مسلمان اور پچھلی طرف 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' لکھا ہوتا ہے۔ ان مواقع پر جرمنی کے اہم اور معروف ٹی وی چینلز مکرم محمود احمد ہلی صاحب سے انٹرویو کر چکے ہیں۔ کلب کی امن کے لئے انہی کاوشوں کے اعتراف میں جرمنی کے سب سے بڑے صنعتی صوبے نارڈ رائن ویسٹ فالن میں ایک اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ یہ اعزاز ہر سال کسی رفاہی یا امن عامہ کی تنظیم کو دیا جاتا ہے۔ 2025ء میں اس اعزاز کے لئے 179 تنظیموں کے نام پیش ہوئے تھے جس میں جماعت احمدیہ کولون کے اس سائیکلنگ کلب کا انتخاب ہوا۔ اس سے قبل بھی اس کلب کو مختلف انعامات سے نوازا جا چکا ہے تاہم یہ صوبائی سطح پر ملنے والا پہلا اعزاز ہے، الحمد للہ۔ یہ اعزاز 22 مئی 2025ء کو صوبائی دار الحکومت Düsseldorf کے کیتھولک چرچ میں منعقدہ تقریب کے دوران مکرم محمود احمد ہلی صاحب کو دیا گیا۔ پروگرام کے آغاز میں Düsseldorf کے میئر Dr. Stephan Keller نے تقریر میں رفاہی خدمات

کرنے والی تنظیموں کو سراہا اور شکر یہ ادا کیا۔ پھر ایک ویڈیو کلپ دکھایا گیا جس میں سائیکلنگ کلب کی خدمات کا ذکر تھا۔ اس کے بعد مکرم محمود احمد ہلی صاحب مربی سلسلہ کو ایوارڈ حاصل کرنے کے لئے سٹیج پر بلایا گیا جن کے ہمراہ سائیکلنگ کلب کے 8 خدام بھی سٹیج پر اپنی نیلی شرٹس کے ساتھ موجود تھے۔ بہت سی سماجی، سیاسی اور رفاہی تنظیموں کے سربراہان نے جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کی اور بہت سے جرمن احباب و خواتین نے بے اختیار کہا کہ Super Arbeit یعنی آپ نے بہت عمدہ کام کیا ہے۔ اس کلب کا وسیع پیمانہ پر تعارف ہو چکا ہے کہ راہ چلتے لوگ بھی ان کو پہچان کر سلام کرتے ہیں۔ Rheinischer Abend کولون کے موقع پر بھی اس سائیکلنگ کلب کو مدعو کیا گیا۔ محترم ہلی صاحب نے اسلام کے امن کا پیغام یہاں بھی پیش کیا۔ مربی صاحب کی تقریر کے بعد کولون کے لارڈ میئر کے امیدوار Markus Greitemann کی تقریر تھی جس نے نہایت جذباتی انداز میں ہاتھ جوڑ کر کہا کہ امام ہلی کی تقریر اتنی عمدہ، دلپذیر اور پراثر تھی کہ میں اپنی تقریر بھول گیا ہوں۔ میرے ساتھ میری بیوی بیٹھی ہوئی تھی جو یہ تقریر سن کر رونے لگی۔ میں آپ کے اس زبردست پیغام کو سراہتا ہوں اور شکر یہ ادا کرتا ہوں بلکہ کہتا ہوں کہ یہ تنظیم رول ماڈل ہے۔ اسلام جرمنی کا حصہ ہے اور ہمیشہ رہے گا، آپ لوگ ہماری فیملی ہیں۔ (رپورٹ: محمد انیس دیاگلوسی)

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایسے چیلنجنگ مسائل ہیں کہ جن کا سامنا کرنا ضروری ہے۔ آپ کو چاہیے کہ تمام ذیلی تنظیموں کو شامل کریں۔ لجنہ، انصار، خدام اور اپنے تربیت کے شعبہ نیز مبلغین اور مر بیان کو بھی شامل کریں تاکہ سب مل کر ایک مربوط اور منظم کوشش کریں۔ اسی طریق پر آپ ان نوجوانوں کو جماعت کے قریب لاسکتے ہیں۔ حضور انور نے نوجوانوں کے مسائل کی عمومی نوعیت بیان کرتے ہوئے نشانہ دہی فرمائی کہ ان میں سے بعض کو اپنے مقامی عہدیداران سے کچھ شکوے ہیں، بعض صرف دنیاوی خواہشات میں لگن ہیں، کچھ کو خاندانی مسائل یا دیگر ذاتی مشکلات کی وجہ سے جماعت سے دُوری محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ کو یہ معلوم کرنا ہوگا کہ اصل وجہ کیا ہے اور پھر اسی کے مطابق حکمت عملی اختیار کرنی ہوگی۔

ملاقات کے اختتام پر ایک شریک مجلس نے سوال پوچھا کہ اگر غیر احمدی کسی مسجد کے لیے چندہ مانگیں تو کیا احمدی مسلمان انہیں چندہ دے سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور نے استفہامیہ انداز میں توجہ دلائی کہ اگر آپ ان کے پیچھے نماز نہیں ادا کرتے اور وہ آپ کے خلاف بول رہے ہیں تو آپ کو چندہ دینے کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے حضور انور نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھا کہ کچھ غیر احمدی مسجد کے فنڈ کے لیے مدد مانگ رہے ہیں، کیا ہم انہیں کچھ دیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم اپنا پیسہ ان لوگوں کو کیوں دیں جو ہمارے خلاف منصوبے بنا رہے ہیں؟ حضور انور نے مزید توجہ دلائی کہ اگر وہ زمانے کے امام پر ایمان نہیں رکھتے تو ہم انہیں اپنا مال کیوں دیں؟ نیز ہدایت فرمائی کہ اس کی بجائے ہمیں اپنا چندہ اپنی ہی مسجد کے لیے دینا چاہیے۔ بہر حال یہ کوئی گناہ تو نہیں ہے، لیکن بہتر یہی ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے۔ ملاقات کے اختتام پر تمام شاملین مجلس کو حضور انور کے ہمراہ گروپ تصویر بنوانے کا شرف بھی حاصل ہوا اور یوں یہ ملاقات بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ (الفضل انٹرنیشنل 12 جون 2025ء)



دائیں سے بائیں کھڑے ہوئے: VEZ انتظامیہ کے ایک ممبر، مکرم راشد تویر صاحب، مکرم محمد عرفان صاحب، مکرم قویم شاہ صاحب، مکرم محمود احمد ہلی صاحب مربی سلسلہ، مکرم مسعود خان صاحب، مکرم عامر رشید صاحب، مکرم عطاء الصبور صاحب، مکرم کاشان ملک صاحب، مکرم فیاض جٹ صاحب، مکرم انیس دیاگلوسی

وَكَذَلِكَ نُجَذِّبُكَ إِلَىٰ سَبَابِ غَضَبِكَ مِنَ آيَاتِ الْإِحْتِسَابِ

اور اسی طرح تیرا رب تجھے (اپنے لئے) چُن لے گا اور تجھے معاملات کی تہ تک پہنچنے کا علم سکھادے گا۔ (سورۃ یوسف: 07)

مکرمہ در شمیم احمد صاحبہ، جرمنی

قسط نمبر 7

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم تعبیر الرویا

زلزلہ

19 دسمبر 1902ء کو بعد ادائے (نماز فجر) خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک خواب سنائی جس میں دیکھا کہ زلزلہ آیا ہوا ہے۔ فرمایا کہ:

”یہی طاعون زلزلہ ہے۔ میں جماعت کو کہتا ہوں کہ یہ قیامت ہے جو آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے گا مگر صرف اتنی بات پر خوش نہ ہوں کہ بیعت کی ہوئی ہے۔ قرآن مجید میں ہر جگہ اَمْنُوْا کے ساتھ عمل صالح کی تاکید ہے۔ اگر بعض آدمی جماعت میں سے ایسے ہوں کہ جن کو خدا کی پروا نہیں اور اس کے احکام کی عزت نہیں کرتے تو ایسے آدمیوں کا ذمہ دار نہ خدا ہے اور نہ ہم۔ ان کو چاہئے کہ اپنا اپنا نمونہ ٹھیک بناویں زلزلہ تو آرہا ہے۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 448 طبع 2018ء)

مورخہ 22 جنوری 1903ء کو بعد نماز مغرب فرمایا: بعض متفرق رویا سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلا کے دن

ہیں۔ رات کو میں نے دیکھا ایک بڑا زلزلہ مگر اس سے کسی عمارت وغیرہ کا نقصان نہیں ہوا۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 160 طبع 2018ء)

مورخہ 29 اپریل 1905ء کو فرمایا:

”گذشتہ رات کو 2 بجے میں سات منٹ باقی تھے جبکہ

ہم نے یہ رویا دیکھا کہ زمین ہلتی ہے۔ پہلے ہم نے خیال کیا کہ شاید ویسے ہی کچھ حرکت ہوئی ہے۔ مگر پھر زور سے ایک دھکا لگا تب یقین ہوا کہ زلزلہ ہے۔ اور میں گھر کے آدمیوں کو جگاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اٹھو زلزلہ آیا۔ مبارک کو بھی اٹھا لو۔ اور یہ بھی رویا میں کہتا ہوں کہ جو تھی کس قدر جھوٹے ہیں۔ پنڈت نے تو اخبار میں چھپوایا تھا کہ اب زلزلہ نہیں آئے گا۔ اس کے بعد بیداری ہوئی۔“

آج رات کی رویا کا ذکر تھا کہ سخت زلزلہ آیا اور گھر کے آدمیوں کو جگاتے ہیں۔ فرمایا کہ: ”آسمان پر ضرور کچھ تیاری معلوم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ ظاہر پر یہ بات محمول ہو اور ممکن ہے کہ اس سے مراد اور کوئی سخت آفت

ہو۔ بعض دفعہ ویسے بھی زمینوں میں خسف ہو جاتا ہے۔“ فرمایا: ”اس میں مبارک کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ یہ امر ہمارے واسطے خیر و برکت کا موجب ہوگا۔ گود و سروں کے واسطے اس میں مصائب اور شدائد ہوں۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 31، 30 طبع 2018ء)

26 مئی 1905ء کا رویا: ”دیکھا کہ کسی نے کہا کہ آنے والے زلزلہ کی یہ نشانی ہے۔ جب میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ اس ہمارے خیمہ کے سر پر سے جو باغ کے قریب نصب کیا ہوا ہے ایک چیز گری ہے۔ خیمہ کی چوب کا اوپر کا سراوہ چیز ہے۔ جب میں نے اٹھایا تو وہ ایک لونگ ہے جو عورتوں کے ناک میں ڈالنے کا ایک زیور ہے۔ اور ایک کاغذ کے اندر لپیٹا ہوا ہے۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ یہ ہمارے ہی گھر کا مدت سے کھویا ہوا تھا اور اب ملا ہے اور زمین کی بلندی سے ملا ہے اور یہی نشانی زلزلہ کی ہے۔“ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 145 طبع 2018ء)

زمین: نئی زمین نیا آسمان پیدا کرنے کی تعبیر

”ایک دفعہ کشفی رنگ میں میں نے دیکھا کہ میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا ہے اور پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا کہ دیکھو اب اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا حالانکہ اُس کشف سے یہ مطلب تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کریگا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے۔ اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے۔“

(چشمہ سستی، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 375، 376 حاشیہ) وَالْقَىٰ فِي قَلْبِي أَنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ أَدَمًا فَيَخْلُقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَيَخْلُقُ كُلَّ مَا لَدُنْهُ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فِي ثَمَّةٍ فِي الْيَوْمِ السَّادِسِ يَخْلُقُ أَدَمًا وَكَذَلِكَ جَرَتْ عَادَتُهُ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَالْقَىٰ فِي قَلْبِي أَنَّ هَذَا الْخَلْقَ الَّذِي رَأَيْتُهُ إِشَارَةً إِلَى تَابِئِدَاتِ سَمَاوِيَّةٍ وَأَرْضِيَّةٍ وَجَعَلَ الْأَسْبَابَ مُوَافِقَةً لِلْمَطْلُوبِ وَخَلَقَ كُلَّ فِطْرَةٍ مُنَاسِبَةً مُسْتَعِدَّةً لِلْحَقِّقِ بِالصَّالِحِينَ الطَّيِّبِينَ وَالْقَىٰ فِي بَالِي أَنَّ اللَّهَ يُنَادِي كُلَّ فِطْرَةٍ صَالِحَةٍ مِنَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ كُونِي عَلَىٰ عُدَّةٍ لِنُصْرَةِ عَبْدِي وَأَزْجَلُوا إِلَيْهِ مُسَارِعِينَ وَرَأَيْتُ ذَلِكَ فِي رَبِيعِ النَّوَّاسِ ١٣٠٩ هـ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَصْدَقُ الْمُؤَحِّينَ وَلَا نَعْنِي بِهَذِهِ الْوَاقِعَةِ كَمَا يُعْنَى فِي كُتُبِ أَصْحَابِ وَحَدَّةِ الْوُجُودِ وَمَا نَعْنِي بِذَلِكَ مَا هُوَ مَذْهَبُ الْخُلُوتِيِّينَ بَلْ هَذِهِ الْوَاقِعَةُ تُوَافِقُ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْنِي بِذَلِكَ حَدِيثَ الْبُخَارِيِّ فِي بَيَانِ مَرْتَبَةِ قُرْبِ التَّوَابِلِ لِعِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ 565 تا 566)

(ترجمہ از مرتب) اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو چھ دنوں کے اندر آسمانوں اور زمین کو اور ان تمام چیزوں کو پیدا کرتا ہے جن کا آسمان یا زمین میں پایا جانا ضروری ہوتا ہے اور

چھ دن کے اندر میں آدم کو پیدا کرتا ہے۔ اور یہی اس کی سنتِ مستمرہ ہے۔ اور یہ بات بھی میرے دل میں ڈالی گئی کہ نئے آسمان اور زمین کا پیدا کیا جانا جو میں نے رویا میں دیکھا ہے۔ اس میں تائیداتِ سماوی وارضی کی طرف سے اصل مقصود کے مناسب حال اسباب پیدا کرنے اور ایسی فطرتوں کو وجود میں لانے کی طرف اشارہ ہے جو صالحین طیبین میں شامل ہونے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ نیز میرے دل میں ڈالا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک فطرتِ قابلہ کو آسمان سے حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کی نصرت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور اس بندے کی طرف دوڑ کر آؤ۔

زبور

مؤرخہ 31 مئی 1906ء کو فرمایا: تین چار روز ہوئے میں خواب میں دیکھا تھا کہ بہت سے چھوٹے زبور ہیں اور میں ان کو مارتا ہوں۔ اس سے مراد یہی مخالف دشمن ہیں جو احمق ہیں اور غوغا مچاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 257 طبع 2018ء)

21 اگست 1906ء: شب گذشتہ کو میں نے خواب میں دیکھا کہ اس قدر زبور ہیں (جن سے مراد کمینہ دشمن ہیں) کہ تمام سطح زمین ان سے پُر ہے اور ٹڈی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے۔ اس قدر ہیں کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے اور تھوڑے ان میں سے پرواز بھی کر رہے ہیں جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہیں مگر نامراد رہے اور میں اپنے لڑکوں شریف اور بشیر کو کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو اور بدن پر پھونک لو۔ کچھ نقصان نہیں کریں گے اور وہ آیت یہ ہے۔ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ“ (سورۃ الشعراء: 130) اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ (تذکرہ صفحہ 634، 635 حاشیہ)

زندگی اپانی

29 نومبر 1905ء کو اپنے تازہ الہامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”رات پھر وہی الہام ہوا جو پہلے بھی ہو چکا ہے۔

(1) بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔

(2) قَلِّ مَبْعَادُ رَبِّكَ۔

(3) اس دن سب پر اُداسی چھا جائے گی۔

(4) قَرُبَ أَجْلُكَ الْمَقْدَرُ۔ وَلَا تُبْقِي

لَكَ مِنَ الْمَخْزِيَّاتِ ذِكْرًا۔

ان الہامات پر غور کر کے میں بھی سمجھتا ہوں کہ وہ زمانہ بہت ہی قریب ہے۔ پہلے بھی یہ الہام ہوا تھا۔ اُس وقت اس کے ساتھ ایک رویا بھی تھی کہ ایک شخص نے مجھے کنویں کی ایک کوری ٹنڈ میں ٹھنڈا پانی دیا وہ پانی بڑا ہی مصفیٰ اور مقطر تھا مگر وہ تھوڑا سا تھا اور اس کے ساتھ الہام ہوا تھا ”آبِ زَنْدِغِي“ غرض زندگی کا زمانہ خواہ کتنا ہی لمبا ہو پھر بھی تھوڑا ہی ہے۔“ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 110 طبع 2018ء)

سانپ

اپریل 1906ء: ”رویہ دیکھا کہ ایک بڑا سانپ ہے جس کی گردن گھ (مرغابی) کی طرح بڑی ہے۔ وہ میرے پیچھے دوڑا۔ میں ایک اونچی جگہ دیوار پر چڑھ گیا اور اسے مخاطب کر کے کہا:

خدا قاتل تو بعد۔ مر از دست تو محفوظ دارد۔

اس کے بعد یہ نظارہ دیکھا کہ گویا میں اُس سانپ پر سوار ہوں اور اُس سانپ کی گردن میرے ہاتھ میں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اُلٹ کر مجھے کاٹے۔ تب میں نے زیادہ تر سر کے قریب سے اُس کو پکڑا تا کہ وہ کاٹ نہ سکے۔ فقط۔ فرمایا۔ اس رویا میں کسی فتنہ کی خبر دی گئی ہے۔ کوئی مخفی دشمن ہے جو کسی رنگ میں نیش زنی کرے گا مگر نامراد رہے گا۔“ (تذکرہ صفحہ 579 حاشیہ طبع 2023ء)

سبحان اللہ کے معنی

ایک شخص نے اپنا خواب سنایا کہ میں سبحان اللہ پڑھتا ہوں۔ فرمایا: ”سبحان اللہ کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلاف وعدہ اور کذب اور دیگر تمام منقصتوں سے پاک ہے وہ اپنے وعدوں کو سچا کرتا اور پیشگوئیوں کو پورا کرتا ہے۔“ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 140 طبع 2018ء)

سچائی

کشف کے رنگ میں خواب، فرمایا: ”ایک خفیف خواب میں جو کشف کے رنگ میں تھا مجھے دکھایا گیا کہ

میں نے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے۔ پھر وہ کشفی حالت وحی الہی کی طرف منتقل ہو گئی چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

يُبْدِي لَكَ الرَّحْمَنُ شَيْئًا. اِنِّي اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلْهُ. بِشَارَةٌ تَلْقَاهَا النَّبِيُّونَ۔

ترجمہ: خدا جو رحمان ہے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا خدا کا امر آ رہا ہے تم جلدی نہ کرو یہ ایک خوشخبری ہے جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 1، 2، طبع 2018ء)

سر: کٹنے یا کچلنے کی تعبیر

(ایک مرتبہ) میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں نے کسی مقصد کے لئے جانے کی غرض سے اپنے گھوڑے پر زین ڈالی ہے اور یہ بات میں نہیں جانتا تھا کہ کدھر اور کس مقصد کے لئے جانے کی تیار کر رہا ہوں ہاں میں اپنے دل میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ میں کسی خاص بات کے شغف اور اشتیاق کی وجہ سے یہ تیاری کر رہا ہوں اور میں نے کچھ ہتھیار لگائے اور صالحین کے طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے چُستی کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے ایسا محسوس کیا کہ گویا مجھے کچھ سواروں کا پتہ لگا ہے جو جگہ ہیں اور مجھے ہلاک کرنے کی غرض سے میرے مکان پر چڑھائی کر کے آئے ہیں۔ اور میں تنہا ہوں۔ اور ان ہتھیاروں کے سوا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے پناہ کے طور پر دیئے گئے تھے۔ کوئی خود وغیرہ بچاؤ کا سامان میرے پاس نہیں تھا۔ اور میدانِ مقابلہ سے پیچھے ہٹ رہنا اور ڈر کر اندر بیٹھے رہنا بھی گوارا نہ ہوا اس لئے میں اپنے اس اہم مقصد کے لئے جو میرے پیش نظر تھا اور دین و دنیا کے حق میں بہترین نتائج پیدا کرنے والا تھا۔ اپنی پوری طاقت اور کوشش کے ساتھ تیزی سے ایک طرف چل پڑا۔ اسی اثناء میں مجھے ہزار ہا شاہسوار نظر آئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور نہایت تیزی کے ساتھ میری طرف آرہے تھے۔ میں انہیں دیکھ کر ایسا خوش ہوا کہ گویا مجھے غنیمت ملی ہے اور مجھے اپنے اندر دشمن کے مقابلہ کی طاقت محسوس ہونے لگی۔ اور

میں اس طرح پران کا پیچھا کرنے لگا۔ جیسے شکاری لوگ شکار کا پیچھا کرتے ہیں۔ پھر میں نے اس کی حقیقت حال دریافت کرنے کے لئے اپنا گھوڑا ان کے پیچھے دوڑایا۔ اور مجھے یقین تھا کہ میں کامیاب ہوں گا۔ پھر میں ان کے قریب ہوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ ان لوگوں کے کپڑے بوسیدہ اور دریدہ ہیں۔ ان کی شکلیں کمزور ہیں۔ اور ان کی ہیئت مشرکوں کی سی اور لباس بدکردار لوگوں کا سا ہے اور میں نے دیکھا کہ وہ غارت ڈالنے کی غرض سے اپنے گھوڑے دوڑا رہے ہیں۔ اور میں پورے غور اور توجہ سے ان کی شکلوں کو دیکھ رہا ہوں اور میں پہلوانوں اور بہادروں کی طرح تیزی سے ان کی طرف جا رہا ہوں اور میرا گھوڑا ایسا تیزی سے جاتا تھا کہ کوئی غیب سے اسی طرح پر چلا رہا ہے جیسا کہ حدیٰ خوان لوگ اونٹوں کو تیز چلاتے ہیں۔ میں اس کے قدموں کی خوبصورتی اور دلکشی کی وجہ سے بھی خوشی محسوس کرتا تھا۔ اس پر انہوں نے میری طاقت اور میری تدبیر میں مزاحم ہونے میرے باغ کے پھلوں کو تلف کرنے اور درختوں کی بیج کنی کرنے اور ان کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ان پر غارت ڈالنے کی غرض سے فوراً لوٹ کر میرے باغ کی طرف رُخ کیا۔ ان کے میرے باغ میں داخل ہونے اور گھس جانے کی وجہ سے میں گھبرایا اور مجھے سخت تشویش اور بے چینی پیدا ہوئی اور میری فرست نے بتایا کہ وہ لوگ میرے باغ کے پھلوں کو تباہ کرنا اور شاخوں کو توڑ دینا چاہتے ہیں اس لئے میں دوڑ کر ان کی طرف بڑھا۔ اور میں نے سمجھا کہ یہ وقت سخت خطرناک ہے اور میری زمین کو دشمنوں نے اپنا وطن بنا لیا ہے اور میں کمزور اور خوفزدہ لوگوں کی طرح اپنے دل میں خوف محسوس کرنے لگا۔ سو اس بنا پر میں حقیقت حال معلوم کرنے کی غرض سے اپنے باغ کی طرف چل پڑا۔ اور جب میں اپنے باغ میں داخل ہوا۔ اور غور سے اُس میں نگاہ ڈالی اور اس میں ان کے مقام کی جگہ دریافت کرنے لگا۔ تو میں نے دُور ہی سے دیکھا کہ وہ میرے باغ کے درمیانی حصن میں گرے پڑے اور مردوں کی طرح بچھڑے پڑے ہیں۔ اس پر میری گھبراہٹ جاتی رہی۔ اور مجھے اطمینان خاطر حاصل ہو گیا۔ اور میں نہایت خوشی کے ساتھ تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ اور جب میں

ان کے قریب پہنچا۔ تو دیکھا کہ وہ سب کے سب یکدم ذلت کی حالت میں اور مورد غضب الہی بن کر اس طرح پر مر گئے جیسے ایک شخص کا مرنا واقع ہوتا ہے اور ان کے چہرے اتارے گئے اور ان کے سروں کو کچل دیا گیا اور ان کے گلوں کو کاٹ دیا گیا اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور پارہ پارہ کر کے چھینک دیئے گئے اور یکدم ان پر ایسی تباہی آئی جیسی کسی قوم پر بجلی گر کر ایک ہی دم میں اُسے نابود کر دیتی ہے اور وہ بھسم ہو گئے اس کے بعد میں ان کی ہلاکت کی جگہ پر جہاں وہ مقابلہ کیلئے اکٹھے ہوئے تھے کھڑا ہوا۔ اور میری آنکھوں سے آنسو کثرت سے بہ رہے تھے اور میں نے (بارگاہِ الہی میں) عرض کیا کہ اے میرے رب میری جان تیری راہ پر فدا ہو۔ تو نے مجھ ناچیز پر خاص کرم فرمایا ہے اور اپنے بندہ درگاہ کی وہ نصرت فرمائی ہے جس کی نظیر اقوام میں نہیں مل سکتی۔ اے میرے رب تو نے پیشتر اس کے کہ دو فریق باہم جنگ کرتے اور دو حریف کارزار کو عمل میں لاتے اور دو مرد میدان کارزار میں کارفرما ہوتے۔ اپنے ہاتھوں سے ان کو قتل کر دیا۔ تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور تیرے جیسا کوئی مدد دینے والا نہیں ہے تو نے ہی مجھے بچایا اور مجھے نجات بخشی۔ اے ارحم الراحمین۔ اگر تو رحم نہ کرتا۔ تو ممکن نہ تھا کہ میں ان بلاؤں اور آفات سے نجات پاتا۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔ اور میں اس وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا۔ اور اس کی طرف میری رُوح جھکی ہوئی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کے لئے تعریف ہے جو تمام مخلوق کا رب ہے۔ (آئینہ کلمات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 578، 581 ترجمہ از مرتب)

”اور میں نے اس روایا کی تعبیر کی کہ اس میں ظاہری اسباب اور انسانی کوششوں کے دخل کے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور کامیابی کی بشارت ہے اور یہ کہ وہ مجھ پر اپنے انعام کو کامل کرنا اور مجھے اپنے فضلوں میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ اب میں تمہاری بصیرت افزائی کے لئے اس روایا کی تعبیر کھول کر بتاتا ہوں۔ اس میں سر کو کچلنے اور گلا کاٹنے سے مراد دشمن کے تکبر کو اور ان کے فخر و غرور کو توڑنا اور ان میں اکتسار پیدا کرنا ہے۔ اور ان کے ہاتھوں کو کاٹنے سے مراد ان

ملکی و عالمی خبریں

منور علی شاہد

اسرائیل کی جنگ بندی کی خلاف ورزی

امریکی صدر ٹرمپ کی جانب سے اسرائیل اور ایران کے درمیان جنگ بندی کے واضح اعلان کے باوجود اسرائیل نے ایران پر حملے جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے اور ایران پر متعدد میزائل دانے ہیں۔ اسرائیل کے وزیر دفاع نے ایران پر حملے جارے رکھنے کا اعلان کیا۔ اس سے قبل نیٹو کے سربراہی اجلاس میں شرکت کے لئے روانگی سے قبل امریکی صدر نے کہا تھا کہ جنگ بندی پر عمل ہو رہا ہے۔ بعد ازاں اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی کی خلاف ورزی کرنے پر اسرائیل پر امریکی صدر نے تنقید بھی کی ہے۔

جرمنی کا بجٹ

جرمنی میں 2029ء تک دفاعی اخراجات کو مجموعی خام ملکی پیداوار (جی ڈی پی) کا 3.5 فیصد تک بڑھانے کے بارے میں سوچا جا رہا ہے۔ اس سال کا بجٹ فروری میں منعقدہ عام انتخابات کے باعث تاخیر کا شکار ہوا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مارچ میں جرمن پارلیمان نے ایک ایسے بڑے مالیاتی پیکج کی منظوری دی تھی جس میں دفاعی اخراجات کے ساتھ ساتھ انفراسٹرکچر کے لئے بھی مزید 500 بلین یورو کے فنڈ میا کرنے اور قرضے کی پالیسیوں میں مزید نرمی بھی شامل تھی۔ کابینہ سے منظوری کے بعد بجٹ 2025ء کی باقاعدہ منظوری ستمبر میں دی جائے گی۔

جرمنی میں اسلاموفوبیا

جرمن ادارے ”کلیم“ کی طرف سے جاری کردہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جرمنی میں اسلاموفوبیا سے

متعلق واقعات میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس ضمن میں گزشتہ سال کل 3080 واقعات کا اندراج ہوا جن کا تعلق امتیازی سلوک سے ہے۔ 2023ء کی نسبت 60 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ان واقعات میں زبانی حملے، مسلم خواتین پر تھوک پھینکنا، تفریقی سلوک اور توہین آمیز سلوک وغیرہ شامل ہیں۔

برطانیہ کا جنگی طیارے خریدنے کا اعلان

ہیگ میں جاری نیٹو سربراہی کانفرنس کے موقع پر برطانیہ کی جانب سے ایٹمی ہتھیار لے کر جانے والے جنگی جہازوں کی خریداری کا اعلان سامنے آیا ہے۔ برطانوی حکومت

F-35 اے لڑا کا طیارے خریدے گی جو ٹیکٹیکل

جوہری ہتھیاروں کو فائر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم کیر اسٹارمر کا کہنا ہے کہ ہم موجودہ غیر یقینی دور میں امن کو یقینی سمجھ کر نہیں بیٹھ سکتے اسی لئے میری حکومت قومی سلامتی میں سرمایہ کاری کر رہی ہے۔ ہر طیارے کی قیمت تقریباً آٹھ کروڑ پاؤنڈ ہے۔ امریکا ان طیاروں پر استعمال کے لیے B61 ٹیکٹیکل نیو کلیئر بم فراہم کرے گا۔ یہ اقدام اس منصوبے کا حصہ ہے، جس کے تحت برطانیہ یورپی سیکورٹی میں زیادہ ذمہ داری لے گا۔

شمالی کوریا کی مذمت

شمالی کوریا نے ایران کے تین اہم جوہری مقدمات پر امریکی حملوں کی مذمت کرتے ہوئے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ پر ایران کی علاقائی سالمیت اور اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی کا الزام لگایا۔ شمالی کوریا کی وزارت خارجہ

نے کہا ہے کہ انصاف پسند بین الاقوامی برادری کو امریکہ اور اسرائیل کے تصادم کی کارروائیوں کے خلاف متفقہ مذمت اور مسترد کرنے کی آواز اٹھانی چاہیے۔ پیونگ یا ٹانگ نے اس سے قبل ایران کے خلاف اسرائیل کے میزائل حملوں کو گھناؤنی کارروائی قرار دیا تھا۔ جوہری ہتھیاروں سے لیس شمالی کوریا نے ایران کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار رکھے ہیں۔ کئی دہائیوں سے تہران اور پیونگ یا ٹانگ کے درمیان مبینہ طور پر فوجی تعاون جاری ہے، جس میں بیلسٹک میزائلوں کی تیاری بھی شامل ہے، جسے ایرانی سائنسدانوں نے مبینہ طور پر مزید بہتر بنا لیا ہے۔

نیٹو کا تاریخی فیصلہ

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے دباؤ کے بعد نیٹو کے رکن ممالک نے دفاعی اخراجات میں نمایاں اضافہ کرنے پر اتفاق کر لیا ہے۔ ہالینڈ میں ہونے والے اس تاریخی سربراہی اجلاس کے حتمی اعلامیہ میں کہا گیا ہے، ”اتحادی ممالک سن 2035ء تک بنیادی دفاعی تقاضوں اور دفاع و سکیورٹی سے متعلق اخراجات کے لیے سالانہ جی ڈی پی کا پانچ فیصد خرچ کرنے کے پابند ہوں گے تاکہ انفرادی اور اجتماعی فرائض کو یقینی بنایا جاسکے“۔ دوسری جانب اس ہدف کے باوجود، اسپین نے باضابطہ طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ اسے پورا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح بیلجیئم اور سلوواکیہ نے بھی تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ تاہم اعلامیہ کے مطابق 2029ء میں اخراجات کا جائزہ لینے اور روس کے ’سکیورٹی خطرے‘ کا دوبارہ جائزہ لینے کا عزم شامل ہے۔

حضرت شہزادہ عبداللطیف شہیدؒ کا جرمن اخبارات میں تذکرہ

جن پر مولوی عبداللطیف کے پیروکار ہونے کا شبہ ہے۔ یہ شخص کچھ عرصہ پہلے سنگسار کیا گیا تھا کیونکہ اس نے سچے دین سے انکار کیا تھا۔ امیر نے ان احباب کو جو گرفتار تھے نصیحت کی کہ وہ اپنے نئے عقائد سے توبہ کر لیں، لیکن وہ اس پر سختی سے انکار کرتے ہیں۔

یہ تاریخی اخباری تراشے جرمی کے اخبارات میں شائع ہونے والی ان ابتدائی خبروں میں شامل ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کسی بھی رنگ میں ذکر کیا گیا۔

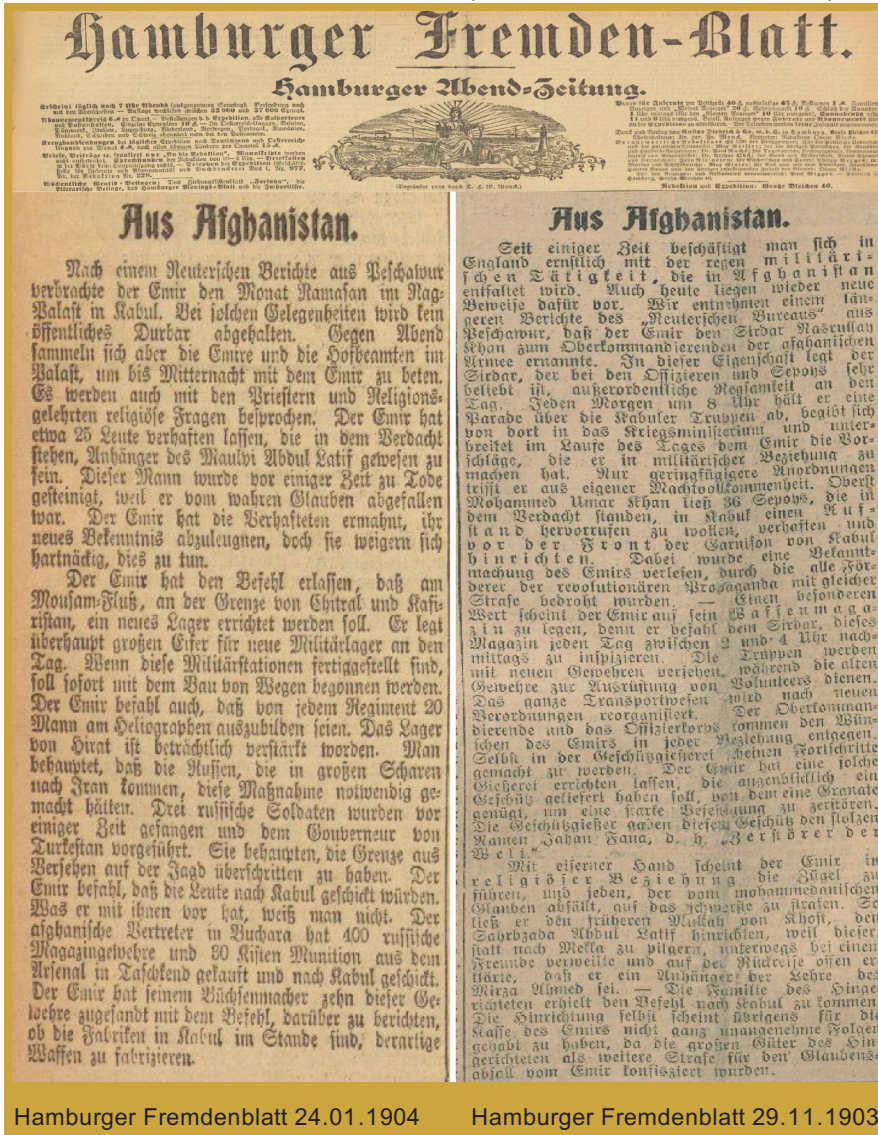
مکہ مکرمہ میں حج کی بجائے راستے میں ایک دوست کے پاس ٹھہرے اور واپسی پر کھلے عام اعلان کیا کہ وہ مرزا احمد کی تعلیمات کے پیروکار ہیں۔ مقتول کے خاندان کو حکم دیا گیا کہ وہ کابل آئیں۔ مزید برآں، یہ واقعہ امیر کے خزانے کے لیے کچھ خوشگوار نتائج کا باعث بھی بنا، کیونکہ مرتد ہونے کی اضافی سزا کے طور پر مقتول کی بڑی جائیدادوں کو امیر نے ضبط کر لیا۔

اسی طرح 24 جنوری 1904ء کی اشاعت میں درج ہے کہ: ”امیر نے تقریباً 25 افراد کو گرفتار کیا ہے

جولائی کا مہینہ ہمیں ایک ایسے نیک اور پاک باوفا وجود کی یاد دلاتا ہے جس نے نہایت دلیری اور جوانمردی سے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ اس وجود نے اپنی جان کی قربانی دینے کو تو قبول کر لیا لیکن اس حق اور صداقت کو چھوڑنا پسند نہ کیا جس پر اس کا دل قائم ہو چکا تھا۔ یہ باوفا وجود حضرت شہزادہ عبداللطیف شہیدؒ کا تھا جنہیں جولائی 1903ء میں کابل میں نہایت بے دردی سے سنگسار کر دیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”میں نے ان کو اپنی بیرونی اور اپنے دعوے کی تصدیق میں ایسا فاشدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں۔... اُس کی ایمانی قوت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر میں اُس کو ایک بڑے سے بڑے پہاڑ سے تشبیہ دوں تو میں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو۔... اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا۔“

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20)
آپ کی شہادت کا دردناک واقعہ 14 جولائی 1903ء کو پیش آیا جس کی خبر جہاں ہندوستان اور دیگر ممالک کے اخبارات میں شائع ہوئی وہیں ہمیں ہرگز سے شائع ہونے والے جرمن اخبار Hamburger Fremdenblatt نے بھی اس کا ذکر کیا۔ چنانچہ 29 نومبر 1903ء کی اشاعت میں افغانستان سے متعلقہ خبروں میں آپ کی شہادت کے حوالہ سے تحریر ہے کہ: ”امیر مذہبی معاملات میں سختی سے حکومت کرتے نظر آتے ہیں اور اسلام کے عقیدے سے انحراف کرنے والوں کو سخت سزا دیتے ہیں۔ انہوں نے خواست کے سابق ملا، صاحبزادہ عبداللطیف کو اس لیے سزائے موت دی کہ وہ





ہم احمدی انصار ہیں

کارگزاری ماہ فروری و مارچ 2025ء

رپورٹ: مکرم میاں عمر عزیز صاحب، ایڈیشنل قائد عمومی مجلس انصار اللہ جرمنی



احمدیہ لنگر

دوران ماہ درج ذیل مجالس نے احمدیہ لنگر کے ذریعہ بے گھر افراد تک کھانا پہنچایا۔

Essen, Nordwest Stadt, München, Freinsheim, Berlin, Stade, Noor Moschee, Rüsselsheim, Wiesbaden Mitte, Wiesbaden Süd, Raunheim Nord, Böblingen, Hamburg, Baitul Rasheed, Eidelstedt, Lurup, Altona, Fazle Umar Moschee, Heimfeld, Neuwied

ان تمام پروگرامز کے ذریعہ تقریباً تین ہزار بے گھر افراد کو کھانا کھلایا گیا۔ اس طرح خدمت انسانیت کے ساتھ جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے کا بھی بھرپور موقع ملا۔

تبلیغی سرگرمیاں

دوران سال جن مختلف تبلیغی پروگرامز کے انعقاد کی توفیق ملتی رہتی ہے ان میں ایک پروگرام شہروں میں واقع چھوٹی لائبریریوں میں جماعتی کتب کار کھوانا ہے۔ دوران ماہ مختلف شہروں میں اس مہم کے تحت 400 سے زائد کتب لائبریریوں میں رکھوائی گئیں۔ اس سلسلہ میں درج ذیل مجالس کو نمایاں کام کرنے کی توفیق ملی۔

Neuwied, Wittlich, Rheine, Freinsheim, Koblenz, Tahir Moschee, Hanau, Augsburg, Essen, Frankfurt

مجلس ہناؤ میں شہر کے لارڈ میئر Mr. Maximilian Bieri نے بھی لائبریری میں کتب رکھوانے اور معلوماتی

سٹال کے ایک پروگرام میں شرکت کی اور اس پروگرام کو بہت سراہا۔ مورخہ 15 اور 16 مارچ کو یوم تبلیغ منایا گیا اور ان دنوں میں کوشش کی گئی کہ ملک بھر کی تمام مجالس میں فلائرز تقسیم کئے جائیں اور تبلیغی پروگرامز کئے جائیں۔

Christiane Böhm موجود تھیں۔ نیز اس علاقہ کے 10 مزید جرمن مہمان بھی اس تقریب میں موجود تھے۔ تمام مہمانوں نے اس موقع پر جماعت کا بہت شکر یہ ادا کیا اور اس مہم کو بہت پسند کیا۔

ریفریشر کورسز شعبہ جات

ماہ فروری کے دوران تمام علاقہ جات میں شعبہ مال، عمومی، تجنید اور آڈیٹر کے ریفریشر کورسز کروائے گئے۔ اس کے لیے مرکزی سطح پر ایک ٹیم تشکیل دی گئی جس میں قائد صاحب عمومی، ایڈیشنل قائد صاحب عمومی، قائد صاحب مال، قائد صاحب تجنید اور آڈیٹر صاحب شامل تھے۔ زعماء مجالس اور منتظمین کو مجلس انصار اللہ جرمنی کے نئے سافٹ ویئر اور آن لائن رپورٹنگ سسٹم سکے بارے میں آگاہی دی گئی۔

خوش آمدید پروگرام نئے انصار

دوران ماہ مجلس انصار اللہ جرمنی کو صف دوم کے تحت مجلس انصار اللہ میں نئے شامل ہونے والے 543 انصار کے لیے جرمنی بھر میں علاقائی سطح پر 5 استقبالیہ پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ان پروگراموں میں حضور انور ﷺ کے ارشادات پر مبنی ویڈیوز دکھائی گئیں۔

محترم بشیر احمد رہان صاحب، صدر مجلس انصار اللہ جرمنی اور محترم حافظ محمد ظفر اللہ صاحب، نائب صدر صف دوم نے نئے شامل ہونے والے انصار کو ان کی ذمہ داریوں اور تنظیمی ڈھانچے کے متعلق بتایا۔ اس موقع پر نئے شامل ہونے والے انصار کو تحائف بھی دیئے گئے۔

فلائرز تقسیم کرنے میں نمایاں خدمت کرنے والی مجالس درج ذیل ہیں۔

Neuwied, Ludwigshafen, Mahdiabad, Dittmarschen, Kaltenkirchen, Darmstadt City, Gemersheim, Mainz Süd, Montabauer, Limburg, München, Tahir Moschee Nord, Koblenz, Weilburg, Bad Marienberg

موصول شدہ رپورٹس کے مطابق ان تمام مجالس میں انصار نے 15000 سے زائد فلائرز تقسیم کرنے کی توفیق پائی۔ ماہ مارچ کے دوران مختلف مجالس میں تبلیغی میٹنگز بھی منعقد کی گئیں جس میں نمایاں کام کرنے والی مجالس میں Mainz Süd اور Alzey شامل ہیں۔ ان تبلیغی میٹنگز میں 25 مہمان شامل ہوئے اور بعض اچھے تبلیغی رابطے استوار ہوئے۔ علاقہ فرانکفرٹ کے انصار کو شہر کے مرکزی ٹرین اسٹیشن میں بڑے پوسٹرز کے ساتھ ایک معلوماتی سٹال لگانے اور جماعت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ سینکڑوں افراد کو اس سٹال پر لگائے گئے پوسٹرز کو دیکھنے اور مر بیان سلسلہ سے سوالات کرنے کا موقع ملا۔ ان پوسٹرز پر اسلام کی پُر امن تعلیمات درج تھیں جو کہ جرمن احباب کی دلچسپی کا مرکز رہیں۔ دوران ماہ بیت السبوح میں ایک نمائش بھی لگائی گئی جس میں اسلام کی بنیادی تعلیمات پر مشتمل بڑے بینرز لگائے گئے تھے۔

شجر کاری

دوران ماہ شجر کاری مہم کے تحت 21 فروری کو مجلس Goddelau-Süd میں پودا لگایا گیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر ممبریشنل اسمبلی Mr. Jörg Cezanne اور بائیں بازو کی سیاسی پارٹی کی نمائندہ Mrs.



رپورٹ: مکرم سرفراز احمد صاحب، استاد جامعہ احمدیہ جرمنی

سالانہ تقریب تقسیم انعامات 2025

جامعہ احمدیہ جرمنی

جرمن، نیز انہیں چاروں زبانوں میں تقریر فی البدیہہ کے مقابلہ جات بھی منعقد کروائے گئے۔ اسی طرح مقابلہ اذان، نظم، حفظ ادعیہ، پیغام رسانی، بیت بازی اور مقابلہ کونز بھی منعقد کروایا گیا۔

مجلس العباب

حضور انور ﷺ کا ارشاد ہے ”طلبا! جامعہ احمدیہ... کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ کوئی نہ کوئی گیم کھیلیں اور Exercise کریں“۔ حضور انور کے اس ارشاد کے پیش نظر طلبہ روزانہ کسی نہ کسی کھیل میں شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوران سال طلبہ کے گروپس اور کلاسز کے مابین مختلف ورزشی مقابلہ جات منعقد کئے جاتے ہیں۔ سال کے اختتام پر تین دن کے لئے سالانہ کھیلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ امسال سالانہ کھیلیں مورخہ 7 تا 9 مئی 2025ء منعقد ہوئیں۔ دوران سال منعقد ہونے والے مقابلہ جات میں مقابلہ Weight Loss (یعنی وزن کم کرنا)، 5 کلومیٹر تیز پیدل چلنے کا مقابلہ اور 14 کلومیٹر کراس کنٹری ریس اور بعض کھیلوں کے کوالیفائنگ میچ بھی کروائے گئے۔

علم و معرفت حاصل کرنے والے اور عاجزی و انکساری سے دین کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کرنے والے علماء تیار ہوں جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مولانا برہان الدین جہلمیؒ جیسا مقام رکھتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے، آمین“۔

جامعہ احمدیہ میں تدریسی نصاب کے علاوہ طلبہ کی ذہنی اور علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے علمی اور ورزشی مقابلہ جات اور دیگر پروگرامز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے طلبہ کو چار گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر گروپ کی نگرانی ایک استاد کرتا ہے۔ سال کے آغاز میں سالانہ پروگرام کا پلان تیار کر کے حضور انور ﷺ سے اس کی منظوری لی جاتی ہے اور دوران سال اس پہ عمل درآمد کی مکمل رپورٹ حضور انور کی خدمت میں بھجوائی جاتی ہے۔

مجلس علمی

طلبہ میں علمی مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے مجلس علمی کے تحت انفرادی اور گروپس کے مابین مقابلہ جات کروائے گئے جن میں مقابلہ تلاوت قرآن کریم، کسوٹی، مضمون نویسی، تقریر بزبان اردو، انگریزی، عربی اور

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (آل عمران: 105) یعنی ”تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو (لوگوں کو) نیکی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں“۔

خدمت اسلام کی اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک سے 1905ء میں قادیان کی گننام بستی میں مدرسہ احمدیہ قائم کیا گیا جو آج جامعہ احمدیہ کہلاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام و احمدیت کی ترقی و اشاعت کے ساتھ ساتھ جامعہ احمدیہ کی شاخیں بھی قائم ہوتی گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسی توقع کے پیش نظر جرمنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ﷺ نے 2008ء میں اپنے دست مبارک سے یہ شاخ قائم کرتے ہوئے دعائیہ الفاظ تحریر فرمائے کہ ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے توقع کی تھی... کہ اللہ کا خوف دل میں رکھنے والے،

سالانہ کھیلوں کی افتتاحی تقریب 7 مئی 2025ء بروز بدھ منعقد ہوئی اور یہ کھیلیں 9 مئی تک جاری رہیں۔ تین دن جاری رہنے والی ان کھیلوں میں انفرادی اور اجتماعی یعنی گروپس کے مابین مقابلہ جات ہوئے۔ انفرادی مقابلہ جات میں نیزہ پھینکنا، گولہ پھینکنا، لمبی چھلانگ، دوڑ 100 میٹر، دوڑ 1000 میٹر، تھالی پھینکنا، ثابت قدمی، گاڑی کھینچنا، ٹائر فلپ، پنچہ آزمائی، کلانی پکڑنا، تین ٹانگ دوڑ، Strongman Parkour اور روک دوڑ شامل ہیں۔ جبکہ گروپس کے مابین مقابلہ جات میں فٹ بال، باسکٹ بال، والی بال، Völkerball، رسہ کشی، کرکٹ، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، ریلے ریس اور پہلی مرتبہ Handball کو بھی کھیلوں میں شامل کیا گیا۔

مجلس ارشاد

مجلس ارشاد کے تحت منعقد ہونے والے پروگرامز میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام، یوم صالح موعود رضی اللہ عنہ، یوم خلافت، حمدیہ محفل، نعتیہ محفل، قرآن سیمینار شامل ہیں۔ طلبہ کے ادبی ذوق میں اضافے کے لئے مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب کے ساتھ ایک شام کا اہتمام کیا گیا جس میں آپ نے اپنے مخصوص انداز میں شاعری کے علاوہ خلیفہ وقت سے محبت و شفقت کے واقعات بھی بیان کئے۔

ڈیوٹیاں

طلبہ جامعہ احمدیہ کو پڑھائی کے ساتھ مختلف جماعتی پروگرامز میں وقار عمل اور انتظامی ڈیوٹیاں سرانجام دینے کی توفیق بھی ملتی رہی جن میں جلسہ سالانہ، اجتماع خدام الاحمدیہ، مجلس مشاورت، تربیتی کلاس، Tag der Öffnen Tür شامل ہیں۔ لوکل سطح پر ریجنل اجتماعات خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور MTA کے پروگرامز میں بھی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔

کلاس ایکیچیج پروگرام

حضور انور کے ارشاد کے مطابق کلاس ایکیچیج پروگرام کے تحت امسال درجہ خامسہ کو دو ہفتوں کے لئے جامعہ احمدیہ یو کے اور جامعہ احمدیہ یو کے کی کلاس کو جامعہ احمدیہ جرمنی آنے کا موقع ملا۔ یہ ایک بہت ہی

بابرکت پروگرام ہے جس میں طلبہ کو ایک دوسرے کے ماحول میں رہ کر مختلف معاملات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

دیگر مذہبی اداروں کے دورہ جات

امسال جامعہ کی ایک کلاس کو ڈارمشٹڈ میں موجود یہودیوں کے معبد خانے (کنائس) اور اسی طرح من ہائیم میں قائم سکھوں کے گردوارے کا بھی تعلیمی دورہ کرنے اور براہ راست معلومات حاصل کرنے کا موقع ملا۔

تقریب تقسیم انعامات

ان علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے، نیز تدریسی سال 2023/24ء میں کلاسز میں اول، دوم اور سوم آنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لئے مورخہ 14 جون 2025ء کو جامعہ احمدیہ میں ایک پروقار تقریب تقسیم انعامات کا انعقاد کیا گیا جس کے مہمان خصوصی مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ انچارج جرمنی تھے۔ نیز مختلف انداز سے خدمت سلسلہ کرنے والے احباب جماعت کے ساتھ ساتھ امسال طلباء جامعہ کے والد صاحبان کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

تقریب کے آغاز میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مبلغ انچارج صاحب نے پوزیشنز حاصل کرنے والے طلبہ اور گروپس میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اس سال علمی مقابلہ جات میں بحیثیت مجموعی اول پوزیشن ”عزیزم حافظ اویس احمد قمر“ اور بہترین گروپ ”دیانت“ قرار پایا اور ورزشی مقابلہ جات میں بحیثیت مجموعی اول پوزیشن ”عزیزم یونس یوسف“ اور بہترین گروپ ”دیانت“ قرار پایا۔ اس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے تدریسی سال 2023-

24ء میں کلاسز میں اول، دوم اور سوم آنے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کئے۔ گزشتہ تعلیمی سال جامعہ احمدیہ جرمنی کو خدا کے فضل و کرم سے سولہ مر بیان کرام کی صورت میں اپنا پھل حضور انور ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جنہیں پیارے آقا نے 4 مئی 2025ء کو جامعہ احمدیہ یو کے میں منعقد ہونے والی تقریب اسناد میں اپنے دست مبارک سے شاہد کی ڈگری سے نوازا۔ ان مر بیان کرام میں سے ایک عزیزم مرتاض احمد (ہالینڈ) ویزا کی مجبوری کی وجہ سے اس تقریب میں شامل نہ ہو سکے۔ اُس وقت ان کی سند حضور انور ﷺ کی منظوری سے مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی نے وصول کی تھی۔ لہذا آخر پر عزیزم مرتاض احمد نے مہمان خصوصی سے یہ ڈگری وصول کی۔ تقسیم انعامات کے بعد مہمان خصوصی نے حاضرین سے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے طلبہ اور بالخصوص امسال فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کو وقف کی اہمیت اور مقام کو سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی نصیحت کی۔ محترم مہمان خصوصی کی نصح کے بعد مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے بھی طلبہ اور ان کے والدین کو وقف کی حقیقی روح کو سمجھنے اور اس کے مطابق دوران جامعہ اور بعد ازاں میدان عمل میں خدمت کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مہمان خصوصی مکرم مبلغ انچارج صاحب اور دیگر مہمانان کرام کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد اختتامی دُعا ہوئی۔ دُعا کے بعد مہمانان کرام کی خدمت میں عشاء یہ پیش کیا گیا۔ اس طرح یہ تقریب بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچی، الحمد للہ علی ذالک۔



تقریب میں شامل حاضرین کا ایک منظر

جامعہ احمدیہ جرمنی کے تعلیمی سال 2024-25ء کے دوران علمی و ورزشی مقابلہ جات میں انعامات حاصل کرنے والے طلبہ

انفرادی علمی مقابلہ جات

| سوم | دوم | اول | مقابلہ |
|---------------------------|--|--|--|
| حسن قرأت | حافظ اویس احمد قمر | عبدالحی سرد (جامعہ یو کے) | جری اللہ راجپوت |
| نظم | راجیل احمد | حافظ اویس احمد قمر | جری اللہ راجپوت |
| اذان | جری اللہ راجپوت | حافظ اویس احمد قمر | فاتح احمد عزیز |
| تقریر فی البدیہہ، جرمن | عدنان بٹ | فیاض احمد | کبیر احمد ظہیر، طاہر احمد عابد |
| تقریر فی البدیہہ، انگریزی | نکریم چوہدری | یونس یوسف، فیاض احمد | جری اللہ راجپوت |
| تقریر فی البدیہہ، عربی | فیاض احمد | یونس یوسف | برہان الدین فیاض |
| تقریر فی البدیہہ، اردو | سلمان احمد جونیہ | فیاض احمد | برہان الدین فیضان |
| تقریر زبان انگریزی | ابتسام احمد | یونس یوسف | دانیال احمد تیور |
| تقریر زبان جرمن | فیاض احمد | کبیر احمد ظہیر | یونس یوسف |
| تقریر زبان عربی | یونس یوسف | طلحہ وڑائچ | طاہر احمد |
| تقریر زبان اردو | حافظ اویس احمد قمر | سلمان احمد جونیہ | قومیم احمد ملک |
| مضمون نویسی | حافظ اویس احمد قمر | شریٹ | شہان احمد |
| پیغام رسانی | حافظ فراس، ابتسام احمد، مسرور احمد، حافظ عاشر نور، رانا لید احمد | سکیل احمد باجوہ، محمد سفیر، شہان احمد، بٹ، حافظ اویس قمر، راجیل احمد | نعمان داؤد، سفیان چیمہ، ادیب احمد |
| بیت بازی | ٹیم امانت | ٹیم قناعت | ٹیم صداقت |
| کسوٹی | عدنان احمد، آذان محمود، سفیر احمد شہر | کبیر ظہیر سنوری، یونس یوسف، حمید خان (جامعہ احمدیہ یو کے) | فراز مجید، علیم احمد، طاہر احمد |
| حفظ ادعیہ | ٹیم دیانت (معین احمد، سفیان احمد، شہان احمد، بٹ، رانا لید) | ٹیم صداقت (فیاض احمد، شریٹ، فیاض احمد) | ٹیم قناعت (عبدالباری، فرید احمد، دانش اصغر) |
| سالانہ کونز | ٹیم قناعت (برہان الدین فیضان، شاذل سفیر، طاہر احمد) | ٹیم صداقت (فیاض احمد، شریٹ، باسل احمد عارف) | ٹیم امانت (مامون احمد، شہان احمد، شاذل سفیر) |

علمی مقابلہ جات میں بحیثیت مجموعی اول پوزیشن: حافظ اویس احمد قمر اور اول گروپ: دیانت

کلاس پوزیشنز برائے تدریسی سال 2023/24ء

| کلاس | اول | دوم | سوم |
|------------|------------------|-------------------|----------------|
| درجہ مہدہ | ثنا تب محمود | رانا ولید احمد | افراسیاب وسیم |
| درجہ اولیٰ | جری اللہ راجپوت | شہان احمد | فاتح احمد عزیز |
| درجہ ثانیہ | سلمان احمد جونیہ | شائل احمد بھٹی | شیراز محمد |
| درجہ ثالثہ | یونس یوسف | کبیر احمد ظہیر | راجیل احمد |
| درجہ رابعہ | معین احمد | دانیال احمد تیور | طلحہ احمد |
| درجہ خامسہ | فیاض احمد | برہان الدین فیضان | ادیب احمد بٹ |

انفرادی ورزشی مقابلہ جات

| مقابلہ | اول | دوم | سوم |
|----------------|------------------------|----------------------|---------------------------------|
| دوڑ 100 میٹر | مونس قریشی | یونس یوسف | کامران احمد |
| دوڑ 1000 میٹر | یونس یوسف | مامون احمد | طلحہ وڑائچ |
| لمبی چھلانگ | مونس قریشی | یونس یوسف | عدنان احمد |
| گولہ پھینکانا | عدنان احمد جونیہ | شاذل سفیر احمد | شیراز محمد |
| تیز پھینکانا | شاذل سفیر احمد | مونس قریشی | سلمان احمد جونیہ |
| تھلی پھینکانا | شاذل سفیر احمد | عدنان احمد | شیراز محمد |
| گازی پھینکانا | یونس یوسف | عدنان احمد جونیہ | کبیر احمد ظہیر |
| Strongman | یونس یوسف | جری اللہ راجپوت | کبیر احمد ظہیر |
| بیڈمنٹن سنگل | دانیال احمد تیور | ابتسام احمد | سکیل احمد باجوہ |
| ٹینس ٹینس سنگل | مونس قریشی | نعمان داؤد | فاتح احمد عزیز |
| پنچ آرمانی | احمد اسجد | یونس یوسف | شاذل سفیر احمد |
| ناز اٹلنا | عدنان احمد جونیہ | احمد اسجد | کبیر احمد ظہیر، جری اللہ راجپوت |
| کائی کزن | احمد اسجد | شاذل سفیر احمد | حافظ اویس احمد قمر |
| ثابت قدمی | مامون احمد | شہان احمد | سلمان احمد جونیہ |
| تیز پیدل چلنا | مامون احمد | مونس قریشی | رانا لید |
| کراس کونٹری | کامران احمد | مونس قریشی | طلحہ وڑائچ |
| روک دوڑ | سفیان احمد چیمہ | برہان الدین فیضان | مونس قریشی |
| تین ٹائک دوڑ | یونس یوسف، کامران احمد | حان جونیہ، طاہر کریم | دانیال تیور، ندیم احمد |

گروپس کے مابین مقابلہ جات

| سوم | دوم | اول | مقابلہ |
|--------------------------------|-----------------------------|------------------------|------------------------------|
| بیڈمنٹن ڈبل | علیم احمد، دانیال تیور | واٹن بھٹی، ابتسام احمد | سرد شفیق، فراز مجید (صدقت) |
| ٹینس ٹینس ڈبل | سکیل احمد باجوہ، مونس قریشی | فاتح عزیز، مونس غفار | یونس یوسف، رانا توفیق (صدقت) |
| وزن کم کرنے کا مقابلہ (بگ بگ) | دیانت | قناعت | صدقت |
| وزن کم کرنے کا مقابلہ (دوبلیٹ) | دیانت | صدقت | قناعت |
| رہسہ | دیانت | قناعت | امانت |
| دلی بال | صدقت | دیانت | قناعت |
| Völkerball | قناعت | دیانت | امانت |
| ریلے ریس | قناعت | دیانت | امانت |
| باسکٹ بال | قناعت | صدقت | امانت |
| کرکٹ | قناعت | دیانت | امانت |
| فٹ بال | امانت | صدقت | قناعت |
| Handball | صدقت | دیانت | قناعت |

فٹ بال لیگ فاتح: درجہ ثانیہ - فٹ بال لیگ میں سب سے زیادہ گول کرنے والے کھلاڑی: فرخ خرم سال کے بہترین کھلاڑی: یونس یوسف، سال کا بہترین ورزشی گروپ: دیانت



مکرم مرتاض احمد صاحب مربی سلسلہ شاہد کی سند وصول کرتے ہوئے



مکرم نوید انظف صاحب نگران دیانت گروپ اور مکرم معین احمد صاحب بیکرنری گروپ بہترین گروپ کی ٹرافی وصول کرتے ہوئے



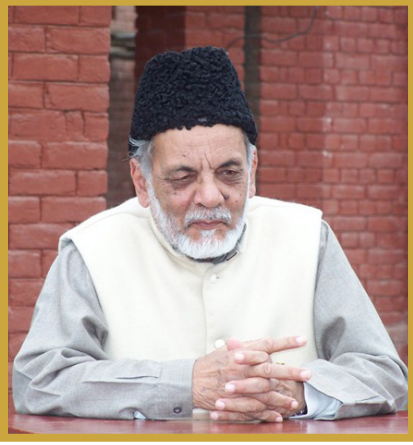
رپورٹ: کامران احمد وڑائچ، مہتمم خدمت خلق

یہ کشش، یہ جذب، یہ حُسنِ فضائے قادیاں

محترم ناصرالحق صاحب مربی سلسلہ نے کروائی اور ان کی اہمیت اور تاریخ کے متعلق تفصیل سے آگاہ کیا۔ ان تمام زیارات کو مخزن تصاویر کی ٹیم نے دستاویزی شکل میں محفوظ کیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ دو خصوصی نشستیں منعقد ہوئیں جن میں محترم حافظ مخدوم شریف صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ اور محترم طارق احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (نور الاسلام) نے جماعت کی ترقیات اور چیلنجز کے بارے میں قیمتی معلومات فراہم کیں۔ ایک اور خاص پہلو امور خارجہ قادیان کی جانب سے تیار کردہ ایک خصوصی ڈاٹا کمپنٹی تھی جس میں قادیان کی تاریخ اور ترقیات کو خوبصورتی سے دکھایا گیا۔ اس روحانی سفر کا اختتامی مرحلہ دار الضیافت میں مشترکہ عشاءِ تھا، جہاں محترم عطا الہی احسان غوری صاحب ناظر امور خارجہ قادیان اور ناظر اصلاح و ارشاد (نور الاسلام) بھی موجود تھے۔ 23 اپریل کو نماز فجر اور بہشتی مقبرہ میں دعا کے بعد ہم دہلی کی جانب روانہ ہوئے۔ 24 اپریل کی صبح نماز فجر سے پہلے ہم جرمنی کے لیے روانہ ہو گئے۔

بابرکت مقام پر نماز ظہر اور نوافل ادا کرنے کی سعادت ملی۔ تقریباً دو گھنٹے کے مزید سفر کے بعد ہم ہوشیار پور پہنچے جہاں محترم ناصرالحق صاحب مربی سلسلہ نے ہمیں اس مقام کی اہمیت بتائی جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چلد کشی فرمائی تھی جس کے نتیجے میں آپ کو بیٹنگوئی مصلح موعود عطا ہوئی تھی۔ اس بابرکت مقام پر بھی ہمیں نوافل پڑھنے اور نماز عصر باجماعت ادا کرنے کی توفیق ملی۔ مزید دو گھنٹے کی مسافت کے بعد ہم بالآخر قادیان دارالامان پہنچے۔ ابھی بسوں میں ہی تھے کہ منارۃ المسیح دور سے نظر آنے لگا۔ یہ لمحہ خدام کے لئے انتہائی ایمان افروز تھا۔ ہماری رہائش کا انتظام سرائے ویم میں تھا۔ سامان رکھنے کے بعد ہم نے نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں ادا کی جس کے بعد ہم بہشتی مقبرہ گئے، جہاں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس قبر کی زیارت اور دعا کرنے کی سعادت ملی۔ 18 اپریل کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ ادا کرنے کی توفیق ملی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس (علیہ السلام) کا خطبہ جمعہ سنا۔ 19 سے 22 اپریل کے دوران ہم نے قادیان میں متعدد مقدس مقامات کی زیارت کی، جن میں جماعت کے تاریخی مقامات شامل ہیں۔ مقامات کی زیارت

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے زیارت قادیان کے لئے 15 تا 24 اپریل 2025ء کو ایک خصوصی سفر کا اہتمام کیا جس میں 54 خدام، 3 اطفال اور 4 انصار شامل ہوئے۔ گروپ کا اکثر حصہ 15 اپریل کو فرائلکٹرٹ سے دہلی پہنچا جہاں محترم سید عزیز احمد صاحب نائب ناظر امور خارجہ قادیان اور دہلی کے خدام نے استقبال کیا اور مسجد بیت الہدی دہلی میں رہائش اور ضیافت کا انتظام کیا۔ اگلے روز ایک دلچسپ نشست منعقد ہوئی جس میں محترم فیروز احمد صاحب مربی سلسلہ ولوکل امیر دہلی اور محترم سید عزیز احمد صاحب نائب ناظر امور خارجہ قادیان نے دہلی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق، خلافت سے وابستہ یادگار لمحات اور دہلی میں جماعت احمدیہ کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ 17 اپریل کو بعد نماز فجر دو بسوں میں قادیان کی جانب روانگی ہوئی۔ لدھیانہ کے قریب پہنچے تو قادیان سے محترم فضل الرحمن بھٹی صاحب مربی سلسلہ نائب ناظر امور خارجہ قادیان نے استقبال کیا۔ لدھیانہ میں ہم نے دارالبیعت کی زیارت کی۔ یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی بیعت لی تھی۔ محترم ناصرالحق صاحب مربی سلسلہ نے ہمیں تاریخی پس منظر بتایا اور اس



لیکن وہ ایک رونق محفل نہیں رہا

محترم میر محمود احمد ناصر صاحب کی یاد میں

ہو تو ڈاڑھی رکھنی ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے کبھی شیو نہیں کروائی۔

ہمیشہ فرماتے تھے ایک واقف زندگی کا وقت اور صحت دونوں جماعت کی امانت ہیں اس لئے وقت کا بہترین استعمال اور اپنی صحت کی حفاظت دونوں آپ کا فرض ہیں۔ جامعہ کے پہلے سال جب موسم خنک ہوا تو ایک صبح اسمبلی کے بعد خاکسار سے پوچھا سویٹر کیوں نہیں پہنا۔ عرض کی کہ گرم کپڑے گھر سے لانے والے ہیں۔ فرمانے لگے چھٹی کے بعد دفتر آنا۔ حسب ہدایت جب خاکسار دفتر میں داخل ہوا تو ایک لفافہ دیا اور کہنے لگے فوراً سویٹر خرید کر پہنو۔

ایک دفعہ خاکسار کو خلافت لائبریری جاکر انجیل برنباس کے کچھ حوالے لانے کا ارشاد فرمایا تو میں نے عرض کی کہ مشکل کام ہے، فوراً کہنے لگے مربی کے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہونا چاہیئے۔

مولاکریم نے آپ کو بے مثل ذوق جمالیات سے نوازا تھا۔ جامعہ میں مشاہدہ فطرت کلب بھی بنایا ہوا تھا۔ کئی دفعہ صبح اسمبلی میں بتایا کہ گذشتہ روز کوئٹہ کی آواز سنی ہے یا آج کل بلبل چچہ ہار رہی ہے۔ ایک دفعہ ہماری کلاس نے دعوت کا اہتمام کیا اور آپ سے بھی شمولیت کی درخواست کی۔ اس محفل میں ایک کلاس فیلو نے پروین شاکر کی معروف غزل ”گوہ کو پھیل گئی بات شناسائی کی“ مہدی حسن کے انداز میں پیش کی۔ آپ نے اسے بہت سراہا۔

آپ کو اپنے کام سے عشق تھا۔ اپنی ذمہ داریوں کو مکاحقہ ادا کرنے کے لئے مسلسل میں مصروف رہتے۔ علم کی محبت

پھیلی ہوئی مسیح محمدی اور امام آخر الزمان علیہ السلام کی جماعت میں ہزاروں ایسے مبلغین اور مریدان کرام موجود ہیں جنہیں آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے اور آپ کے حلقہ درس میں بیٹھنے کی سعادت ملی اور سینکڑوں ایسے ہوں گے جو آنے والے ماہ و سال میں آپ کی سیرت پر لکھنا اپنے لئے موجب سعادت و افتخار سمجھیں گے۔ انہی خوش نصیبوں میں ایک یہ عاجز بھی ہے جو ان کی رحلت کے بعد چند الفاظ قلمبند کرنے کی توفیق پا رہا ہے۔

محترم میر صاحب کی جانفشانی، محنت، لگن، نظم و ضبط، حوصلہ افزائی، تعریف و توصیف، مشفقانہ رویہ اور ہمہ وقت سرگرم عمل رہنا ذہن پر نقش ہے۔ اور آج جب ہم اپنے ماضی کی طرف دیکھتے ہیں تو دل و دماغ احسان مندانہ انداز میں اپنی حقیر کامیابیوں کا سہرا اپنے ان اساتذہ کو پہنانے کے لیے بے تاب ہو جاتا ہے۔ مولاکریم نے آپ کو تعلیم و تربیت کے انمول اصولوں سے نوازا مثلاً مخاطب کی نفسیات کو سمجھنا، اس کی ذہنی استعداد و صلاحیت کے مطابق مناسب محل و موقع پر تربیت کرنا۔ اپنے مخاطبین کو سکھاتے وقت آسانیاں فراہم کرنا اور مثالوں کے ذریعہ ذہن نشین کروانا محترم میر صاحب کا مخصوص طریقہ تربیت رہا۔

جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے چند دن ہوئے تھے۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ خاکسار نے شیو کروائی ہوئی تھی، محترم میر صاحب کی نظر پڑی تو طلب فرمایا۔ ڈاڑھی کدھر ہے؟ عرض کی ابھی پوری نہیں آئی۔ فرمانے لگے ایک بال بھی

جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم، عالم دین، مبلغ سلسلہ، انچارج ریسرچ سبیل ربوہ اور سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ مکرم و محترم میر محمود احمد ناصر صاحب کی کچھ عرصہ قبل وفات ہوئی۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس (ع) نے محترم میر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے خطبہ جمعہ مؤرخہ 16 مئی 2025ء کو فرمایا:

”خلافت کے ایک عظیم معاون اور مددگار تھے، جاں نثار تھے حرف پر عمل کرنے والے تھے۔ باوفا تھے۔ ایسے سلطان نصیر تھے جو کم ہی ملتے ہیں۔ عالم باعمل تھے۔ مجھے تو کم از کم ان جیسی کوئی مثال ابھی نظر نہیں آتی۔“ بہت سے احباب کرام نے آپ کے بارہ میں اپنے تاثرات، مشاہدات اور یادیں رسالہ اخبار احمدیہ جرمنی کو ارسال کی ہیں جن میں سے بعض تاثرات پیش خدمت ہیں۔

☆ مکرم لئیق احمد مشتاق صاحب مبلغ سلسلہ سرینامہ تحریر کرتے ہیں:

☆ ”عظیم خانوادے اور عظیم باپ کا عظیم بیٹا، بے مثل مفکر و مدبر، مجتہد، محدث، اہل کتاب کے عقائد و تعلیمات کا گہرا علم رکھنے والا، رسول اللہ کا شیدائی، قرآن کا عاشق، عالم باعمل، نرم گفتار، مدلل اور شیریں بیان مدرس و مقرر۔ یہ اس خوبصورت اور خوب سیرت انسان کا ایک مختصر سا تعارف ہے جس کا نام نامی سید میر محمود احمد ناصر ہے۔ محترم میر صاحب کو طویل عرصہ اس گلشن کی نگہبانی و آبیاری کرنے اور اسے اپنے علم و عمل سے سینچنے کا موقع ملا جس میں چمن احمدیت کے مالی اور خدمت گزار تیار ہوتے ہیں۔ اطراف عالم میں

اور تحقیق کی جستجو آپ کے اوصاف کا حصہ تھی۔ موسم کا چاہے کوئی مزاج ہو آپ بلاناغہ وقت پر اپنی سائیکل پر سوار فرمائیں منہ کی ادائیگی کے لئے پہنچ جاتے۔ اکثر شام کو بھی دفتر تشریف لاتے۔ ایک دن فرمانے لگے کہ کئی دن سے پانی کا ڈانٹھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا، میرا خیال تھا کہ پانی کی ٹینکی کی صفائی ہونے والی ہے۔ لیکن اب پتہ چلا ہے کہ مجھے بخار ہے اور میری زبان کا ڈانٹھ ٹھیک نہیں۔

انتہائی وسیع القلب انسان تھے۔ جامعہ احمدیہ کی سالانہ پنک کے موقع پر طلباء کی طرف سے کی گئی باتوں کو بہت پیار سے سنتے اور لطف اندوز ہوتے۔ کبھی کسی قسم کی خفگی کا اظہار نہیں کیا۔ 1992ء کی سالانہ پنک ربوہ کے قریب یکووالی نہر پر منائی گئی۔ اس دن ہمیں محترم میر صاحب کے ساتھ ساتھ سائیکل پر وہاں جانے کا موقع ملا۔ خاکسار سائیکل چلا رہا تھا اور عزیز دوست کاشف عمران صاحب پیچھے براجمان تھے، انہوں نے چلتے سائیکل پر میر صاحب کی تصویر بنائی جو آج بھی ہمارے پاس محفوظ ہے۔ کچھ طلباء نہر میں نہانے اور کھیل کود میں مصروف تھے باقی ادھر ادھر

خوش گپیوں میں وقت گزار رہے تھے۔ چند لڑکوں نے ان ساتھیوں کو جو ابھی تک پانی میں نہیں گئے تھے پکڑ پکڑ کر نہر میں پھینکے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اساتذہ کرام اور پرنسپل صاحب ایک طرف دریوں پر بیٹھے تھے۔ ایک طالب علم کو میں نے دیکھا کہ وہ پانی سے بچنے کے لئے اساتذہ کرام کے قریب جا کر بیٹھ گیا، مگر تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔ کچھ دیر بعد وہ لڑکے اس طالب علم تک پہنچ گئے موصوف نے ان کی دسترس سے بچنے کے لئے فوراً میر صاحب سے مدد کی درخواست کی مگر آپ نے فرمایا، نہیں آج تو ان کا دن ہے۔

ماد علمی میں ہمارا آخری امتحان شروع ہونے والا تھا۔ پہلی صبح تمام طلباء اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے، محترم میر صاحب کمرہ امتحان میں داخل ہوئے اور سورۃ الحجر کی آیت نمبر 93 کی تلاوت کی: "وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَفَقْتُمْ

عَزَلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا" (اور اس عورت کی طرح مت بنو جس نے اپنے کاتے ہوئے سوت کو مضبوط ہو جانے کے بعد پارہ پارہ کر دیا)۔ پھر گویا ہوئے کہ اس مقام پر پہنچ کر کوئی ایسی حرکت یا عمل نہ کرنا جس سے آپ کی تمام محنت اکارت جائے۔ ان کی یہ نصیحت آج بھی کانوں میں گونجتی ہے۔

مبشر کے امتحان کے بعد ہماری کلاس جامعہ کی دیگر غیر نصابی سرگرمیوں میں مصروف تھی۔ مگر روزانہ ایک مرتبہ ہم محترم میر صاحب کے دفتر جا کر انہیں ترجمہ قرآن سناتے۔ ہمیشہ نصیحت فرماتے کسی لفظ کا ترجمہ کرنے کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے قرآن مجید میں اس کی مثل تلاش کرو۔ پھر کسی لغت کی طرف رجوع کرو۔

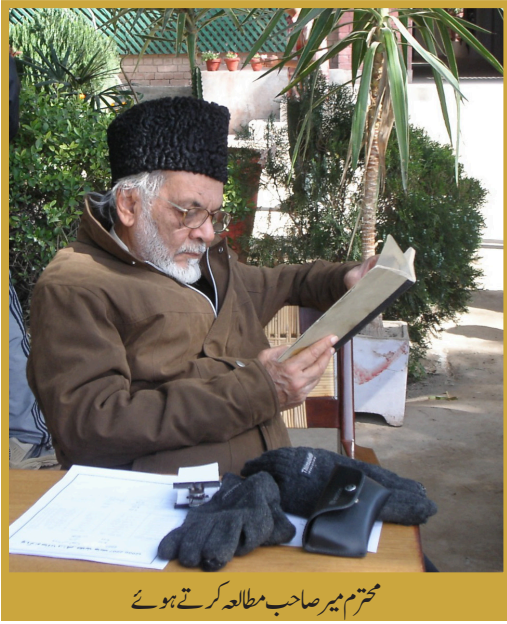
توفیق ایزدی سے خاکسار کو 2005ء میں پہلی بار جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی سعادت ملی۔ جلسہ کے بعد محمود ہال میں محترم صابر ظفر صاحب کے ساتھ ایک شعری نشست کا اہتمام کیا گیا۔ خاکسار کو اس تقریب میں سٹیج کے بالکل سامنے بیٹھنے کی توفیق ملی۔ محترم



محترم میر صاحب جامعہ احمدیہ کی پنک پر جاتے ہوئے

میر صاحب میر مجلس تھے۔ آپ نے تعارفی کلمات میں فرمایا: "اصلی اور حقیقی شاعری پرسوز جذبات کا لطیف، موزوں اور منظوم رنگ میں بیان ہے۔ اور احمدیہ شاعری ان معنوں میں حقیقی شاعری ہے"۔ تقریباً نصف گھنٹے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس (رحمۃ اللہ علیہ) اس مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ محترم میر صاحب فوراً سٹیج سے اتر کر حضور انور کے قدموں میں بیٹھ گئے، حضور نے ارشاد فرمایا، میر صاحب اوپر آجائیں۔ عرض کی حضور یہیں رہنے دیں۔ حضور نے پھر فرمایا اوپر بیٹھیں۔ میر صاحب نے پھر نہایت عقیدت سے کہا حضور میں یہیں ٹھیک ہوں۔ تیسری بار حکم ہونے پر آپ انتہائی احترام کے ساتھ سمٹ کر حضور انور کے دائیں جانب بیٹھ گئے۔ اس روز ہم سب کو نصف گھنٹے سے زائد امام ہمام (رحمۃ اللہ علیہ) کی معیت میں بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ہماری خوش نصیبی ہے کہ سالوں ہمیں مسجد مبارک میں محترم میر صاحب کا درس حدیث سننے کی توفیق ملی۔ آپ کی زبان و بیان میں اتنی سلاست و روانی تھی کہ سامعین ہمہ تن گوش ہوتے اور اس میں اتنا کھو جاتے کہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتے۔ رب کریم نے سلطان القلم کے اس عاشق کو تحریر کا بھی بے پناہ ملکہ عطا فرمایا تھا اور آپ نے ٹھوس، مدلل و مفصل علم سے مزین سینکڑوں مضامین داعیان الی اللہ اور واقفین کے لئے یادگار چھوڑے ہیں۔ ایم ٹی اے پر موجود آپ کی بیسیوں ویڈیوز اور جماعت کے مختلف رسائل و جرائد میں شائع شدہ تحقیق و تدقیق سے مزین سینکڑوں صفحات پر مشتمل تحریرات عملی زندگی میں قدم رکھنے والے افراد، مسلسل غور و فکر کرنے والے اور علمی مذاق رکھنے والوں کے لئے ہمیشہ زاہد راہ کا کام دیں گی۔ حضرت مصلح موعودؑ کا ذکر جب بھی کرتے اور اکثر کرتے تو کیف و سرور کی عجب کیفیت آپ پر طاری ہو جاتی۔ روحانی تعلق کے ساتھ ساتھ آپ کو ان کی دامادی کا شرف بھی حاصل تھا۔ اپنی اہلیہ محترمہ کا ذکر بہت احترام سے کرتے اور اکثر کہا



محترم میر صاحب مطالعہ کرتے ہوئے

فرماتے تھے کہ گھر جا کر افسر نہ بن جانا۔ ایک واقف زندگی کو ماں باپ کی خدمت کا کم کم موقع ملتا ہے۔ یہ نہ ہو کہ تم لوگ جاؤ اور بہن بھائیوں سے اپنی خدمتیں کرواتے پھرو۔

آپ ہمیشہ اپنے طالب علموں سے بہت کچھ توقع کرتے تھے۔ ان کے لئے طلبہ کا ہر میدان میں آگے نکلنا ایک بہت بڑی بات ہو کر رہتا تھا۔ جب میں نے 2002ء میں عربی فاضل کا امتحان دیا تو نتیجہ آنے پر معلوم ہوا کہ میں اس میں پاس ہو گیا ہوں۔ میں یہ خوشخبری میر صاحب کو سنانے گیا تو فرمایا میں تو تم سے بہت زیادہ توقع کر رہا تھا۔ میں واپس آ گیا۔ کچھ روز بعد ڈاک آیا اور اس نے مجھے ایک خط تھمایا جس میں لکھا تھا کہ میں نے عربی فاضل کے امتحان میں بورڈ میں ٹاپ کیا ہے اور مجھے گولڈ میڈل کے حصول کے لئے ایک تقریب میں شمولیت کا دعوت نامہ بھی موصول ہوا۔ میں وہ خط لے کر میر صاحب کے پاس چلا گیا۔ آپ نے خط پڑھا اور میری طرف دیکھا اور مسکرا دیے۔ میں نے عرض کیا میر صاحب اب تو سارے شکوے دور ہو گئے۔ فرمایا ہاں اب کوئی شکوہ نہیں۔ مبارک ہو۔

آپ کی دلداری کے بھی عجیب انداز ہوتے۔ صبح جب جامعہ تشریف لاتے تو آپ کی سائیکل کی ٹوکری میں کوئی نہ کوئی پھل ہوتا جو طالب علم آپ کو سب سے پہلے ملتا اس کو ایک پھل دیا کرتے۔ اگر کسی کو ڈانٹتے تو اگلے دن اس کو نیک شاپ کی پرچی دیتے جس سے وہ طالب علم ہرنی، گاجر کا حلوہ یا کچھ اور چائے کے ساتھ کھا لیتا۔ غالباً 1999ء کی

کسی دھونی رُمائے سادھو کی طرح خلافت احمدیہ پر پہرہ دیتے نظر آتے۔

ہر طالب علم کے ساتھ آپ کا ذاتی تعلق تھا۔ سردیوں کے شروع میں ہی نئے سویٹر خرید کر طلباء میں تقسیم کرتے۔ ہر سال ضرورت مند طلباء کی خاموشی سے مدد کرتے۔ سردیوں کے اوائل کی بات ہے ایک دن میں بھی مسجد مبارک فجر کی نماز کے لئے گیا۔ ہم کشمیریوں کو روہ کی سردی اتنی زیادہ محسوس نہیں ہوتی تھی۔ میں نے اس روز جرابیں نہیں پہنی ہوئی تھیں، میر صاحب کی نظر پڑ گئی۔ مجھے محسوس نہیں ہوا کہ میر صاحب نے کب اور کیسے دیکھا۔ جامعہ لگا تو قریباً دس بجے کریم صاحب (جامعہ کے مددگار کارکن) جرابوں کے دو نئے جوڑے اور ایک رقعہ مجھے دے گئے۔ جس میں لکھا تھا کہ ”ایک واقف زندگی کی جان اللہ کی امانت ہے اس کی حفاظت کرنی چاہیے۔“

میری دو خالہ زاد بہنوں کی شادیاں تھیں، میں نے درخواست لکھی کہ میں جانا چاہتا ہوں تو میر صاحب نے اجازت نہ دی اور کہا کہ جب مبلغ بن جاؤ گے اور کسی ڈورڈراز کے علاقے میں متعین ہو گئے تو شادیوں اور جنازوں میں کیسے شامل ہو گے؟ خیر ان دونوں کی شادیاں ہو گئیں۔ اگلے روز مجھے دفتر بلا یا اور کہا درخواست لکھو کہ مجھے ماں باپ کی خدمت کے لئے چند روز گھر جانے کی اجازت دی جائے۔ میں نے لکھ کر دی اور آپ نے منظور فرمائی اور سبق دیا کہ انسان کے لئے ماں باپ کی خدمت باقی سب چیزوں سے افضلیت رکھتی ہے۔ اس کے 12 سال بعد جب میں نائیکجریا میں مصروف عمل تھا مجھے اطلاع ملی کہ میری امی جہان فانی سے کوچ کر گئی ہیں، آپ کی تربیت اس موقع پر کام آئی۔ اس کے بعد جب میں پاکستان گیا تو محترم میر صاحب کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو مجھ سے کافی دیر تک تعزیت کرتے رہے اور فرمایا دیکھو جب حضرت موسیٰ کی والدہ کی وفات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو الہام کیا کہ موسیٰ اب سنبھل کر چلنا کیونکہ دعا کرنے والی ماں نہیں رہی۔ اب میری بھی تمہیں یہی نصیحت ہے اب سنبھل کر چلنا۔ چھٹیوں سے پہلے اکثر

کرتے تھے کہ نبی کی پوتی، ایک خلیفۃ المسیح کی بیٹی اور دو خلفاء کی بہن ہیں۔

☆ مکرم خواجہ عبدالعظیم احمد صاحب (بوکے) تحریر کرتے ہیں:

”میں شروع سے ہی ایک نالائق طالب علم ہوں۔ ایک ماہ جامعہ میں گزارنے کے بعد نئے طلباء کی تعلیمی استعداد پر کھنے کے لئے ٹیسٹ ہوئے اور میں انگریزی میں فیل ہو گیا۔ اس زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ کی خاص ہدایت تھی کہ جامعہ کے طلباء انگریزی، عربی اور اردو میں مہارت حاصل کریں۔ جب اساتذہ کی میٹنگ ہوئی تو میر صاحب نے فرمایا کہ اس کو مزید موقع دیتے ہیں، ممکن ہے بہتری ہو جائے۔ یہ بات بعد میں میر صاحب نے بلا کر مجھے بتائی کہ محنت کرو تمہارے پاس یہ آخری موقع ہے۔ میر صاحب نے بعد میں ایک بار ہماری کلاس میں پڑھاتے ہوئے فرمایا کہ جب لڑکا جامعہ کے انٹرویو کے لئے آتا ہے تو اس سے پہلے کہ وہ میرے دفتر میں انٹرویو کے لئے داخل ہو مجھے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ جامعہ میں پڑھ پائے گا یا نہیں۔ جامعہ میں ہم لوگ مختلف ماحولوں سے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے ہوتے ہیں تو ساتھ ہی طرح طرح کی سوچیں، عادات اور اطوار لے آتے ہیں۔ ان طلباء کو یک رنگ اور یک جہت کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ حضرت میر صاحب فرماتے تھے کہ ”پہلے دو سال میں لڑکے کو احمدی بنانا ہوں پھر باقی سال اس کو مبلغ بنانے میں لگتے ہیں۔“

ایک بار میں نے پوچھا میر صاحب جب کوئی لڑکا جامعہ سے نکلتا ہے تو آپ کو کیسا محسوس ہوتا ہے؟ فرمایا ایسا لگتا ہے کہ جیسے میں اپنا بازو کاٹ رہا ہوں۔ بعض طلباء کو میر صاحب کی بعض باتوں سے اعتراض بھی پیدا ہو جایا کرتا تھا۔ مگر تمام طلباء کو میر صاحب کی خشیت الہی، خدا رسیدگی، علم و فضل، تقویٰ و طہارت اور زہد و ورع سے متعلق پختہ یقین تھا۔ آپ ایک عالم باعمل تھے۔ اتنے راسخ العلم تھے کہ حیرت ہوتی تھی مگر ریاضی سے بہت دور۔ ہمیشہ پیچھے رہتے دور کھڑے ہوئے لوگوں کی نظروں میں آنے سے بچتے اور

گلشن میں ایسا پھول کہیں کھل نہیں رہا

تجھ بن وجودِ گلستاں کامل نہیں رہا
یا یوں کہیں کہ آدمی میں دل نہیں رہا
روشن یہاں چراغ بھی اور روشنی بھی ہے
لیکن وہ ایک رونق محفل نہیں رہا
کب ہم نے ایسی بزم سجائی کسی پہر
جس میں کہ تیرا ذکر بھی شامل نہیں رہا
محو سفر بہ منزلِ جاناں ہے کارواں
'لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا'
وہ زخم مجھ کو تیری جدائی نے دیا تھا
جو مرہمِ زمان سے بھی سل نہیں رہا
دوڑا رہا ہوں رخشِ نظر ہر طرف مگر
جس شخص کی تلاش ہے وہ مل نہیں رہا
ساتی پکارتا تو ہے پیاسوں کو بار بار
لیکن وہ بے حسی ہے کوئی بل نہیں رہا
خوشبو سے جس کی سارا زمانہ مہک اٹھے
گلشن میں ایسا پھول کہیں کھل نہیں رہا

(میراجم پرویز)

کی صد سالہ جوہلی تک ہمارے درمیان رہیں گے۔ آپ کی بیماری کے دوران حضور ﷺ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کیں، صدقات دیئے اور طلبہ کو اسی کام میں لگا دیا۔ جب انتخابِ خلافت اور حضور ﷺ کے جنازے میں شمولیت کے لئے یو کے جانے لگے تو جامعہ تشریف لائے اور نوٹس بورڈ پر لکھا ”جو بھی خلیفہ بنے ہم نے تو اطاعت ہی کرنی ہے“۔ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اﷺ منصبِ خلافت پر فائز ہوئے تو حضور انور کی طرف سے محترم میر صاحب کے ایک خط کا جواب آیا جس پر حضور ﷺ کے نیلے رنگ کے قلم سے دستخط تھے۔ ساتھ ہی اوپر جہاں میر صاحب کا نام لکھا ہوا تھا حضور انور نے اپنے قلم سے ”ماموں جان“ لکھا ہوا تھا۔ آقا کے اس ’لاڈ‘ پر میر صاحب تو جیسے قربان ہو گئے۔ بار بار اس بات کا تذکرہ فرماتے رہے۔

یادیں ہیں کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہیں۔ ہزاروں باتیں ہیں، ہزاروں یادیں ہیں، ہزاروں حل طلب سوالات ہیں، ہزاروں تشنگیاں ہیں، ہزاروں ارمان ہیں کہ آپ کے ساتھ پہلے ملے ہوتے اور آپ سے مزید کسب فیض کرتے۔ میر صاحب! آپ درویش ماں باپ کی اولاد تھے اور درویشی ہی سے زندگی گزاری۔ اللہ آپ کو اپنی محبت، شفقت اور مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور آپ کو اپنے پیاروں کے ساتھ رکھے اور مجھ خاک پا کو آپ کے قدموں کے نشانات کی پیروی کرنے کی توفیق ملے، آمین۔

نئے مبلغ انچارج جرمنی کی تقرری

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس اﷺ نے ازراہ شفقت کرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ کا 29 مئی 2025ء سے بطور مبلغ انچارج جرمنی تقرر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور بہترین رنگ میں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی)

بات ہے کہ بائبل پیپر پر صحیح بخاری شائع ہوئی۔ ان دنوں ماہانہ وظیفہ شاید 400 سے 500 روپے تک تھا۔ میں نے آپ کی خدمت میں درخواست لکھی کہ میں نے بخاری خریدنی ہے۔ مجھے جامعہ سے 700 روپے قرض درکار ہیں تاکہ میں یہ خرید سکوں اور یہ رقم ماہوار 100 روپے میرے وظیفہ سے کاٹ لی جائے۔ اس پر کچھ دن گزر گئے اور درخواست کی منظوری یا نا منظوری کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ ایک دن مجھے دفتر بلایا اور صحیح بخاری کا وہی نسخہ عنایت فرمایا اور درخواست بھی واپس کر دی اور فرمایا یہ لے لو، بس میرے لئے دعا کرنا۔

آپ ہر وقت کام میں مصروف ہوتے حتیٰ کہ جب آپ کے بڑے بھائی محترم سید میر سعید احمد صاحب کی وفات ہوئی تو آپ بدستور اپنے دفتر میں بیٹھے کام کرتے رہے۔ جب کسی طالب علم نے کہا کہ آپ گھر چلے جائیں (کیونکہ آپ کے چہرے پر غم کے آثار تھے) تو فرمایا میں تو اپنا کام کر رہا ہوں اور ایسے ہی کام کرتا رہوں گا اور اپنے بھائی کے لئے دعائیں کرتا رہوں گا۔

ایک بار کلاس میں فرمایا حضرت صاحب نے مجھے قرآن کریم کے ہر پارہ کا لفظی ترجمہ کرنے کو فرمایا، میں نے وہ کام شروع کر دیا کچھ عرصہ بعد حضور کی طرف سے ناراضگی کا اظہار موصول ہوا کہ تمہیں کس نے کہا کہ یہ کام کرو۔ میں نے کام روک دیا۔ ہم طلبہ میں سے کسی نے کہا میر صاحب آپ حضور کو یاد کرواتے کہ یہ کام آپ ہی کے حکم سے ہو رہا تھا۔ اس پر فرمایا ”یہ خلیفہ وقت کے ادب کے خلاف ہے“۔ ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ﷺ نے خطبہ جمعہ میں مسجد بیت الفتوح کے لئے مالی قربانی کا اظہار فرمایا۔ اگلی صبح میر صاحب نے چندہ کے لئے ایک ٹوکری نوٹس بورڈ کے پاس رکھی اور نوٹس بورڈ پر لکھا ”خلیفہ وقت کے بین السطور احکامات و خواہشات پر عمل بہت ضروری ہے۔ اس کے لئے کسی تحریک کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اسی وقت عمل کرنا چاہیئے“۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ﷺ کا انتقال ہوا تو اس وقت آپ نے فرمایا کہ میرا خیال تھا کہ حضور ﷺ خلافت

اسلام و قرآن نمائش

Hamburg

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور حضور انور ﷺ کی دعاؤں کی بدولت ہیہبرگ میں نہایت کامیاب اسلام و قرآن نمائش 10 تا 15 جون 2025ء منعقد ہوئی جس کے ذریعہ ہزاروں افراد تک اسلام احمدیت کا پُر امن پیغام پہنچا۔ نمائش کا آغاز 10 جون کو افتتاحی تقریب سے ہوا جس میں ہیہبرگ کی پارلیمنٹ کے نائب صدر فرینک شٹ نے شرکت فرمائی۔ اس روز کئی جرمن احباب سے نہایت مفید اور پُر اثر گفتگو ہوئی اور متعدد مہمانوں نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ شام کو ایک لائیو ٹاک کے عنوان سے ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس میں مکرم وقاص شاہین صاحب نے میزبانی کی جبکہ مکرم لیتھ احمد منیر صاحب، مکرم حبیب گھمن صاحب، مکرم رانا فراز احمد صاحب مر بیان سلسلہ نے سوالات کے جوابات دیے۔ دوسرے دن بھی نمائش صبح 10 بجے وقت پر شروع ہوئی اور مہمانوں کی مسلسل آمد کے باعث رات 8:45 بجے تک جاری رہی۔ اسی روز شہر بھر میں اشتہارات کا آغاز ہوا جس کے تحت 4300 سے زائد سکریٹریز پر ہر 10 منٹ بعد قرآن کریم کی ایک آیت اور نمائش کی اطلاع پُر مشتمل

10 سینڈز کی ویڈیو دکھائی جاتی رہی۔ اسی شام ایک تبلیغی پروگرام "Frag einen Imam" کے عنوان سے منعقد ہوا جس میں تقریباً 30 مہمانوں نے براہ راست شرکت کی۔ مکرم حبیب گھمن صاحب اور مکرم شارب احمد صاحب مر بیان سلسلہ نے سوالات کے نہایت مدلل جوابات دیے۔ زائرین کی طرف سے بہت مثبت تاثرات بھی موصول ہوئے۔ ایک خاتون جنہوں نے مکمل نمائش دیکھی بہت متاثر ہوئیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک زندہ خدا پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب وہ دل کی بے چینی کے وقت خود دعا کرنا شروع کریں گی۔ ایک ملحد جو یہ ثابت کرنے آیا تھا کہ خدا کا کوئی وجود نہیں نمائش کے بعد بہت خوبصورت خیالات لے کر واپس گیا۔ تیسرے دن شام کے وقت "Stimme des Islam" کے تحت ایک پروگرام ہوا جس کا موضوع 'ہستی باری تعالیٰ' تھا۔ تقریباً 25 مہمانوں نے نہایت دلچسپی سے اس میں حصہ لیا۔ مکرم احیاء الدین صاحب، مکرم شارب احمد صاحب اور مکرم حبیب احمد گھمن صاحب مر بیان سلسلہ کی گفتگو نے سامعین پر گہرا اثر ڈالا۔ ایک جرمن دوست فلورین اس قدر متاثر ہوئے کہ تقریباً اڑھائی گھنٹے خیمے میں موجود رہے۔ رخصت ہوتے وقت کہا کہ یہ تعلیم ان کے دل میں

اتر گئی ہے اور وہ رابطہ میں رہنا چاہتے ہیں۔ چوتھے دن شام کو "Islam Verstehen" کے عنوان سے پروگرام منعقد ہوا جس میں مکرم احیاء الدین صاحب اور مکرم مصور گوندل صاحب مر بیان سلسلہ نے شرکت کی۔ ایک جرمن خاتون، جو معروف احمدی سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو ذاتی طور پر جانتی تھیں، روزانہ نمائش میں آتی رہیں اور ایک پھول بطور تحفہ پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ہماری کاوشوں کے لیے دعا کرتی ہیں۔ آخری دو دنوں میں بھی نمائش نہایت کامیابی سے چلتی رہی۔ امیر جماعت جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب بھی دو دنوں کے لئے ہیہبرگ تشریف لے گئے اور نمائش میں موجود رہتے ہوئے مہمانوں کے ساتھ گفتگو اور ان کے سوالات کے جواب دینے میں بھرپور کردار ادا کیا۔

اتوار کی شام کو نمائش بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ مجموعی طور پر چھ دنوں میں تقریباً 6500 مہمان خیمے میں آئے اور تیس ہزار سے زائد راگبیروں نے بیرونی بینرز کے پیغامات کو پڑھا۔ شام کے اوقات میں منعقد ہونے والے مختلف پروگرامز میں مجموعی طور پر تقریباً 150 افراد نے براہ راست شرکت کی۔ سوشل میڈیا کے ذریعے تقریباً بیس ہزار افراد تک رسائی حاصل



Hamburg میں منعقدہ نمائش کے مناظر



Hemer میں منعقدہ نمائش کے مناظر

کی مقابلہ کی قوت کو مٹانا۔ انہیں عاجز کر دینا اور چیرہ دستی سے اور مقابلہ کرنے سے روکنا اور ان سے لڑائی کے ہتھیار چھین لینا اور انہیں بسنگی اور بے چارگی کی حالت میں کر دینا ہے۔ اور پاؤں کاٹنے کے معنی اُن پر اتمامِ حجت کرنا اور بھاگ سکنے کی تمام راہیں اور فرار کے تمام دروازے بند کرنا اور انہیں پورے طور پر ملزم کرنا اور قیدیوں کی طرح کر دینا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہر ایک بات پر کامل قدرت رکھتا ہے جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا رحم کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے شکست دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے فتح دیتا ہے اور اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ (تذکرہ صفحہ 202 حاشیہ) اسی بارہ میں فرمایا: ”جو کچھ دیکھا گیا ہے کہ اُن کا سر کٹنا ہوا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ اُن کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا اور اُن کے تکبر اور نخوت کو پامال کیا جاوے گا اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہاتھ کے کاٹے جانے سے مراد یہ ہے کہ اُن کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے لیکن اُن کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں جس سے یہ مراد ہے کہ اُن کے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہوگی اور یہ جو دیکھا گیا ہے کہ ان کی کھال بھی اُتری ہوئی ہے اس سے یہ مراد ہے کہ اُن کے تمام پردے فاش ہو جائیں گے اور اُن کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے۔“ (تذکرہ صفحہ 203 طبع 2023ء)

سرمنڈنے کی تعبیر

14 اگست 1892ء مطابق 20 محرم 1309ھ۔ ”آج خواب میں میں نے دیکھا کہ محمدی (بیگم) جس کی نسبت پیچنگوئی ہے باہر کسی تکیہ میں معہ چند کس کے بیٹھی ہوئی ہے اور سر اس کا شاید مُنڈا ہوا ہے اور بدن سے ننگی ہے اور نہایت مکروہ شکل ہے۔ میں نے اُس کو تین مرتبہ کہا ہے کہ تیرے سرمنڈے ہونے کی یہ تعبیر ہے کہ تیرا خاندان مر جائے گا۔ اور میں نے دونوں ہاتھ اس کے سر پر اتارے ہیں اور پھر خواب میں میں نے یہی تعبیر کی ہے۔“ (تذکرہ صفحہ 175، 176 طبع 2023ء)

نمائش میں اسلامی تعلیمات، قرآن کریم، سائنسی حقائق، خلافت، حضرت امام مہدیؑ اور تاریخ احمدیت کے حوالہ سے معلوماتی اسٹینڈر لگائے گئے نیز قرآن کریم کے نایاب نسخہ جات رکھے گئے۔ نمائش کے دوران عالمی بحران اور امن کا راستہ، کے عنوان پر ہونے والی پینل ڈسکشن میں ماہرین، سیاستدانوں اور مذہبی شخصیات نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ دو لیکچرز بعنوان ’خلافت روحانی یا سیاسی؟‘ اور ’ہم سب جرمن ہیں‘ پیش کئے گئے جن کے بعد مہمانوں کے سوالات کے جواب دئے گئے۔ نمائش میں 62 مہمانوں نے شرکت کی جن میں سیاستدان، اساتذہ، مذہبی راہنما اور عام شہری شامل تھے۔ میڈیا کو راج، سوشل میڈیا، فلائرز اور دعوتی مہم کی بدولت ہزاروں افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔ نیز مہمانوں نے مستقبل میں ایسی مزید سرگرمیوں کی خواہش کا اظہار کیا۔

نمائش میں آنے والے تمام مہمانوں نے بہت مثبت تاثرات کا اظہار کیا۔ سیاسی پارٹی گرین کی راہنما محترمہ Ursula Hüttemeister-Hülsebusch نے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ’اسلامی نمائش کا شاندار تعارف کروانے پر بے حد شکریہ۔ اس شاندار تقریب کے انعقاد پر بھی شکریہ۔ میں تمام انسانوں کے لیے امن کی خواہش رکھتی ہوں۔‘ FDP کی راہنما Lydia Timmer نے کہا کہ ’آپ کا پینل ڈسکشن میں شرکت کا موقع دینے پر بے حد شکریہ۔ مجھے آپ کی جماعت بہت دلچسپ لگی، اور آج میں نے ایک بار پھر سیکھا کہ محبت تمام انسانوں کو جوڑتی ہے۔‘ شام سے تعلق رکھنے والے محترم ایوب صاحب نے کہا کہ ’میں دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ حقیقی اسلامی تعلیمات کو پیش کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نمائش کے نیک نتائج پیدا فرمائے، نمائش کا اہتمام کرنے والے جملہ کارکنان کو اپنے فضلوں سے نوازے اور جماعت احمدیہ جرمنی کو حضور انور ﷺ کی منشاء کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے، آمین۔‘

(صفوان احمد ملک، نیشنل شعبہ تبلیغ)

ہوئی۔ Infoscreen ویڈیوز کے ذریعے پانچ دنوں میں آیت قرآنی اور نمائش کی دعوت تقریباً 250,000 افراد تک پہنچی۔ اخبار Elbe Wochenblatt کے سرورق پر نمائش کے اشتہار کی اشاعت سے مزید 30,000 افراد تک پیغام پہنچا۔ اس دوران 60 سے زائد نئے افراد سے رابطہ قائم ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس نمائش کے نیک نتائج پیدا کرے اور تمام خدمت کرنے والے کارکنان، مبلغین، خدام اور رضا کاروں کو بہترین جزا دے۔

(شاہد محمود، لوکل امیر بیہرگ)

Iserlohn

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت Iserlohn کو قریبی شہر Hemer کے کلچرل سنٹر میں 2013ء سے اسلام و قرآن نمائش لگانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اسی سلسلہ کی پانچویں نمائش بعنوان ’اسلامی تاریخ کا سفر‘ کا انعقاد 14 تا 16 فروری 2025ء کو ہوا۔ نمائش کے انعقاد سے چار دن قبل نمائش کی وسیع پیمانے پر تشہیر کے لئے ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا جس میں ایک اخباری نمائندہ نے شرکت کی۔ آن لائن اخبار Iserlohner Kreisanzeiger und Zeitung نے 12 فروری کی اشاعت میں ’Hemer‘ میں نمائش۔ اسلام کے بارے تعصبات کا توڑ‘ کی شہ سرخی کے ساتھ دو صفحات کی مع تصویر خبر شائع کی۔ اسی طرح 15 فروری کی اشاعت میں بھی نمائش کی تفصیلی خبر دی۔

14 فروری کو نیشنل شعبہ تبلیغ کی ٹیم نے بروقت نمائش کو زائرین کے لئے احسن انداز میں تیار کیا۔ مختلف زبانوں کا لٹریچر ترتیب سے لگایا گیا نیز ایک جگہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے مختص کی گئی۔ افتتاحی تقریب میں Hemer کے میئر کرستیان شو اسٹرز، مکرم مشہود احمد ادیب صاحب اور مکرم حبیب الرحمن ناصر صاحب مر بیان سلسلہ نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا نیز جماعت احمدیہ جرمنی کی ایک تعارفی ویڈیو دکھائی گئی۔ جناب میسر نے اپنے خطاب میں بین المذاہب ہم آہنگی اور قیام امن پر زور دیا۔

جرمنی میں جلسہ ہائے یومِ خلافت

(رپورٹ: مکرم رانا خلیل الدین احمد صاحب، واقف زندگی شعبہ تربیت جرمنی)

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جماعتی روایات کے مطابق جرمنی بھر کی جماعتوں اور لوکل امارات نے اپنی اپنی سہولت کے مطابق ماہ مئی 2025ء کے دوران جلسہ ہائے یومِ خلافت کا انعقاد کیا۔ ہر جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم کے ساتھ ہوا۔ بعد ازاں خلافت کی اہمیت و برکات کے متعلق مر بیان سلسلہ اور دیگر مقررین نے تقاریر کیں۔ اسی طرح شاملین کے علم میں اضافہ کے لئے کونز مقابلے بھی کروائے گئے۔ نیشنل شعبہ تربیت کی طرف سے جلسہ کا مواد قبل از وقت جماعتوں میں بھجوا دیا گیا تھا۔ 12 لوکل امارات میں امارات کی سطح پر جلسہ جات ہوئے جن میں حاضری 5405 رہی۔ اسی طرح 194 جماعتوں سے جلسہ جات کی رپورٹس موصول ہوئیں جن میں کل حاضری 15771 رہی۔ اس طرح شاملین کی کل تعداد 21176 رہی۔ درج ذیل لوکل امارات اور جماعتوں کی طرف سے رپورٹس موصول ہوئیں۔

| لوکل امارت | تاریخ | شرکاء | مہمان خصوصی |
|--------------------|------------|---------------------|---|
| Dietzenbach | 25.05.2025 | 419 | Shamshad Ahmad Qamar Sahib, Principal Jamia Ahmadiyya |
| Darmstadt | 25.05.2025 | 280 | Dr, Athar Zubair Sahib, Chairman Humanity First Deutschland |
| Frankfurt | 25.05.2025 | 522 | Haider Ali Zafar Sahib, Murabbi Silsila |
| Groß-Gerau | 25.05.2025 | 650 | Basil Aslam Sahib, Murabbi Silsila |
| Hamburg | 25.05.2025 | 580 | Shahid Mahmood Sahib, Lokal Amir |
| Hanau | 27.05.2025 | 467 | Sadaqat Ahmad Sahib |
| Mannheim | 25.05.2025 | 178 | Tahir Ahmad Sahib, National Secretary Tarbiyyat |
| Mörfelden-Walldorf | 25.05.2025 | 350 | Mubashir Ahmad Bajwa Sahib, Lokal Amir |
| Offenbach | 25.05.2025 | 274 | Mir Shahzad Latif Sahib, Lokal Amir |
| Rüsselsheim | 29.05.2025 | 795 (500 Online) | Mubarak Ahmad Rathor Sahib, Lokal Amir |
| Riedstadt | 25.05.2025 | 360 | Malik Intisar Ahmad Sahib Murrabi Silsila |
| Wiesbaden | 25.05.2025 | 530 | Shaikh Raffeh Sahib, Lokal Amir |

| جماعت | تاریخ | شرکاء | مہمان خصوصی |
|----------------|------------|-------|------------------------|
| Aachen | 01.06.2025 | 154 | Afaq Ahmad |
| Aalen | 29.05.2025 | 126 | Zeeshan Ahmad Aziz |
| Ahaus | 29.05.2025 | 55 | Ansar Arshad |
| Altenstadt | 29.05.2025 | 83 | Arbab Ahmad |
| Alzey | 25.05.2025 | 72 | Musawwar Ahmad Shams |
| Augsburg | 25.05.2025 | 97 | Summer Sultan |
| Babenhausen | 23.05.2025 | 74 | Safeer Ur Rehman Nasir |
| Bad Camberg | 29.05.2025 | 61 | Suleman Akhtar |
| Bad Hersfeld | 24.05.2025 | 25 | Safdar Latif |
| Bad Homburg | 25.05.2025 | 73 | Mohammad Musawar |
| Bad Kreuznach | 24.05.2025 | 31 | Musleh Basit |
| Bad Marienberg | 25.05.2025 | 60 | Zafer Mahmood |
| Bad Nauheim | 11.05.2025 | 122 | Mirza Ahtasham Ahmad |

| جماعت | تاریخ | شرکاء | مہمان خصوصی |
|-------------------|------------|-------|---------------------------|
| Bad Segeberg | 24.05.2025 | 24 | Malik Faheem Khokhar |
| Bad Soden | 25.05.2025 | 132 | Mohammad Imran Bisharat |
| Bad Vilbel | 29.05.2025 | 65 | Haider Ali Zafar |
| Balingen | 25.05.2025 | 68 | Mansoor Ahmad |
| Bensheim | 25.05.2025 | 150 | Muhammad Asif |
| Bergisch Gladbach | 31.05.2025 | 54 | Mahmood Ahmad Malhi |
| Berlin | 25.05.2025 | 192 | Scharjil Ahmad Khalid |
| Betzdorf | 29.05.2025 | 144 | Syed Hassan Tahir Bukhari |
| Bielefeld | 25.05.2025 | 81 | Rashid Ahmad |
| Bietigheim | 08.06.2025 | 50 | Hassan Ahmed Khan |
| Bingen | 25.05.2025 | 82 | Musawar Ahmad Shams |
| Böblingen | 24.05.2025 | 96 | Rehmat Ali Javed |
| Bocholt | 25.05.2025 | 69 | Nabeel Ahmad Sultan |

| جماعت | تاریخ | شرکاء | مہمان خصوصی |
|-----------------|------------|-------|------------------------|
| Bochum | 31.05.2025 | 120 | Shahid Ahmad Butt |
| Bonn | 25.05.2025 | 63 | Rashed Alam |
| Borken | 25.05.2025 | 6 | Ansar Arshad |
| Bremen | 25.05.2025 | 131 | Mujib Ata |
| Bremerhaven | 25.05.2025 | 16 | Nabeel Yahya |
| Bruchköbel | 25.05.2025 | 15 | Sadaqat Ahmad |
| Bruchsal | 29.05.2025 | 224 | Mahfooz Ahmad Munir |
| Brühl | 24.05.2025 | 42 | Afaq Ahmad |
| Büdingen | 29.05.2025 | 58 | Saud Ahmad |
| Buxtehude | 25.05.2025 | 35 | Salman Ahmad Malhi |
| Calw | 08.06.2025 | 25 | Sharjeel Ahmad Gondal |
| Chemnitz | 31.05.2025 | 49 | Dr.Rashid Nawaz |
| Delmenhorst | 24.05.2025 | 129 | Rana Fraz Ahmad |
| Dieburg | 25.05.2025 | 85 | Laiq Ahmad Bilal |
| Dithmarschen | 29.05.2025 | 23 | Mashood Ahmad Zafar |
| Donaueschingen | 25.05.2025 | 54 | Shams Ul Mulk Chaudhry |
| Dreieich | 25.05.2025 | 133 | Aniq Ahmad |
| Dresden | 25.05.2025 | 42 | Malik Umar Rasheed |
| Düren | 24.05.2025 | 90 | Afaaq Ahmad |
| Düsseldorf | 31.05.2025 | 91 | Arslan Ahmad |
| Ebingen | 24.05.2025 | 24 | Musawar Ahmad Shams |
| Eich-Worms | 01.06.2025 | 59 | Musleh Basit Sahib |
| Ellwangen | 29.05.2025 | 49 | Mubashar Ahmad |
| Eppelheim | 29.05.2025 | 114 | Said Ahmad Arif |
| Eppertshausen | 25.05.2025 | 87 | Safeer Ur Rehman Nasir |
| Erfurt | 11.05.2025 | 20 | Umar Rasheed Malik |
| Erlangen | 24.05.2025 | 12 | Sharjeel Khan |
| Erzhausen | 25.05.2025 | 38 | Shamshad Ahmad Qamar |
| Esslingen | 27.05.2025 | 32 | Shariq Iftikhar |
| Euskirchen | 25.05.2025 | 46 | Malik Ataul Wadood |
| Flörsheim | 29.05.2025 | 191 | Sajeel Ahmad |
| Florstadt | 29.05.2025 | 120 | Naveed Ul Haq Shams |
| Frankenthal | 25.05.2025 | 200 | Usama Saleem |
| Freiburg | 03.06.2025 | 114 | Mubahil Munib |
| Freinsheim | 25.05.2025 | 162 | Nasir Ahmed |
| Friedberg Mitte | 29.05.2025 | 140 | Shomail Ahmad |
| Friedberg West | 29.05.2025 | 190 | Shomail Ahmad |
| Frontenhausen | 25.05.2025 | 25 | Abdul Salam Bhatti |
| Fulda | 25.05.2025 | 200 | Ijaz Ahmad Janjua |
| Gaggenau | 25.05.2025 | 38 | Mahfooz Ahmad Munir |
| Gelnhausen | 31.05.2025 | 37 | Rana Shahid Ahmad Khan |
| Gemünden | 31.05.2025 | 20 | Sharjeel Khan Sahib |
| Germersheim | 25.05.2025 | 75 | Tazeem Ahmad |
| Gießen | 29.05.2025 | 209 | Shamshad Ahmad Qamar |
| Ginsheim | 25.05.2025 | 167 | Tariq Ahmad Kahloon |

| جماعت | تاریخ | شرکاء | مہمان خصوصی |
|----------------|------------|-------|------------------------|
| Göppingen | 24.05.2025 | 25 | Mansoor Ahmad Ghumman |
| Göttingen | 01.06.2025 | 47 | Sajid Naseem |
| Grafenhausen | 25.05.2025 | 62 | Shamshad Ahmad Qamar |
| Griesheim | 25.05.2025 | 60 | Mubarak Ahmad Tanveer |
| Grünberg | 29.05.2025 | 43 | Nughman Ahmad |
| Gummersbach | 29.05.2025 | 35 | Mahmood Ahmad Malhi |
| Hannover | 25.05.2025 | 232 | Ehsan Ahmad Farooqi |
| Hattersheim | 01.06.2025 | 116 | Shamshad Ahmad Qamar |
| Heidelberg | 25.05.2025 | 122 | Shams Iqbal |
| Heilbronn | 25.05.2025 | 85 | Aftab Aslam |
| Heppenheim | 24.05.2025 | 110 | Murtaza Mannan |
| Herborn | 31.05.2025 | 125 | Anis Javed |
| Herford | 01.06.2025 | 83 | Shaikh Abdul Hannan |
| Heusenstamm | 25.05.2025 | 24 | Shamshad Ahmad Qamar |
| Hof | 11.05.2025 | 34 | Irfan Ahmad |
| Hofheim | 25.05.2025 | 86 | Khaliq Ahmad |
| Husum | 31.05.2025 | 58 | Haseeb Ahmad Ghumman |
| Idar Oberstein | 24.05.2025 | 70 | Javed Iqbal Nasir |
| Immenhausen | 25.05.2025 | 60 | Mohammad Ahsan Sadiq |
| Iserlohn | 25.05.2025 | 82 | Mashood Adeeb Ahmad |
| Jesteburg | 25.05.2025 | 60 | Ashfaq Ahmad Sandhu |
| Kaiserslautern | 24.05.2025 | 140 | Musawar Ahmad Shams |
| Karben | 29.05.2025 | 145 | Mohammad Imran Bishara |
| Karlsruhe | 29.05.2025 | 98 | Aftab Aslam |
| Kassel | 25.05.2025 | 80 | Wahab Ibrahim |
| Kempton | 25.05.2025 | 22 | Faheem Ahmad |
| Kiel | 25.05.2025 | 65 | Habib Ullah Tariq |
| Kitzingen | 25.05.2025 | 29 | Sharjeel Khan |
| Klein Gerau | 25.05.2025 | 12 | Basil Aslam |
| Koblenz | 27.05.2025 | 165 | Abrar Ahmad Sahib |
| Köln | 29.05.2025 | 162 | Chaudhry Faish ud Din |
| Lahr | 25.05.2025 | 16 | Mubahil Muneeb |
| Lampertheim | 25.05.2025 | 83 | Murtaza Mannan |
| Langen | 29.05.2025 | 200 | Ahmed Shahid Razi |
| Langenselbold | 27.05.2025 | 99 | Sadaqat Ahmad |
| Leipzig | 25.05.2025 | 42 | Sajid Iqbal |
| Leverkusen | 26.05.2025 | 14 | Khalid Mehmood |
| Limburg | 29.05.2025 | 131 | Suleman Akhtar |
| Lörrach | 24.05.2025 | 12 | Mubahal Muneeb |
| Lübeck | 29.05.2025 | 80 | Waseem Ahmad |
| Lüdenscheid | 25.05.2025 | 13 | Cengiz Varli |
| Ludwigshafen | 31.05.2025 | 191 | Shahid Masood |

| جماعت | تاریخ | شرکاء | مہمان خصوصی |
|------------------|------------|-------|-------------------------|
| Lüneburg | 25.05.2025 | 37 | Salman Ahmad Mallhi |
| Mahdiabad | 25.05.2025 | 146 | Saleem Ahmad Toor |
| Maintal | 29.05.2025 | 27 | Arslan Ahmad |
| Mainz Nord | 25.05.2025 | 175 | Choudhary Hameedullah |
| Mainz Süd | 25.05.2025 | 158 | Mustansar Ahmad |
| Marburg | 01.06.2025 | 73 | Anas Javed |
| Meschede | 03.05.2025 | 23 | Mashood Adeeb Ahmad |
| Minden | 25.05.2025 | 5 | Khurram Shehzad |
| Mönchengladbach | 29.05.2025 | 181 | Wafa Mohammad |
| Montabaur | 29.05.2025 | 82 | Syed Mohammad Abbas |
| Mosbach | 25.05.2025 | 30 | Mahfooz Ahmad Munir |
| Mühlheim am Main | 25.05.2025 | 18 | Suleman Shah |
| Mülheim (Ruhr) | 25.05.2025 | 145 | Khalid Rashid Jatt |
| München | 29.05.2025 | 95 | Malik Nisar Mahmood |
| Münster | 25.05.2025 | 120 | Fateh Ahmad Nasir |
| Münster-Hessen | 29.05.2025 | 50 | Shams Iqbal |
| Nauheim | 25.05.2025 | 85 | Mannan Wagishauser |
| Neuburg | 25.05.2025 | 33 | Luqman Ahmad Shahid |
| Neuhof | 14.06.2025 | 55 | Muhammad Idrees |
| Neu-Isenburg | 25.05.2025 | 87 | Syed Salman Shah |
| Neuss | 25.05.2025 | 70 | Wafa Muhammad |
| Neuwied | 27.05.2025 | 222 | Hasan Tahir Bukhari |
| Nidda | 29.05.2025 | 186 | Nasim Shahid Bhatti |
| Niedernhausen | 25.05.2025 | 97 | Usman Mubarik |
| Nordhorn | 24.05.2025 | 60 | Ishtiaq Ahmad Nasir |
| Northheim | 29.05.2025 | 38 | Hammad Ahmad |
| Nürnberg | 24.05.2025 | 83 | Sharjeel Khan |
| Obertshausen | 25.05.2025 | 49 | Syed Salman Shah |
| Oberursel | 25.05.2025 | 45 | Feroz Adeeb Akmal |
| Oldenburg | 25.05.2025 | 51 | Rana Fraz Ahmad |
| Olpe | 24.05.2025 | 40 | Muhammad Anees Dialgari |
| Osnabrück | 29.05.2025 | 293 | Rana Hafeez Ahmed |
| Paderborn | 25.05.2025 | 72 | Shaikh Abdul Hannan |
| Pforzheim | 09.06.2025 | 165 | Aftab Aslam |
| Pfungstadt | 25.05.2025 | 200 | Umar Farooq Joyia |
| Pinneberg | 25.05.2025 | 90 | Sharib Ahmad Baloch |
| Pulheim | 29.05.2025 | 84 | Afaaq Ahmad |
| Radevormwald | 01.06.2025 | 31 | Laiq Ahmad Chaudhry |
| Radolfzell | 25.05.2025 | 34 | Basharat Ahmad |
| Ratingen | 31.05.2025 | 75 | Shahid Butt |
| Raunheim Nord | 25.05.2025 | 97 | Sajil Ahmad |

| جماعت | تاریخ | شرکاء | مہمان خصوصی |
|----------------|------------|-------|-----------------------|
| Raunheim Süd | 25.05.2025 | 295 | Sajil Ahmad |
| Recklinghausen | 31.05.2025 | 41 | Shahid Ahmad Butt |
| Reichelsheim | 02.06.2025 | 22 | Mohammad Tariq |
| Reinheim | 25.05.2025 | 45 | Imran Naseer |
| Reutlingen | 25.05.2025 | 152 | Mansoor Ahmad Ghumman |
| Rheine | 11.05.2025 | 36 | Fateh Ahmad Nasir |
| Rhein-Hunsrück | 25.05.2025 | 42 | Waseem Ahmad Bhatti |
| Rödermark | 25.05.2025 | 156 | Daud Ahmad Cheema |
| Rodgau | 27.05.2025 | 189 | Said Ahmad Arif |
| Rüdesheim | 29.05.2025 | 90 | Mustansar Ahmad |
| Schleswig | 25.05.2025 | 44 | Haseeb Ahmad Ghumman |
| Schlüchtern | 24.05.2025 | 46 | Ijaz Janjua |
| Schönau | 25.05.2025 | 40 | Naveel Ahmad Shad |
| Schwetzingen | 29.05.2025 | 107 | Said Ahmad Arif |
| Seligenstadt | 25.05.2025 | 111 | Zeeshan Mahmood |
| Simbach | 24.05.2025 | 65 | Abdul Salam Bhatti |
| Sinsheim | 25.05.2025 | 52 | Mahfooz Ahmad Munir |
| Soest | 25.05.2025 | 129 | Mashood Adeeb |
| Soltau | 24.05.2025 | 23 | Bashir Ahmad Khalid |
| Stade | 11.05.2025 | 75 | Salman Ahmad Malhi |
| Steinbach | 25.05.2025 | 25 | Habib Ur Rehman Nasir |
| Stockstadt | 24.05.2025 | 112 | Awais Malik |
| Stuttgart | 31.05.2025 | 67 | Kamal Ahmad |
| Trebur | 22.05.2025 | 51 | Basil Aslam |
| Trier | 01.06.2025 | 67 | Zafarullah Salam |
| Ulm Donau | 24.05.2025 | 41 | Luqman Ahmad Shahid |
| Usingen | 25.05.2025 | 98 | Hamza Naseer |
| Vechta | 24.05.2025 | 98 | Rana Fraz Ahmad |
| Viernheim | 24.05.2025 | 22 | Murtaza Mannan |
| Wabern | 25.05.2025 | 48 | Arshad Nadeem |
| Waiblingen | 29.05.2025 | 245 | Perveiz Ahmad |
| Waldshut | 25.05.2025 | 130 | Muhammad Adnan |
| Weil der Stadt | 24.05.2025 | 103 | Ch Rehmat Ali |
| Weingarten | 25.05.2025 | 122 | Mohammad Ahmad Rashid |
| Weiterstadt | 25.05.2025 | 64 | Shamshad Ahmad Qamar |
| Wetter | 30.05.2025 | 35 | Anas Javed |
| Wetzlar | 31.05.2025 | 63 | Athar Sohail |
| Wittlich | 29.05.2025 | 93 | Javed Iqbal Nasir |
| Worfelden | 01.06.2025 | 65 | Basil Aslam |
| Würzburg | 25.05.2025 | 120 | Sharjeel Khan |

مکرم مبشر احمد صاحب

خاکسار کے والد محترم مبشر احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم مؤرخہ 22 مارچ 2025ء کو بعمر 72 سال وفات پا گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ رحیم یار خان میں پیدا ہوئے۔ 1990ء میں جرمنی آئے جہاں بطور صدر جماعت Pinneberg خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ بطور سیکرٹری تبلیغ، سیکرٹری وصایا، ایڈیشنل سیکرٹری مال اور انصار اللہ میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ بہت پر جوش داعی الی اللہ تھے۔ تبلیغی سٹاز لگانے اور فلائرز کی تقسیم میں بھرپور حصہ لیتے۔ ہومیو پیتھی میں بھی دلچسپی تھی اور اس ذریعہ سے بھی خدمت انسانیت کرتے۔ آپ ایک نہایت شفیق باپ، بھائی اور شوہر تھے۔ نماز باجماعت کے پابند اور باقاعدگی سے چندہ کی ادائیگی کرتے۔ بہت مہمان نواز اور خوش اخلاق تھے۔

آپ موسیٰ تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 27 مارچ کو مکرم شہر احمد بلوچ صاحب مرہبی سلسلہ نے نماز سٹڈر Pinneberg میں پڑھائی اور 27 مارچ کو Stadtfriedhof Pinneberg میں تدفین عمل میں آئی۔

(مدثر احمد، Pinneberg)

محترمہ بشری انعام صاحبہ

خاکسار کی اہلیہ محترمہ بشری انعام صاحبہ 19 مئی 2025ء کو بعمر 74 سال وفات پا گئیں۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ پیدا انٹی احمدی تھیں اور محترم شیخ عبدالکریم صاحب کی بیٹی تھیں۔ آپ کے دادا حضرت شیخ عبدالحق صاحب صحابی تھے۔ آپ 1986ء میں جرمنی آئیں۔ بہت نیک، ملنسار اور مہمان نواز تھیں۔ جماعتی خدمات اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ آپ کو بطور صدر لجنہ فلور شٹڈ خدمت کی توفیق ملی۔ اس دوران مسجد مبارک فلور شٹڈ کے سنگ بنیاد کی تقریب منعقد ہوئی جس میں آپ کو بھی بطور صدر لجنہ بنیاد میں اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات و دعائے مغفرت

آپ موسیٰ تھیں۔ پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ دو بیٹے، ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ مسجد مبارک فلور شٹڈ میں 23 مئی کو مکرم نوید الحق نمٹس صاحب مرہبی سلسلہ نے پڑھائی اور اسی روز Waldfriedhof فلور شٹڈ میں تدفین ہوئی۔ (انعام الحق، فلور شٹڈ)

مکرم چوہدری عبدالحکیم صاحب

خاکسار کے سر مکرم چوہدری عبدالحکیم صاحب ولد مکرم چوہدری عبدالجید صاحب 5 جون 2025ء کو بعمر 92 سال ہمبرگ میں وفات پا گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا تعلق بھلیسر ضلع گجرات سے تھا اور 1990 سے ہمبرگ جرمنی میں مقیم تھے۔ انتہائی مخلص، نیک، خوش اخلاق اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ بیت الرشید ہمبرگ کی تعمیر میں ایک خطیر رقم پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح بطور صدر جماعت اور ہمبرگ میں بطور اولین قاضی بھی خدمت کی توفیق ملی۔

مرحوم موسیٰ تھے۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ 11 جون کو بیت الرشید ہمبرگ میں مکرم لینیق احمد منیر صاحب مرہبی سلسلہ نے پڑھائی، بعد ازاں تدفین کے لئے ربوہ لے جایا گیا جہاں 14 جون کو بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین ہوئی۔ (چوہدری ناصر احمد، نیشنل آڈیٹر جماعت احمدیہ جرمنی)

محترمہ رشیدہ چوہدری صاحبہ

خاکسار کی خوش دامن اور پھوپھو محترمہ رشیدہ چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب سابق صدر حلقہ Billstedt مؤرخہ 7 جون 2025ء کو بعمر 85 سال وفات پا گئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ 1940ء میں شکار پور بھارت میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے

دادا مکرم چوہدری جھنڈے خاں صاحب کے ذریعہ ہوا۔ قیام پاکستان کے بعد ربوہ میں آباد ہوئیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی محبت اور عقیدت کا تعلق تھا جسے اپنی اولاد میں بخوبی منتقل کیا۔ ایک شفیق ماں، مثالی بیوی، باوقار، ہمدرد وجود تھیں۔ تہجد گزار اور تلاوت قرآن میں بہت باقاعدہ تھیں۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور سات بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب اور مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب کارکنان دفتر پرائیوٹ سیکرٹری ربوہ کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ 14 جون کو بعد نماز ظہر مکرم شکیل احمد عمر صاحب مرہبی سلسلہ نے بیت الرشید ہمبرگ میں پڑھائی۔ بعد ازاں 18 جون کو Friedhof Ojendorf میں تدفین عمل میں آئی۔

(حافظ محمد علی، Billstedt)

مکرم رفیق احمد صاحب

خاکسار کے والد محترم رفیق احمد صاحب ابن مکرم فضل قادر صاحب 9 جون 2025ء کو بعمر 68 سال بقضائے الہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ حضرت مولوی فتح دین صاحب کے ذریعہ ہوا۔ آپ بہت خوش اخلاق، تہجد گزار اور نماز باجماعت کے پابند تھے۔ تلاوت قرآن میں بہت باقاعدہ تھے۔ خلافت سے بہت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور تمام چندہ جات بہت باقاعدگی سے ادا کرتے۔

مرحوم موسیٰ تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم نصیر احمد انجم صاحب مرحوم مرہبی سلسلہ کے چچا تھے۔ آپ کی نماز جنازہ 12 جون کو بیت الرشید ہمبرگ میں مکرم شکیل احمد عمر صاحب مرہبی سلسلہ نے پڑھائی۔ بعد ازاں تدفین کے لئے ربوہ لے جایا گیا جہاں 14 جون کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ نماز جنازہ ادا کی گئی اور اسی روز بہشتی مقبرہ نصیر آباد میں تدفین عمل میں آئی۔

(داؤد احمد شاہد، حلقہ Heimfeld)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے، آمین

Monthly **AKHBAR-E-AHMADIYYA** Germany

VOL 26

ISSUE 07

JULY 2025

ISSN : 2627-5090

Tel : +49 6950688722

Fax : +49 6950688722

Editor : Muhammad Ilyas Munir

جرمنی کے خدام کا ایک وفد
قادیان کے مقدس مقامات کا دورہ کرتے ہوئے



مقام ظہور قدرت ثانیہ



شہ نشین بہشتی مقبرہ قادیان



دارال مسیح قادیان



شہ نشین مسجد مبارک قادیان



مسجد اقصیٰ قادیان



مسجد نور قادیان